دوسو سال پہلے لکھا گیا علومِ حدیث پر نایاب رسالہ

عجالۂ نافعہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتقدیم

ڈاکٹر عبدالغفار

مراجعت وتعلیق

محمد ابراهیم بن بشیر الحسینوی

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

A

علوم حدیث پر ایک نایاب رسالہ

عجالۂ نافعہ

www.kitabosunnat.com

تالیف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ

(۱۱۵۹ـ۱۲۳۹ھ)

ترجمہ ومقدمہ

ڈاکٹر عبدالغفار

مراجعت تعلیق

محمد ابراهیم بن بشیر الحسینوی

ناشر

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

0302405618

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عجالۂ نافعہ

تالیف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ

ترجمہ وتقدیم

ڈاکٹر عبدالغفار

مراجعت وتعلیق

محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی

اشاعت..اکتوبر 2017ء

ناشر

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

حسین خانوالا ہٹھاڑ

تحصیل وضلع قصور، پنجاب۔ پاکستان

+92 302 4056 187

دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

Email: alhusainwy@gmail.com

Web: www.ihitrust.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرض ناشر 7
- مقدمہ 9
- برصغیر میں علم حدیث 9
- ہندوستان میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی آمد 11
- برصغیر میں حدیث کا ابتدائی دور 11
- عالم اسلام کے علماء و محدثین کا ہندوستان میں قیام 13
- کتب ستہ میں ہندوستانی محدثین کی مرویات 13
- ہندوستانی علماء و محدثین کی دینی و علمی خدمات 16
- ہندوستانی شہروں سے منسوب علماء محدثین 17
- علم حدیث کا دوسرا دور 19
- برصغیر میں علم حدیث کا تیسرا بڑا دور 20
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی 21
- شاہ ولی اللہ دہلوی 22
- شاہ ولی اللہ دہلوی کی خدمت حدیث 23
- شرح تراجم ابواب البخاری 25
- وفات 25
- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی 25
- خدمت حدیث میں شاہ عبدالعزیز کی تصنیفی خدمات 26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عجالہ نافعہ 27
- بستان المحدثین 28
- وفات 28
- شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی 28
- مولانا شاہ اسمعیل شہید دہلوی کی دو بے نظیر تصانیف 30
- شہادت 30
- شاہ محمد اسحاق دہلوی 31
- فضل وکمال 32
- وفات 34
- مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی 34
- نواب صاحب کی دینی خدمات 35
- تصانیف 35
- حدیث کی چند مشہور تصانیف 36
- وفات 37
- شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ 37
- حلیہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ 38
- اصول حدیث آغاز وارتقاء 42
- تعارف 42
- موضوع کی اہمیت 43
- علم الجرح والتعدیل کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے صحیح بخاری کی روشنی میں 44
- اتباع تابعین کے دور میں چند اصطلاحات 48
- علم مصطلح الحدیث کا ارتقاء عہد تدوین میں 50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس دور کی چند اہم کتب کا تعارف یہ ہے 52
- المحدث الفاصل بین الراوی والواعی 52
- معرفۃ علوم الحدیث 52
- الکفایۃ فی علم الروایۃ 53
- نخبۃ الفکر 53
- مقدمہ ابن الصلاح (علوم الحدیث) 55
- الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع 55
- الالماع الی معرفۃ اصول الروایۃ وتقیید السماع 56
- مالایسع المحدث جھلہ 56
- عجالۂ نافعہ 57
- سبب تالیف 57
- فصل 1: **علم حدیث کے فوائد** 59
- طبقات کتب حدیث 62
- پہلا طبقہ 63
- دوسرا طبقہ 65
- تیسرا طبقہ 66
- چوتھا طبقہ 66
- بعض راویوں کے ناموں کی تحقیق اور ضبط کا بیان 70
- بعض نسبتوں کا بیان 71
- دیگر ناموں کا بیان 72
- تاریخ وسیر کی حدیثوں کی دو قسمیں کی گئی ہیں 81
- تیسری قسم معاجم ہے 83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- چوتھی قسم اجزاء ہے 84
- رسائل جزئیہ 84
- اربعین 84
- دوسرا امر 85
- **فصل 2: علم حدیث کی سند کا بیان** 87
- کتاب الموطا 89
- صحیح البخاری 90
- صحیح مسلم 91
- سنن ابی داود 92
- جامع ترمذی 92
- سنن نسائی 93
- سنن ابن ماجہ 94
- مشکوٰۃ المصابیح 94
- حصن حصین 95
- خاتمہ 96
- موسسۃ لخدمۃ صحیح البخاری 101
- اغراض ومقاصد 101
- شروحات صحیح بخاری جو زیر طبع ہیں 101
- اعلان 102

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

نحمده و نصلي على رسوله الكريم امابعد ـ الحمدلله

اللہ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی، ہماری دعا ہے کہ دین اسلام کی خدمت پر ہی ہمارا خاتمہ ہو۔ آمین۔ نایاب کتب کی جستجو بہت اچھا مشغلہ ہے۔ جب سے نشر واشاعت کے میدان میں قدم رکھا ہے اسی دن سے نایاب و نادر کتب کی اشاعت ہمارے ادارے کی پہچان ہے۔ اللہ تعالی ہمارے اس عمل کو مبارک کرے اور مستقبل کے عظیم پروجیکٹ اپنی خاص رحمت سے مکمل فرمائے آمین۔ انہیں نایاب اور قیمتی کتب میں سے ایک عجالۂ نافعہ بھی ہے جس کو شائع کرنے کی سعادت ہمیں ملی ہے۔

یہ کتاب ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے فرزند عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی علوم حدیث پر فارسی زبان نہایت میں تھی۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر متکلم اسلام علامہ ڈاکٹر عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا اور وہ مطبوع بھی ہے اور ہمارے محترم ڈاکٹر عبدالغفار حفظہ اللہ نے اس کا اردو میں سلیس ترجمہ کیا اور بعض قیمتی بحوث بطور مقدمہ تحریر فرمائیں۔ اس کا فائنل پروف اور اردو زبان کی تسہیل ہمارے ادارے کے رفیق الشیخ عبداللہ یوسف الذہبی حفظہ اللہ نے کی۔ فجزاهما الله خيرا

ہم نے اس کتاب کو بغور پڑھا مختصر مگر جامع پایا۔ حسب ضرورت ہم نے کچھ تعلیقات بھی لکھی ہیں۔

یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے مدارس و جامعات کے نصاب میں جگہ دی جائے۔ یہاں بطور فائدہ عرض ہے کہ راقم نے توفیقِ الٰہی سے علومِ حدیث اور جرح و تعدیل میں کئی ایک کتب لکھ رکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: تخریج وتحقیق کے اصول وضوابط۔ (مطبوع)

۲: جرح وتعدیل کے اصول وضوابط۔ (زیرِطبع)

۳: موسوعة المدلسین

۴: علوم حدیث، از رشحات قلم امام محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

۵: اصول حدیث، از رشحات قلم محدث العصر شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

۶: اصول حدیث، از رشحات قلم حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

۷: محدثین کے حالات اوران کی کتب حدیث کا منہج

۸: ائمہ جرح وتعدیل کا تعارف اوران کی کتب جرح وتعدیل کا منہج

۹: ائمہ قراءت جرح وتعدیل کی میزان میں ۔مطبوع (رشد لاہور کا قراءت نمبر)

۱۰: جرح وتعدیل کا ابتدائی قاعدہ (مطبوع)

۱۱: رسائل فی الجرح والتعدیل

۱۲: مرکز البیت العتیق لاہور رمضان 1438ھ میں ہم نے دورہ جرح وتعدیل کروایا تھا وہ اکیس دن کی کلاس پر مشتمل تھا۔وہ مکمل دورہ یوٹیوب پر اپ لوڈ کردیا گیا ہے اسے سماعت کرنے کے لیے آپ یوٹیوب پر لکھیں ibrahim bin bashir: اور دورے سے فائدہ اٹھائیں۔ان شاء اللہ یہ لیکچرسن کر آپ کو فن جرح وتعدیل کو سمجھنے میں کافی مدد ملے گی۔ان شاء اللہ

اورعلم وتحقیق کی دولت سے مالا مال ہوں گے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مصنف ،مترجم ،اور شائع کرنے والے کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اوراس سے امت مسلمہ کو فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ابو رمیثہ محمد ابراهیم بن بشیر الحسینوی

مدیر: دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

وجامعہ امام احمد بن حنبل بائی پاس چوک ،قصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

برصغیر میں علم حدیث

[از ڈاکٹر عبدالغفار ﷾]

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا کی طرف بھیجے گئے تو وہ سرزمین ہند کے جنوبی علاقہ سری لنکا میں اتارے گئے۔ ❶

اور حضرت حوّاء علیہا السلام سعودی عرب کے شہر جدّہ میں اُتاری گئیں۔ ان دونوں کی ملاقات جدّہ میں ہوئی عرب اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ (مزید تفصیل کے لیے سبحۃ المرجان فی اثار ہندوستان مولانا آزاد بلگرامی کی طرف مراجعت ضروری ہے)

مولانا آزاد فرماتے ہیں حجر اسود کا نزول بھی آدم علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور یہ پتھر لنکا اور جنوبی ہندوستان سے ہوتا ہوا بیت اللہ (خانہ کعبہ) تک پہنچا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جو جنت کے پودوں کے پتے تھے اُن کی وجہ سے اس سرزمین پر خوب سرسبزی ہوئی یہاں سے یہی پھل، مصالحہ جات عرب جاتے تھے اور وہاں سے پوری دنیا میں بھیجے جاتے تھے۔ ہندوستان کی پیداوار اور دوسری چیزوں کی ضرورت اہل یورپ اور اہل مصر کو ہمیشہ سے رہی ہے۔ یہ مال عرب تاجروں کے ذریعے ہندوستان بندرگاہوں سے یمن اور وہاں سے شام اور پوری دنیا میں جاتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب اور ہندو پاکستان کے تعلقات آدم علیہ السلام کے زمین میں بسانے سے ہی موجود ہیں۔

جب رسول کریم حضرت محمد ﷺ سلسلہ رسالت و نبوت کے آخری رسول و نبی بن کر

---

❶ الطبری جامع البیان تفسیر سورۃ البقرۃ: 38.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے تو اہل ہندوستان کو یہ خبر اُسی وقت پہنچ گئی تھی۔عرب تاجروں کے ذریعے اسلام ہندوستان میں پہنچ چکا تھا کیونکہ تجارتی قافلے مالا بار، لنکا، مالدیپ، انڈونیشیا اور چین کے علاقوں تک پہنچے تھے۔معجزہ شق القمر سے متاثر ہوکر مالا بار کے راجا زموڑا نے اسلام قبول کرلیا اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں لنکا کے راجا نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غزوۂ ہند میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی تھی اور انھیں بشارتوں سے نوازا تھا۔امام نسائی نے سنن نسائی میں اس کے بارے میں تین احادیث بیان کی ہیں۔ان میں سے دو احادیث کے راوی جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسری حدیث کے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں۔

1: عَنْ اَبِی ھریرۃ قال وَعَدَنَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ غَزْوَۃَ الْھِنْدِ فانْ اَدْرَکتھا اُنْفِقَ فیھا نفسی ومالی وان قتلت کنتُ اَفْضَلَ الشُّھَدَاءِ فانْ رَجَعْتُ فَاَنَا ابو ھریرۃ الْمُحَرّرَ. ❷

2: عَنْ ثوبَانَ مولی رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ قال، قال رسول اللّٰہ ﷺ عِصَابَتَان من اُمّتی احرَزَھُمَا اللّٰہُ مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عیسیٰ ابن مریم. ❸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بشارتوں کی روشنی میں خلفائے راشدین کے زمانہ ہی میں ہندوستان میں اسلام کی کرنیں پھیلنا شروع ہوئیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مغربی ہندوستان بمبئی اور تھانہ میں مسلمانوں کی آبادیاں وجود میں آچکی تھیں ان میں سے اکثر تابعین تھے۔

---

❶ ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1987ء ص 31، سید سلیمان ندوی عربوں کی جہاز بانی اسلامک کلچر حیدر آباد دکن ص 52۔

❷ عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی، سنن النسائی، کتاب الجھاد باب غزوۃ الھند (وصححہ الالبانی.

❸ مسند احمد حدیث 37 ص 81.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی آمد

برصغیر میں حدیث کا ابتدائی دور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے لے کر عباسی حکومت کے زوال تک بالخصوص ہندوستان میں شمالی حصے میں متعدد صحابی، تابعین اور تبع تابعین تشریف لائے اور ان کے فیوض و برکات سے یہاں کی سرزمین سیراب ہوئی۔ جو صحابہ کرام یہاں آئے، ان کی تعداد ۲۵/ ہے۔ ۱۲/صحابہ کرام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، ۵/حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، ۳/حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں، ۴/معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے خلافت میں اور ۱/یزید بن معاویہ کے عہد میں یہاں آئے۔ [11]

ان کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی، حضرت عبداللہ بن عمر الاشجعی، حضرت حکم بن ابو العاص ثقفی، حضرت مغیرہ بن ابو العاص ثقفی، حضرت سہل بن عدی بن مالک حرام الخزرجی، حضرت عبداللہ بن عتبان الاموی، حضرت عاصم بن عمرو تمیمی، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب العبشی القرشی، (م۵۵ھ/ ۶۷۵ء) حضرت سنان بن سلمہ المحبق الہذلی، حضرت منذر بن جارود العبدی (م۶۲ھ/۶۸۱ء) حضرت عمر بن عثمان بن سعد التیمی، حضرت خریت بن راشد الناجی، حضرت یاسر بن سوار عبدی، حضرت مہلب بن ابوصفرہ ازدی عتکی (م۸۳ھ/۷۰۲ء) حضرت کلیب ابو وائل رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ (ایضاً)

بڑی تعداد میں تابعین و تبع تابعین نے بھی ہندوستان کا رخ کیا، جن کا شب و روز کا مشغلہ ہی دین کی اشاعت اور دلوں کو فتح کرنا تھا۔ یہ باشندگان ہند کو شائستگی کی اعلیٰ اقدار

[11] برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش ص: 41۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بہرہ مند کرنے کی سعی کرتے تھے۔ بلاد عرب سے ہندوستان تشریف لانے والے تابعین کی تعداد تقریباً ۴۲ / بیان کی جاتی ہے۔ سعید بن ہشام بن عامر انصاری، مہلب بن ابی صفرہ، موسیٰ بن یعقوب ثقفی، یزید بن ابی کبشہ السکسکی، المفصل بن المھلب بن ابی صفرہ، عمرو بن مسلم الباہلی وغیرہ کا ہندوستان آنا ثابت ہے۔ انہوں نے اپنے اخلاق و کردار اور علمی خوبیوں سے ہندوستان کو فیض پہنچایا اور یہاں کے باشندوں کے اندر جوش ایمانی پیدا کر کے انہیں کفر و الحاد سے نکال کر شاہ راہ ایمانی پر کھڑا کیا۔ ❶

خلافت راشدہ سے لے کر فتح 'سندھ' تک کے ان مجاہدین اور علماء کبار کی دینی و علمی سرگرمیوں اور ان کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے مولانا عزیز لکھتے ہیں: ''خلافت رشادہ اور اموی دور حکومت میں اقلیم ہند پر جن عسکری کوششوں کی ابتداء ہوئی تھی، وہ اگر چہ بہت منظّم اور وسیع پیمانہ پر نہ تھیں، مگر ان کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ حتیٰ کہ رسول ﷺ کی وفات (اا ھ / ۶۳۶ء) کے تقریباً اسی سال بعد ۹۳۔۹۴ ھ (بمطابق ۷۱۲ء) میں محمد بن قاسم نے علاقہ سندھ پر ایک زبردست اور کامیاب حملہ کیا۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ ''محمد بن قاسم نواحی بجستان سے سندھ میں داخل ہوا۔ دیبل، بھمنو (برہمن آباد ض اور مولستان (ملتان) کو فتح کرتا ہوا قنوج تک پہنچا۔ واپسی پر اس نے کشمیر کی حدود کو بھی پے سپر کیا تھا۔'' محمد بن قاسم کے اس حملہ اور لشکر میں بے شمار تبع تابعین، جلیل القدر محدثین، فضلاء اور اتقیا شریک ہوئے۔'' (ایضاً)

محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے ساتھ جو تابعین 'سندھ' کی مہم پر آئے ان میں ایک ابوشیبہ یوسف بن ابراہیم التمیمی الجوہری تھے۔ یہ نہ صرف جنگی معرکوں میں شریک ہوئے، بلکہ تعلیم و تدریس کا کام بھی جاری کیے ہوئے تھے۔ دوسرے تابعی زیاد بن الحواری، العبدی تھے، ان کا شمار جلیل القدر تابعی کے ساتھ بڑے محدثین میں ہوتا تھا۔ ایک تابعی زائدہ عمر الطائی الکوفی تھے جن کے ذمہ 'ملتان' کے نومسلموں کو اسلامی احکام کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے دوش بہ دوش جہاد میں شرکت کا شرف ابوقیس زیاد بن رباح القیشی بصری کو بھی

❶ سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ جون ستمبر 1992ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل تھا۔ انہوں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا تھا اور حسن بصری رحمہ اللہ وغیرہ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ (ایضا)

سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں یزید بن ابی کبشۃ الشامی 'سندھ' کے والی خراج بن کر آئے۔ یہ بڑے پایہ کے محدث تھے۔ ۱۸۰ ولید بن عبدالملک کے زمانہ خلافت میں سعید بن اسلم بن ذرع الکلابی یہاں کے گورنر بن کر آئے، درس حدیث ہی ان کا اوّلین مقصد تھا۔ اسی طرح ایک تابعی اسید بن اخنس بن شریک ثقفی تھے، عبدالملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں یہاں والی مقرر ہو کر آئے، انہوں نے بھی یہاں اشاعت علم کی طرف بڑی توجہ دی۔ (1)

عالم اسلام کے علماء ومحدثین کا ہندوستان میں قیام

بعد کے عہد میں حضرت امام حسن بصری (۲۱۔ ۱۱۰/ ۶۴۲۔ ۷۲۸ء) کے دو کبار شاگردوں کا ہندوستان سے بڑا گہرا تعلق رہا۔ ان کے واسطے سے امام بصری کے فیوض و برکات ہندوستان میں عام ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت امام ابوحفص ربیع بن صبیح بصری ہیں۔ وہ یہیں ۱۶۰ھ/ ۷۷۶ء میں فوت ہوئے۔ یہ گجرات میں جہاد کے لیے آئے تھے، جس کی قیادت عبدالملک مسمعی کر رہے تھے۔ پھر انہوں نے یہیں قیام اختیار کیا اور درس و تدریس کا شغل جاری کیا۔ آپ علم حدیث کے ان ممتاز لوگوں میں ہیں جنہیں دوسری صدی میں جمع و تدوین حدیث کا شرف حاصل ہے۔ (2)

دوسرے امام ابوموسیٰ اسرائیل بن موسیٰ بصری (م ۱۵۵ھ/ ۷۷۱ء) ہیں۔ انہوں نے ایک عرصے تک ہندوستان میں علم حدیث کا درس دیا اور یہیں سکونت اختیار کی۔ (3)

کتب ستہ میں ہندوستانی محدثین کی مرویات

امام بخاریؒ (۱۹۴۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۶۹ء) نے اپنی الجامع میں مذکورہ دونوں حضرات

---

(1) الاصابة فی تمییز الصحابة: 1/ 53.

(2) سبحة المرجان فی آثار ہندوستان ص: 26.

(3) اسلامی ہند کی عظمت رفتہ ص 84 تا 185 کا مطالعہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے احادیث نقل کی ہیں۔ صحاح کے علاوہ حدیث کے دوسرے مجموعوں میں بھی ان کے طرق سے حدیثیں ملتی ہیں۔ اول الذکر محدث کی روایت ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، تفسیر سورہ آل عمران، مسند احمد، ابن ماجہ، طحاوی اور موطا محمد بن حسن الشیبانی میں الفاظ کے قدرے فرق کے ساتھ موجود ہے۔ موطا میں ہے:

((قال احمد : اخبرنا الربیع بن صبیح البصری عن سعید الرقاشی عن انس بن مالك وعن الحسن البصری کلاهما یرفعه الی النبی ﷺ انه قال: مَنْ تَوَضَّا یومُ الجمعة فَبِهَا وَنَعْمَتْ ، ومن اغتسل فالغسل ﷺ اَفْضَلُ .)) ❶

”ہمیں ربیع بن صبیح نے رقاشی سے خبر دی، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی، نیز ربیع نے حسن بصری سے روایت کی سے روایت کی اور یہ دو حسن دونوں مرفوعا نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ بھی اچھی بات ہے اور جو شخص غسل کرے تو غسل افضل ہے۔“

اسی طرح ایک اور حدیث انہیں کے طرق سے بیان ہوئی ہے، جس میں پانچ دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ جب کہ ایک دوسری حدیث میں بیان ہوا ہے کہ کوئی شخص رمضان کے دنوں میں یا غیر رمضان میں روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔

((اخبرنا الربیع بن صبیح ، قال حدثنا الحسن بصری قال: قال رسول الله ﷺ اذا اکل احدکم اوشرب ناشیا وهو صائم فی شهر رمضان و غیر رمضان فان الله اطعمه وسقاه

❶ محمد بن حسن الشیبانی موطا امام محمد کتاب الصلوة باب اغتسال الجمعة موطا امام مالك ص ٦٧ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فلیمص فی صومہ)) (ایضاً)

''ہمیں ربیع بن صبیح نے خبر دی کی حسن بصری نے ہم سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رمضان یا غیر رمضان میں روزے رکھے اور بھول کر کھا پی لے تو اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا، اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔''

ثانی الذکر سے مروی حدیث بخاری، کتاب الصلح، کتاب مناقب الحسن والحسین اور کتاب الفتن کے علاوہ ترمذی، ابوداؤد اور سنن نسائی میں ملتی ہے۔ بخاری میں مذکور حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((حدثنا عبداللہ بن محمد، حدثنا سفیان عن ابی موسیٰ قال سمعت الحسن یقول استقبل واللہ الحسن بن علی الخ..... فقال الحسن ولقد سمعت ابا بکرۃ یقول: رأیت رسول اللہ ﷺ علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری و یقول: ان ابنی ھذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظمتیں من المسلمین۔ قال ابو عبداللہ: قال لی علی بن عبداللہ: انما ثبت لنا سماع الحسن من ابی بکرۃ بھذا الحدیث.)) ❶

''سفیان بن عیینہ نے ابوموسیٰ اسرائیل سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا میں نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت حسن بن علی فوج لے کر نکلے (اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا) حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرہ سے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت حسن آپ کے پہلو میں تھے اور آپ کبھی لوگوں کی طرف

---

❶ صحیح بخاری صفحہ: 168؛ سنن ابی داود صفحہ: 216؛ نسائی صفحہ: 107.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متوجہ ہوتے اور کبھی حسن کی طرف توجہ فرماتے ادا فرماتے اور فرماتے کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔ مدینی نے کہا کہ ہمارے نزدیک حسن بصری کا حضرت ابو بکرہ سے سماع کا ثبوت اسی حدیث سے ہے۔" ❶

ہندوستانی علماء ومحدثین کی دینی وعلمی خدمات:

ابو بکر احمد بن سندی بن حسن بن بحر حداد سندی بغدادی متوفی ۳۵۹ھ عظیم محدث اور مستجاب الدعا عابد عابد وزاہد تھے، بغداد کے محلہ قطیقۃ الحداد میں ان کا قیام تھا۔ احمد بن سندی بن فروخ مطرز بغدادی کا (موجود ۳۰۰ھ/ ۹۱۲ء) قیامت بغداد میں تھا، انہوں نے بصرہ میں بھی حدیث کی روایت کی ہے، بڑے محدث تھے۔ احمد بن سندی رازی خراسان کے شہر رُے میں رہتے تھے تیسری صدی کے علماء حدیث میں تھے۔ ابو بکر احمد بن قاسم بن سیما بیع معدل بغدادی چوتھی صدی کے رواۃ حدیث میں سے تھے، ابن السندی کی کنیت سے مشہور تھے۔ ابو جعفر سندی تیسری صدی کے رواۃ واساتذہ حدیث میں سے تھے۔ یزید بن سندی کو فاطمی دور میں مصر میں بڑی عظمت واہمیت حاصل تھی۔ کاتب الحکم یعنی فیصلہ نویس تھے۔ عبداللہ بن سندھی چوتھی صدی کے مشہور محدث تھے۔ علی بن اسمٰعیل سندھ بھی محدث جلیل کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اسلم بن سندی کا علماء حدیث میں بڑا مقام ومرتبہ تھا۔ ابو ابراہیم اسمٰعیل سندھی بھی محدث جلیل کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اسلم بن سندی کا علماء حدیث میں بڑا مقام ومرتبہ تھا۔ ابو ابراہیم اسمٰعیل بن سندی الخلال تیسری صدی کے کبار محدثین میں تھے۔ قیس بن سندی بغدادی حضرت امام احمد بن حنبل کے تلامذہ میں سے تھے۔ ابو محمد خلف بن سالم سندی بغدادی (م ۳۳۱ھ/ ۹۴۲ء) حافظ حدث اور بغداد کے اعیان میں تھے۔ ابو محمد

---

❶ صحیح بخاری کتاب الصحیح باب قول النبی للحسن بن علی کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ کتاب فضائل اصحاب النبی باب المناقب الحسن والحسین۔ کتاب الفتن باب قول النبی للحسن بن علی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجاء بن سندی نیسا پوری تیسری صدی کے محدثین میں تھے۔ ابو بکر سندی خواتیمی بغدادی حضرت امام احمد بن حنبل کے شاگردوں میں تھے۔ سندی بن ابو ہارون تیسری صدی کے محدث تھے۔ ابو نصر سندی بن اہان بغدادی (م ۲۸۱ھ/ ۸۹۲ء) بغداد کے قدماو محدثین اور مشہور روایت حدیث تھے۔ سندی بن عبدویہ کلبی رازی تیسری صدی کے محدث تھے۔ ان کا مستقل قیام رے میں تھا اور ہمدان اور قزوین دونوں شہروں کے بیک وقت قاضی تھے۔ ان کا اصل نام سہل بن عبدالرحمان ہے۔ عبداللہ بن حسن بن سندی اندلسی (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء) نے سندھ سے نکل کر اندلس میں مستقل قیام کیا اور وہیں مسند درس بچھائی۔ عثمان سندی بغدادی چوتھی صدی میں بغداد کے کبار مشائخ میں سے تھے۔ علی بن بنان سندی بغدادی تیسری صدی میں بغداد کے رواۃ حدیث میں سے تھے۔ ابو نصر فتح بن عبداللہ سندی چوتھی صدی کے فقہاء متکلمین میں سے تھے۔ ابو العباس فضل بن سکین بن سمیت سندی بغدادی بغداد کے رواہ حدیث میں تھے۔ ابو عبداللہ محمد بن رجا سندی نیسا پوری اسفرائین میں رہتے تھے۔ انہوں نے بغداد میں حدیث کی روایت کی ہے۔ ان کے والدر جا سندی، ان کے لڑکے ابو بکر محمد بن محمد بن رجا سندی اور ابو بکر حمدان بن محمد بن جا بن سندی یہ سب حدیث کے ثقہ علماء میں تھے۔ 'سندھ' کا یہ گھرانا خراسان میں بیت العلم اور معدن الحدیث سمجھا جاتا تھا۔ عبداللہ بن حسن بن سندی اندلسی (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء) نے اندلس کے شہر دمشق میں سکونت اختیار فرمائی اور سندھی دمشقی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ ابو الحسن محمد بن عبداللہ سندی بصری تیسری صدی کے محدث تھے۔ یہ بصرہ میں رہتے تھے۔ ابو بکر محمد بن محمد بن رجا سندی جرجانی (م ۲۸۶ھ/ ۸۹۹ء حافظ حدیث تھے اور صحیح مسلم کے انداز پر حدیث کی ایک اہم کتاب مستخرج علی صحیح مسلم لکھی۔ [1]

ہندوستانی شہروں سے منسوب علماء محدثین:

اسلام کے ابتدائی دو تین صدیوں میں 'سندھ' کے مسلمانوں نے حصول علم کے سلسلے میں جو سرگرمیاں دکھائیں ان سے ان کی بڑی نیک نامی ہوئی۔ عرب ملکوں میں بھی وہ عزت کی

[1] ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص: 153۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگاہ سے دیکھے گئے۔ وہاں کے مرکزِ علم کو اپنی علمی خوبیوں سے بھی رونق بخشی۔ ان میں خالص ہندوستانی النسل علماء محدثین اور فقہاء تھے، جنھوں نے اسلام قبول کر کے تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کیے تھے۔ اوپر جن علماء کرام و محدثین عظام کا ذکر کیا گیا ہے وہ 'سندھ' سے منسوب کیے جاتے تھے۔ لیکن ایسے بھی علماء و محدثین تھے، جو 'سندھ' کے دوسرے شہروں اور علاقوں کی نسبت سے جانے جاتے تھے۔

قاضی ابومحمد منصوری داؤدی مسلک کے امام تھے اور 'منصورہ' میں مستقل قیام پذیر تھے۔ اسی طرح قاضی ابوالعباس احمد بن محمد منصوری یہاں کے قاضی تھے۔ ابوبکر احمد بن محمد منصوری بکر آبادی (م ۴۲۲ھ/ ۱۰۳۰ء) کا شمار محدث کبیر میں ہوتا تھا۔ متعدد لوگوں نے ان سے حدیث کی سند حاصل کی ہے۔ ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن مرہ منصوری قرآن کے مستند قاری و مقری تھے۔ انہوں نے احادیث کی سماعت حسن بن مکرم اور ان کے معاصرین سے کی۔ (ایضاً)

ابوالعباس احمد بن عبداللہ دیبلی نیساپوری (۳۴۳ھ/۹۵۴ء) کی شہرت محدث و فقیہ کی حیثیت سے تھی۔ انہوں نے امام ابن خزیمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تکمیل علم کی اور نیساپور کو ہی میں رہے۔ ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون حربی دیبلی رازی (م ۳۷۰ھ/ ۹۸۰ء) نے امام جعفر محمد فریابی اور ابراہیم بن شریک کوفی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی بغدادی چوتھی صدی کے مشاہیر علماء حدیث میں سے تھے۔ ابومحمد حسن بن حامد دیبلی بغدادی محدث و ادیب و شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بغداد کے بڑے تاجروں میں سے تھے۔ ابوالقاسم حسین بن محمد بن اسد دیبلی دمشقی چوتھی صدی کے محدث تھے۔ خلف بن محمد موازینی دیبلی بغدادی، ابوالقاسم شعیب بن محمد بن احمد دیبلی، علی بن احمد بن محمد دیبلی، علی بن موسیٰ دیبلی بغدادی، ابوجعفر محمد ابراہیم دیبلی مکی، ابوبکر محمد بن حسین محمد بن دیبلی، شامی، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ دیبلی شامی وغیرہم چوتھی صدی ہجری کے محدثین عظام اور علماء کبار میں سے تھے۔ (ایضاً)

محدثین 'بوقان' میں ابوالمکارم فضل اللہ بن محمد بوقانی سندی اونچے پایہ کے عالم تھے۔ یہ امام بغوی کے شاگرد تھے۔ محمد بن احمد منصور بوقانی نامور محدث تھے۔ انہوں نے حدیث کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس امام حاتم بن محمد حبان (م ۳۵۴ھ/ ۹۶۵ء) سے لیا تھا۔ محمد بن احمد بن محمد بن خلیل بن احمد بوقانی کا شمار پانچویں صدی کے علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حدیث کی تکمیل امام ابوبکر بن خلف شہرازی سے کی تھی۔ ان کے شاگردوں میں عبدالرحیم بن سمعانی نے علم حدیث میں بڑی شہرت پائی۔ ابوسعید بن احمد اسعد بن محمد بوقانی کا شمار شوافع علماء میں بڑی عزت سے لیا جاتا تھا۔ (ایضاً)

علم حدیث کا دوسرا دور

عربوں کی حکومت ختم ہونے اور غزنیوں اور تموریوں کی حکومت آنے کے بعد خراسان اور ماوری النہر کے علماء کی آمد سے یعنی دہلی میں مسلمانوں کی سلطنت کے آغاز سے علم حدیث کا دوسرا بڑا دور شروع ہوا۔ اس دور میں برصغیر کے مسلمانوں کے علمی روابط عربوں سے کمزور پڑ گئے اور عجمیوں سے تعلقات مضبوط ہوئے کیونکہ صحابہ تابعین تبع تابعین محمد بن قاسم حجاز اور عرب دنیا سے آئے تھے خالصتاً علم حدیث سے وابستہ تھے۔ دورِ سلطنت میں مسلمانوں کے روابط سنٹرل (ترکستانی+خراسانی) ایشیا اور افغانستان کے علمی مراکز سے ہونے کی وجہ سے علم حدیث میں کمزوری پیدا ہوئی۔ کیونکہ ان علاقوں میں منطق، کلام، عقلیات اور اصول فقہ کا زیادہ زور تھا اسی دور میں علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد ہندوستان آئے اور علم حدیث کو فروغ دیا۔ اس کے علاوہ اسی دور میں موجودہ پاکستان کی سرزمین میں لاہور میں امام حسن بن محمد صنعانی نے (جن کی وفات 650ھ میں ہوئی) علم حدیث پر وقیع کام کیا۔ مشارق الانوار النبویۃ فی صحاح الاخبار المصطفویۃ" جس کا مختصر نام "مشارق الانوار" ہے۔ اُن کا یہ کام عوام الناس اور پیغام حدیث پہنچانے کے لیے بہت اہم تھا کیونکہ اس میں صرف بخاری و مسلم کی قولی احادیث جمع کی گئیں ہیں اور سند کو حذف کیا ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں لکھی جانے والی یہ کتاب برصغیر میں علوم حدیث نبویہ کی یہ کتاب نصاب کا حصہ رہی اس کا اردو میں بھی ترجمہ ہوا اس کی شرحیں بھی لکھی گئیں خصوصاً استنبول کے ایک عالم نے اس کی شرح لکھی جو 1328ھ میں طبع ہوئی جس کا نام "مبارق الاظہار فی شرح مشارق الانوار" ہے اسی دور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیسویں صدی ہجری میں مغربی ہندوستان یعنی صوبہ پنجاب کے شہر گجرات کے محدث عظیم شیخ محمد طاہر پٹنی 986ھ نے دو بڑے عظیم کام کیے پہلا بڑا عظیم کام یہ ہے کہ جو پوری کتب ستہ کی شرح پر مشتمل ہے جس کا نام ہے ''مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار'' کتب ستہ کا جائزہ لینے کے بعد مکررات کو حذف کیا۔ باقی احادیث کو جمع کیا اور اُن کے غریب اور مشکل الفاظ کے معانی اور شرح لکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی نوعیت کا یہ ایک اہم فنی اور علمی کام ہے جو پوری دنیا میں الگ انفرادیت کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ ''تذکرۃ الموضوعات'' یعنی موضوع احادیث کو جمع کیا (المغنی فی اسماء الرجال) دوسرے بڑے اہم محدث گجرات کے ہی رہنے والے تھے وہاں سے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ شیخ علی المتقی الھندی انھوں نے ''کنز الاعمال'' کے نام سے کتاب لکھی جس میں کتب ستہ مسند احمد، معجم طبرانی، مسند ابو داود طیالسی ان سب کتب احادیث کو انھوں نے حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کر دیا اس میں کم وبیش 52000 احادیث ہیں۔

برصغیر میں علم حدیث کا تیسرا بڑا دور

دورِ مغلیہ کا آغاز علم حدیث کی نئے سرے سے آغاز وارتقاء کا دور مانا جاتا ہے یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ مغل حکمرانوں سے اس کا کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا یہ تو صرف اس وجہ سے ہے کہ مغلیہ دور میں اس کا آغاز ہوا۔ اصلاً یہ تو آئمہ محدثین کا انفرادی نوعیت کا کام تھا اس دور میں ایسی شخصیات نے علم حدیث پر کام کیا جس کے بغیر برصغیر میں علم حدیث کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی ان میں شیخ احمد سرہندی جو مجدد الف ثانی کے نام سے مشہور ہیں۔ 1034ھ / 1624ء میں سرہند میں پیدا ہوئے۔ فروغ اشاعت حدیث میں انھوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ امت مسلمہ میں قرآن وحدیث کے مطالعہ کو فروغ دینے میں بہت اہم کردار ادا کیا اور حدیث کے موضوع پر ایک رسالہ اربعین لکھا اور سیرت نبویہ ﷺ کے دفاع میں کے نام سے کتاب لکھیں جو برصغیر کے سیرتی ادب میں اولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

اس دور میں نکتہ آغاز تو بزرگوں شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمہ اللہ 1052ھ/ 1642ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امیر المومنین فی الحدیث فی الھند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمہ اللہ 1176ھ/ 1762ء سے ہوا اور ان دونوں بزرگوں کا تذکرہ آپس میں جڑا ہوا ہے خانوادہ ولی اللہ کے تذکرہ سے پہلے اگر شیخ عبدالحق محدث دھلوی کا تذکرہ نہ کیا جائے تو شاہ صاحب کا تذکرہ ناقص رہتا ہے یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا علم حدیث کے جس تاج محل کی خانوادہ شاہ ولی اللہ نے تعمیر کی اس کی بنیاد شیخ محدث نے رکھی تھی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی ۱۵۵۱ء تا ۱۶۴۲ء (۹۵۸ھ تا ۱۰۵۲ھ) نے علم حدیث میں بڑا کام کیا۔ آپ کے درس حدیث کی اس قدر شہرت ہوئی کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ پہلے آدمی ہیں جو حدیث کو ہندوستان میں لائے۔ آپ نے طویل عمر پائی۔ اکبر کے زمانے میں پیدا ہوئے اور شاہ جہاں کے زمانے میں انتقال ہوا۔ جہانگیر ان کی شخصیت سے بہت متاثر تھے۔ انھوں نے ''تزکِ جہانگیری'' میں آپ کا تذکرہ کیا ہے اور بڑے تعریفی کلمات لکھے ہیں۔ آپ نے علم کے حصول کے لیے حرمین کا سفر کیا اور عظیم مشائخ سے درس حدیث لیا اور واپس ہندوستان تشریف لائے۔ اس زمانے میں اکبر کی پھیلائی ہوئی گمراہیاں عام تھیں۔ قرآن مجید، حدیث وسیرت کا مطالعاتی رجحان کم تھا اور عقلیات اور معقولات پر زیادہ توجہ تھی اور اکبر کی الحادی فکر کی وجہ سے مسلم معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے تھے۔ جس کی طرف علامہ اقبال نے بھی اشارہ فرمایا ہے:

تخم الحادے کہ اکبر پرورید
باز اندر فطرت دارا دمید

اس دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تحریک کا آغاز تین بنیادی کاموں سے کیا۔

(۱)...... علم حدیث کی نشر واشاعت کے لیے دہلی میں مرکز قائم کیا، شاگردوں کا وسیع حلقہ پیدا کیا جو علم حدیث کو لے کر دوسرے شہروں میں پہنچے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)......سیرت نبوی ﷺ پر مدافعانہ طرز پر رسالے اور کتب لکھنا شروع کیں تاکہ امت مسلمہ میں تعلق بالرسول ﷺ پختہ ہو۔علم حدیث پر ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی شروح لکھیں۔ فارسی میں اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوٰۃ کے نام سے شرح لکھی یہ عام پڑھے لکھے لوگوں کے لیے آسان انداز میں لکھی گئی ہے،نول کشور پریس لکھنؤ سے پانچ جلدوں میں شائع ہوئی اور عربی میں "لمعات التنقیح" کے نام سے تیار کی جو علمائے تخصص فی الحدیث کے لیے ہے۔"الاکمال فی اسماء الرجال" یہ کتاب ان راویوں کے حالات پر مبنی ہے جن کا حوالہ مشکوٰۃ میں ہے۔اسی طرح "ماثبت بالسنة فی ایام السنة" کلکتہ سے شائع ہوئی۔ "الاحادیث فی ابواب الاربعین" اس میں چالیس احادیث جمع کیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے حالات زندگی بہت تفصیل کے ساتھ کتب تذکرہ وتراجم میں مذکور ہیں مگر ذیل میں صرف حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ اور آپ کے خانوادہ کی علم حدیث میں گراں قدر خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی

شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم 4 شوال 1114ھ (فروری 1703ء) صوبہ اتر پردیش کے ضلع مظفرنگر کے قصبہ ''پھلت'' میں پیدا ہوئے۔ان کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے خلیفہ ثانی امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور والدہ محترمہ کی جانب سے حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ سے جا ملتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی کی ذات تعارف کی محتاج نہیں،آپ بیک وقت مفسر بھی تھے اور محدث بھی،فقیہ بھی تھے اور مجتہد بھی تھے اور معلم بھی،اور اس کے ساتھ عربی و فارسی کے عظیم مصنف بھی تھے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (متوفی 1307ھ) فرماتے ہیں:

"انصاف این است کہ اگر وجود او در صدر اول وزمانہ ماضی می ابود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمردہ می شد۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود گرامی اگر دور اول اور زمانہ ماضی میں ہوتا تو ان کا شمار امام الائمہ اور سربرآوردہ مجتہدین کی جماعت میں کیا جاتا ہے۔" ⓫

حضرت شاہ صاحب پوری زندگی اس کوشش میں رہے کہ برصغیر میں کتاب وسنت کا مضبوط علم گاڑ دیا جائے جو کبھی سرنگوں نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس میں کامیاب وکامرانی فرمایا، ان کی اس سعی وکوشش اور جدوجہد کا تذکرہ شیخ محمد اکرم مرحوم نے درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام میں بہت ہی کم بزرگ ہوں گے جن سے آپ (شاہ ولی اللہ) پیچھے رہے ہیں آپ نے بیسیوں کتابیں لکھیں تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، علم کلام غرض کہ علوم اسلام کی کوئی شاخ نہیں جسے آپ نے سیراب نہ کیا ہوا اور اللہ کا فضل ایسا شامل حال تھا کہ جس چیز کو ہاتھ لگاتے کندن ہو جاتی۔ ⓬

شاہ ولی اللہ دہلوی کی خدمت حدیث

1142ھ میں حضرت شاہ ولی اللہ حج بیت اللہ کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے وہاں آپ کا قیام 1144ھ تک رہا۔ حرمین شریفین کے قیام میں آپ نے علامہ شیخ ابوطاہر الکردی رحمہ اللہ اور دوسرے اساتذہ حرمین شریفین سے علوم اسلامیہ اور خاص علم حدیث میں استفادہ کیا۔ 1145ھ میں جب شاہ صاحب واپس ہندوستان آنے لگے تو اپنے استاد شیخ ابو طاہر الکردی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ "میں نے جو کچھ پڑھا تھا، سب بھلا دیا سوائے علم دین حدیث کے۔"

ہندوستان واپس آتے ہی شاہ صاحب نے علم حدیث کی نشر واشاعت کے لیے کام شروع کر دیا اور ان کا آبائی گھر مدرسہ رحیمیہ ہندوستان میں علم حدیث کی سب سے بڑی درسگاہ بن گئی جہاں برصغیر کے کونے کونے سے علم حدیث کے حصول کے لیے تشنگان پروانہ وار آتے۔

⓫ اتحاف النبلاء، ص:۴۳.

⓬ رود کوثر، شیخ محمد اکرام، ص:۵۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں: جناب شاہ ولی اللہ کی درسگاہ اس وقت علوم حدیث وتفسیر کا مخزن اور فقہ حنفی کا سرچشمہ تھی اس مقدس اور بلند پایہ علم کی خدمت میں جس قدر آپ سے وجود پذیر ہوئی، فی الواقع ہندوستان میں کوئی شخص اس کا دعوے دار نہیں بن سکتا۔ ❶

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی سے بے شمار علماء نے حدیث میں استفادہ کیا آپ کے مشہور تلامذہ جنہوں نے علم وادب میں اپنا ایک مقام پیدا کیا اور اہل علم واہل قلم نے ان کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے اور وہ تھے۔

آپ کے صاحبزادگان ذی شان، عبدالعزیز محدث (متوفی 1239ھ)، شاہ رفیع الدین محدث (متوفی 1233ھ)، شاہ عبدالقادر محدث (متوفی 1230ھ)، شاہ عبدالغنی محدث (متوفی 1227ھ) علامہ سید مرتضی بلگرامی (متوفی 1205ھ) صاحب ''تاج العروس'' علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی 1225ھ) صاحب تفسیر مظہری۔

خدمت حدیث میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیفی خدمات حسب ذیل ہیں۔

موطا امام مالک کی دو شرحیں المسوی (عربی) اور المصفی (فارسی)، تراجم ابواب البخاری (عربی) ان کے علاوہ چار اور رسائل بھی ہیں۔

ابو یحییٰ امام خان نوشیروی (متوفی 1386ھ) لکھتے ہیں کہ جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ نے حدیث کی اول الکتب موطا امام مالک رحمہ اللہ کی دو شرحیں (عربی و فارسی میں) بنام المسوی اور المصفی لکھیں، اور تقلیدی بندھنوں سے بے نیاز رہ کر اس مجتہدانہ شان کے ساتھ کہ 12 ویں صدی ہجری کے مجدد کا فرض تھا ان کا گویا ضمیمہ "انصاف فی بیان سبب الاختلاف" کے نام سے لکھا تکملہ "عقد الجید فی احکام الاجتهاد والتقلید" سے کیا اور تتمہ "حجة الله البالغة" جیسی غیر مسبوق کتاب سے۔

حجۃ اللہ البالغہ دین کی محبت بنی اس کے ابلاغ سے حق و باطل میں امتیاز کر دیا اس کے

---

❶ اتحاف النبلاء:٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یک ایک لفظ نے تشویق الی السنۃ اور تحریض عمل بالحدیث کا درس دیا۔ ⭘

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (متوفی 1999ھ) فرماتے ہیں: شاہ ولی اللہ صاحب فقہ حدیث اور درس حدیث کا جو طریقہ رائج کرنا چاہیے تھے یہ دونوں کتابیں (المسوی والمصفی) اس کا نمونہ ہیں اور ان سے شاہ صاحب کی علوم حدیث اور فقہ حدیث میں محققانہ اور مجتہدانہ شان کا اظہار ہوتا ہے وہ موطا کو صحاح ستہ میں پہلے درجہ پر رکھتے ہیں اور اس کو ان میں ابن ماجہ کی جگہ شمار کرتے تھے وہ موطا کے بے حد قائل اور اس کے ساتھ اعتناء کرنے اور اس کو درس حدیث میں اولیت دینے کے پر جوش داعی اور مبلغ ہیں۔ ⭘

شرح تراجم ابواب البخاری

کتب ستہ کے مولفین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنی کتابوں کا انتخاب کیا ہے۔ حضرت امام بخاری کے پیش نظر طرق استنباط اور استخراج مسائل ہے جو ان کے تراجم ابواب سے ظاہر ہے اہل درس کا مشہور مقولہ ہے: فقہ البخاری فی تراجمہ "بخاری کی ساری کمائی ان کے تراجم میں ہے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے اس رسالہ کی شرح بزبان عربی کی ہے یہ رسالہ مطبوع ہے۔

وفات:

حضرت شاہ ولی اللہ نے 29 محرم الحرام 1176ھ بروز شنبہ (21 اگست 1762ء) ظہر کے وقت دہلی میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر 62 سال تھی اور تدفین قبرستان ہندویاں بیرون دلی دروازہ میں ہوئی۔ ⭘

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرزند اکبر تھے۔

⭘ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات، ص ۱۴۔
⭘ تاریخ دعوت وعزیمت: ۵/۱۹۲۔
⭘ تاریخ دعوت وعزیمت: ۵/۱۲۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25 رمضان المبارک 1159ھ/ 1745ء دہلی میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام غلام حلیم تھا۔ 15 سال کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت پائی، علم وفضل کے اعتبار سے جامع الکمالات تھے صاحب علم وعمل وقائع عبدالقادر درخانی لکھتے ہیں کہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر، حدیث، فقہ سیرت اور تاریخ میں شہرہ آفاق تھے، اور ہیت، ہندسہ، مناظر، اضطر لاب، جرثقیل، طبیعات، الٰہیات، منطق، مناظرہ، اتفاق، اختلاف، ملل ونحل، قیانہ، تحلیل، تطبیق، مختلف اور طریق تشبیہ میں یکتائے زمانہ تھے۔

17 سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم حضرت شاہ ولی اللہ وفات پا گئے اور آپ مسند ولی اللہی دہلوی پر براجمان ہوئے اور پوری زندگی حدیث نبوی ﷺ کی تدریس فرمائی۔ ان کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے مشہور تلامذہ یہ ہیں۔

حضرت شاہ رفیع الدین محدث (برادر خورد)، مولانا شاہ محمد اسحاق، مولانا شاہ محمد یعقوب پسران شیخ محمد افضل سیالکوٹی (آپ کے نواسے) مفتی صدر الدین خان آزردہ دہلوی، مولانا غلام علی دہلوی، مولانا سید عبدالخالق دہلوی، مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی، مولانا شاہ عبدالحی بڈھانوی، مولانا شاہ فضل رحمان گنج مرادآبادی، مولانا خرم علی بلہوری۔

حضرت شاہ عبدالعزیز تمام علوم اسلامیہ وعقلیہ ونقلیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے تصنیف و تالیف اور وعظ وتبلیغ اور تقریر میں بلا کا جادو تھا آپ کی شیوہ بیانی کا ہر موافق ومخالف پر یکساں اثر ہوتا تھا سید نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کثرت حفظ، علم تعبیر رؤیا، سلیقہ وعظ وانشاء تحقیقات علوم اور حریف کے ساتھ بحث ومناظرہ میں اپنے تمام اقران ومعاصرین میں ممتاز تھے اور اس باب میں ان کے مخالف موافق ان کا لوہا مانتے تھے عمر بھر تدریس وفتویٰ نویسی، مختلف علمی معرکوں میں فیصلہ کرنے وعظ ونصیحت، عوام الناس کی روحانی تربیت اور شاگردوں کی علمی رہنمائی میں مصروف رہے۔

خدمت حدیث میں شاہ عبدالعزیز کی تصنیفی خدمات

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی خدمت حدیث کے بارے میں مولانا سید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک درس حدیث اور اس کی ترویج واشاعت کا تعلق ہے، ہندوستان کی علمی و دینی تاریخ میں ان کی مثال ملنی مشکل ہے، آپ کے درس حدیث کی مدت تقریباً 64 سال کی ہے۔ اس مدت میں آپ نے نہ صرف صحاح کا درس دیا اور بستان المحدثین، العجالة النافعه جیسی مفید کتابیں تصنیف کیں، جو حدیث کا صحیح ذوق، طبقات حدیث سے واقفیت اور محدثین کا مرتبہ شناس بناتی اور اصولوں سے واقف کراتی ہیں جن میں سینکڑوں صفحات کا عطر آ گیا ہے آپ نے حدیث کے ایسے اساتذہ کاملین اور تلامذہ راشدین پیدا کیے جنہوں نے ہندوستان ہی میں نہیں حجاز میں بھی درس حدیث کا فیض عام کیا۔ آپ نے کم وبیش ستر سال مؤطا امام مالک اور دیگر کتب حدیث کا درس دیا۔

عجالہ نافعہ

یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے اور اس کا موضوع اصول حدیث ہے، یہ رسالہ حضرت شاہ عبدالعزیز نے سید قمر الدین حسینی کی خواہش پر تحریر فرمایا۔ اس مختصر رسالے میں شاہ صاحب نے مصطلحات حدیث اور اس کی اقسام و مراتب حدیث اور حدیث کی تنقید کے اصول وقواعد نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر ثریا ڈار اس رسالے کے بارے میں لکھتی ہیں:

> "اس رسالے کی فصل اول میں علم حدیث کے فوائد کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ علم القرآن، عقائد اسلام اور احکام شریعت اور اصول طریقت سب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر موقوف ہیں۔ تمام کشفی باتوں اور عقلی معاملات کے زروجواہر کو پرکھنے کے لیے علم حدیث کی اتباع لازمی ہے، کیونکہ علم حدیث دونوں جہانوں کا سرمایۂ سعادت اور حیات جاودانی کی دلیل راہ ہے۔" ○

اس رسالے کا عربی ترجمہ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ نے کیا اور اردو ترجمہ اور فوائد مولانا عبدالحلیم چشتی نے تحریر کیے جو مطبوع ہیں۔ ہمارے سامنے فارسی، عربی اور اردو تینوں

○ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کی علمی خدمات، ص: ۲۵۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتب تھیں ہم نے اپنی بھرپور کوشش کی ہے کہ ترجمہ آسان ہو۔

بستان المحدثین

یہ کتاب بھی فارسی میں لکھی گئی ہے۔اس میں محدثین کرام کے حالات اور کتب حدیث کا تعارف کرایا گیا ہے۔اپنے فن میں اردو زبان میں ایک شاہکار کام ہے اور اہل علم کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند خیال کی جاتی ہے۔

وفات

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ۴ شوال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۲ء بعد نماز فجر دہلی میں وفات پائی اور قبرستان ہندیاں میں اپنے والد محترم شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ⑪

شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی

مولانا محمد اسماعیل دہلوی بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۷۷۹ء قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا اور آٹھ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی نعمت سے بہرہ ور ہوئے۔اسلامی علوم کی تعلیم کی ابتدا اپنے والد شاہ عبدالغنی سے کی۔

۱۲۲۷ھ میں آپ کے والد کی وفات کے بعد شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے یتیم بھتیجے کی سرپرستی فرمائی اور انھیں تمام علوم اسلامی پڑھائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہانت وفطانت سے نوازا تھا، چنانچہ بہت تھوڑی عمر میں تمام علوم اسلامی میں دسترس حاصل کر لی۔نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

شاہ محمد اسماعیل بن شاہ عبدالغنی علوم معقول ومنقول میں اس درجے ماہر تھے کہ انھیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔فروع واصول میں مہارت کا یہ عالم تھا کہ اس کے ائمہ سے بھی بڑھ گئے تھے۔جس علم کے بارے میں آپ نے ان سے بات کی، یہ جانا کہ یہ اس کے امام ہیں اور جس فن میں آپ ان سے مصروف گفتگو ہوئے یہ محسوس کیا کہ یہ

⑪ تراجم علمائے حدیث ہند،ص:۶۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے حافظ ہیں، اصول فقہ نوک زبان تھے اور قواعد حساب چٹکیوں میں حل کر دیتے تھے۔ علوم قرآن وحدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے۔ فقہ ومنقول میں انھیں پوری مشق حاصل تھی۔ ❶

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:

''میری تقریر اسمٰعیل نے لے لی تحریر رشیدالدین نے اور تقویٰ اسحاق نے۔'' ❷

شاہ صاحب ایک جید عالم، دینی مفکر، قاطع بدعت، بلند پایہ مبلغ و واعظ، اعلیٰ پایہ کے خطیب ومقرر، عظیم مجتہد، مفکر، مدبر، محدث، فقیہ، مورخ، محقق، انشا پرداز، غیر معمولی بصیرت کے مالک، متقی، پرہیز گار، زہد و ورع کے پیکر، متواضع، ذہین وفریس، تقوی وطہارت میں اعلیٰ وارفع، شجاع، بہادر، اور بے پناہ بصیرت کے ملاک تھے۔

مولانا رحمان علی بریلوی ان کے علم وفضل اور ان کی علمی بلندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ دور یاضت و رسائی فکر یگانہ روزگار و مشار الیہ علمای کبار بود یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور شاہ ولی اللہ کے پوتے دیانت اور فہم وفکر میں یگانہ روزگار تھے حلقہ علمائے کبار میں مشار الیہ تھے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خان حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید کی عظیم شخصیت اور ان کے علمی تبحر اور ان کی عدالت وثقاہت، شجاعت و بسالت، امانت اور ذکاوت وخلافت کے بارے میں فرماتے ہیں ہر یکے از ایشاں بے نظیر وقت خو وفرید د ہر وحید عصر در علم وعمل وفہم وقوت تقریر وفصاحت تحریر ورع وتقویٰ و دیانت و امانت و مرتب وولایت بود علم چنیں اولاد اولاد...... ایں اسلسلہ از طلائے ناب است یعنی اس خاندان کا ہر فرد علم، عمل، عقل وفہم، زور تقریر، فصاحت تحریر، ورع وتقویٰ، دیانت و امانت اور مراتب ولایت میں یگانہ روزگار، فرید دہر اور وحید عصر تھا اور ان کی اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھی یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔

حضرت نواب صاحب اپنی دوسری کتاب ''ابجد العلوم'' میں خاندان شاہ ولی اللہ دہلوی

---

❶ اتحاف النبلاء، ص ۲۷.

❷ تواریخ عجیبہ، ص:۱٤۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں فرماتے ہیں: ولکنھم کانوا علماء نجباء حکماء فقھاء کأسلافھم واعمامھم کیف وھم من بیت العلم الشریف والنسب الفاروقی المنیف۔

خاندان شاہ ولی اللہ دہلوی کے تمام علماء، حکماء، فقہاء، چمکتے ہوئے سورج کی مانند تھے اور اپنے اسلاف کی طرح فقیہ تھے اور علم شریف میں پختہ تھے اور نسب کے لحاظ سے فاروقی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

علامہ اقبال حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی شاہ محمد اسمٰعیل کی ذات تھی۔"

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی (متوفی 1999ء) لکھتے ہیں: جہاد تک مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید کا تعلق ہے وہ ان اولوالعزم، عالی ہمت، ذکی، جری اور وغیرہ معمولی افراد میں تھے جو صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ مجتہدانہ دماغ کے مالک تھے اور اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ ان میں بہت سے علوم کے از سر نو مدون کرنے کی قدرت وصلاحیت تھی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مولانا شاہ محمد اسمٰعیل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کیا کرتے تھے: الحمد لله الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل واسحاق۔

اس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل (بھتیجا) اور اسحاق (نواسہ) عطا فرمائے۔

مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی دو بے نظیر تصانیف

1: تقویۃ الایمان (اردو)

2: تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (عربی)

شہادت

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل رحمہ اللہ 24 ذی قعدہ 1246ھ مطابق 5 مئی 1831ء کو حضرت امیر المومنین سید احمد شہید کے ہمراہ بمقام بالاکوٹ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را ○

شاہ محمد اسحاق دہلوی

حضرت شاہ محمد اسحاق بن شیخ محمد افضل فاروقی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نواسے تھے۔ 1192ھ بمطابق 1779ء دہلی پیدا ہوئے، ان کا سلسلہ نسب والد اور والدہ کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

آپ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل اپنے نانا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث، مولانا شاہ رفیع الدین محدث اور مولانا شاہ عبدالقادر محدث رحمہ اللہ سے کی، فراغت تعلیم کے بعد مدرسہ رحیمیہ دہلی میں مسند تدریس پر فائز ہوئے اور 20 سال تک حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی زیر نگرانی یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ 1239ھ میں حضرت شاہ عبدالعزیز کی وفات کے بعد مدرسہ رحیمیہ کے صدر مدرس مقرر ہوئے اور 1258ھ تک آپ مدرسہ رحیمیہ کے صدر مدرس رہے۔ 1258ھ میں آپ نے اپنے برادر اصغر مولانا شاہ محمد یعقوب دہلوی حرمین شریفین ہجرت کی۔

شاہ محمد اسحاق کی ساری زندگی درس و تدریس میں گزری ان کے تلامذہ کی تعداد کا شمار نہیں، علامہ سید سلیمان ندوی (متوفی 1373ھ) فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کے درس میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی تمام بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد تھے، چند رسالے بھی ان کی تصنیف ہیں غذر کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور وہاں بھی سلسلہ فیض جاری رہا آخر وہیں 1262ھ میں وفات پائی ان کے تلامذہ میں مولانا احمد علی سہارن پوری، نواب صدر الدین خاں دہلوی، نواب قطب الدین خاں، مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب بہاری محدث دہلوی، مولانا عالم علی مراد آبادی، محمد تھانوی، مولانا شاہ فضل رحمان گنج آبادی، مولانا قاری عبدالرحمان پانی پتی ہیں۔ ○

○ تراجم علمائے حدیث ہند، ص: 92۔ ◎ مقالات سلیمان 52/2۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے بھی اپنی کتاب تاریخ دعوت وعزیمت جلد پنجم میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے خدمت حدیث نبوی ﷺ اور حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کتب کی تدریس حدیث کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ

حدیث کی سب سے بڑی اشاعت حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کے ذریعہ ہوئی جنہوں نے 1258ھ میں مکہ معظمہ ہجرت کی اور ان سے حجاز کے ممتاز علماء نے حدیث کی سند لی۔ ❶

فضل وکمال

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا حلقہ درس نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب تک پھیلا ہوا تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے 1176ھ میں وفات پائی تو ان کی مسند ولی اللہ دہلوی پر ان کے سب سے بڑے فرزند ارجمند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث رونق افروز ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث کے تینوں چھوٹے بھائی ان سے پہلے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما چکے تھے، تفصیل وفات اس طرح ہے۔

☆ شاہ عبدالغنی محدث دہلوی (متوفی 1227ھ)

☆ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی (متوفی 1230ھ)

☆ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (متوفی 1233ھ)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی وفات 1239ھ کے بعد حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی آپ کے جانشین اور خاندان ولی اللہ دہلوی کی مسند علم وارشاد کے وارث ہوئے آپ پورے ہندوستان میں مرجع علماء وفضلاء تھے آپ 19 ویں صدی کے بیشتر خدام حدیث نبوی ﷺ کے شیخ واستاد تھے۔

حضرت شاہ محمد اسحاق علم حدیث کے تمام گوشوں میں بہت بلند مقام رکھتے تھے بہت زیادہ متقی، پرہیزگار، تقوی وطہارت کے پیکر، عابد، زاہد، متواضع، کریم النفس، متبع سنت اور

❶ تاریخ دعوت وعزیمت 359/5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صابروشاکر تھے۔

مولانا سید رئیس احمد جعفر ندوی (متوفی 1968ء) لکھتے ہیں: مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی انتہائی متقی اور پرہیز گار بھی تھے اور عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے اس میں ان کی محویت واستغرق کا یہ عالم تھا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز جب مدرسے میں تشریف لے جا کر دریافت کرتے کہ اس وقت مدرسے میں کون ہے؟ اگر خدام کہتے کہ فلاں ہے تو فرماتے خیر، اگر اور (لوگ) کہہ دیتے کہ میاں اسحاق ہیں تو فرماتے کہ مدرسے کی حفاظت کا انتظام کردو۔ اسحاق کے بھروسے پر نہ رہو اسباب تو اسباب اگر کوئی مدرسے کی دیواریں اٹھا کر لے جائے گا تب بھی اُسے خبر نہ ہوگی۔ ❶

علم حدیث میں ان کی تبحر علمی کا یہ مقام تھا کہ ان کے غسل جنازہ پر شیخ عبداللہ سراج مکی نے فرمایا تھا: واللہ انه لو عاش وقرأت عليه الحديث طول عمري مانلت مانا له.

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر یہ زندہ رہتے اور میں تمام عمر ان سے حدیث پڑھتا رہتا تو اس رتبے کو نہ پہنچ سکتا جس پر یہ پہنچ چکے تھے۔ ❷

مولانا شاہ محمد اسحاق نے 40 برس تک حدیث کی تدریس فرمائی جس کے باعث آپ نے "صدر الحمید" کے لقب سے مشہور ہوئے جیسا کہ المسوی شرح موطا امام مالک میں منقول ہے۔

"اخبرنا بكتاب المسوى من احاديث الموطا الصدر الحميد مولانا محمد اسحاق بن محمد افضل العمرى الدهلوى عن جده لانه من قيم الطريقة (لولى الله) الامام عبدالعزيز بن ولى الله الدهلوى عن أبيه"

❶ بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد، ص: 281۔

❷ الحياة بعد المماة، ص: 38.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف میں مسائل اربعین، مائۃ مسائل، تذکرہ الصیام ہیں۔ان کے علاوہ مولوی رحمان علی بریلوی نے ''فتاوی ہندی'' اور مولوی محمد محسن ترہتی نے ترجمہ مشکوۃ المصابیح کا ذکر کیا ہے۔

وفات

مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی نے رجب 1262ھ مطابق 1846ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال کیا اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی (متوفی 1341ھ) فرماتے ہیں:

''علامۃ الزمان، و ترجمان الحدیث و القرآن، محیی العلوم العربیۃ، و بدر الاقطار الھندیۃ، السید الشریف صدیق حسن بن اولاد حسن بن اولاد علی الحسینی البخاری القنوجی، صاحب المصنفات الشھیرۃ والمولفات الکثیرۃ''

''محترم علامہ الزمان ترجمان حدیث و قرآن، علوم عربیہ کو زندہ کرنے والے، سارے ہند کے چاند، سید شریف صدیق حسن بن اولاد حسن بن اولاد علی حسینی بخاری قنوجی، مشہور صفات کے مالک اور بہت زیادہ تالیفات والے تھے۔''

9 جمادی الاولی 1248ھ اپنے ننھیال بانس بریلی میں پیدا ہوئے تعلیم کا آغاز اپنے برادر اکبر مولانا سید احمد حسن عرشی (متوفی 1277ھ/ 1860ء) سے کیا اس کے بعد فرخ آباد اور کان پور تشریف لے گئے اور دونوں شہروں کے اساتذہ سے مختلف علوم میں استفادہ حاصل کیا۔ 1269ھ میں دہلی تشریف لائے اور صدر الافاضل مفتی صدر الدین آزردہ (متوفی 1285ھ/ 1868ء) کی خدمت میں ایک سال 8 ماہ رہ کر علوم عقلیہ ونقلیہ میں اکتساب فیض کیا علاوہ ازیں ان کے شیخ زید العابدین انصاری، شیخ عبدالحق بناری تلمیذ امام شوکانی، شیخ یحییٰ بن محمد اکاذی، علامہ سید نعمان خیر الدین آلوسی (مفتی بغداد) علامہ شیخ حسین

www.KitaboSunnat.com

بن محسن انصاری اور مولانا شاہ محمد یعقوب بن مولانا شیخ محمد افضل فاروقی سے بذریعہ سے حدیث میں سند واجازت حاصل کی۔

21 سال کی عمر میں علوم متداولہ سے فراغت حاصل کر کے دہلی سے اپنے وطن قنوج تشریف لے گئے اور قنوج میں کچھ عرصہ قیام کے بعد بسلسلہ تلاش حامش ریاست بھوپال چلے گئے بھوپال کے آپ نے تین سفر کیے اور آخر ان کا نکاح نواب شاہجہان بیگم صاحب سے ہوا جو بیوہ ہو چکی تھیں، انہوں نے نواب صاحب کی دیانت وقابلیت دیکھ کر شریک امور سلطنت بنایا جس کی وجہ سے آپ دین ودنیا کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے۔

نواب صاحب کی دینی خدمات

شریک امور سلطنت ہونے کے بعد حضرت نواب صاحب نے دین اسلام کی خدمت میں وہ حصہ لیا جس کی مثال تاریخ میں ملنی مشکل ہے دوسرے الفاظ میں نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب انسانی پر اس کا واہمہ گزرا۔

"کذافی الحدیث: مالا عین رأت والأذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر"

خدمت قرآن وحدیث میں نواب صاحب نے زرِ کثیر صرف کر کے تفسیر وحدیث کی ضخیم کتابیں چھپوا کر علمائے کرام میں مفت تقسیم کیں۔ نیل الاوطار تفسیر ابن کثیر اور فتح الباری شرح صحیح البخاری، یہ تینوں کتابیں نیل الاوطار: 25 ہزار روپے، تفسیر ابن کثیر: 20 ہزار روپے، فتح الباری کا نسخہ 6 سو روپے میں مصر سے خریدا اور ہزاروں کی تعداد میں یہ تینوں کتابیں چھپوا کر علماء میں مفت تقسیم کیں۔ ہندوستان میں فتح الباری سب سے پہلے جماعت اہلحدیث کے جلیل القدر عالم دین، محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال کی خروانہ ضیافتوں کے طفیل پہنچی۔

تصانیف

حضرت نواب صاحب کا شمار صاحب تصانیف کثیرہ میں ہوتا ہے آپ نے ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوعات پر عربی، فارسی اور اردو میں 222 کتابیں تالیف فرمائیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

کثیر تعداد میں ان موضوعات پر کتب لکھیں:

عربی، فارسی، اردو، میزان، تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، تردید تقلید، سیاست، تاریخ و سیر، مناقب، علوم وادب، اخلاق، تردید شیعت، تصوف، میزان۔ ❶

حدیث کی چند مشہور تصانیف

حضرت نواب صاحب نے حدیث اور متعلقات حدیث پر (33) چھوٹی بڑی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف فرمائیں۔ ذیل میں چند مشہور تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- عون الباری لحل ادلة البخاری (عربی)
2- السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج (عربی)
3- توفيق البارى لترجمه الادب المفرد للبخارى (اردو)
4- مسك الختام شرح بلوغ المرام (فارسی)
5- فتح العلام شرح بلوغ المرام (عربی)
6- موائد العوائد من عيون الاخبار والفوائد (فارسی)
7- الحطه فى ذكر الصحاح السته (عربی)
8- عين القين ترجمه اربعين (اردو)
9- غنية القارى ترجمه ثلاثيات البخارى (اردو)
10- تميمة الصبى فى ترجمه الاربعين من احاديث النبى ﷺ (اردو)
11- الروض البسام من ترجمه بلوغ المرام (عربی)
12- خير القرين فى ترجمه الاربعين (اردو)
13- اربعون حديثاً فى فضائل الحج والعمرة (عربی)
14- اربعون حديثاً متواتر (عربی)

❶ تراجم علمائے حدیث ہند ص: 298 تا 311۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15- رتمل الامانی بشرح مختصر الشوکانی (عربی)

16- خیر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ (اردو)

17- منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول ﷺ (فارسی) [1]

وفات:

نواب صاحب نے 29 جمادی الثانی 1307ھ مطابق 17 فروری 1890 کو 59 سال کی عمر میں بھوپال میں وفات پائی۔ [2]

[[شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ

شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین عرف حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب مشہور واعظ دہلوی رحمہ اللہ جس میں اب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب رحمہ اللہ نبیرہ حضرت میاں صاحب کے نام نامی سے منسوب ہے آپ کرایہ کے مکان میں ہمیشہ تاحیات رہے ذاتی مکان آپ کا کوئی نہ تھا۔ اسی مکان کے کوٹھے پر ایک کوٹھڑی تھی اور اس کے آگے چھپر کا سائبان تھا اور اس کوٹھڑی کے اندر ایک پلنگ آرام فرمانے کا تھا اور اسی پلنگ کے برابر میں ایک جائے نماز بچھی رہتی تھی۔ اور چاروں طرف کتابیں رکھی رہتی تھیں اور ایک چوکی نماز پڑھنے کی بچھی رہتی تھی۔ جس پر نماز مغرب اور عشاء موسم گرما میں باہر پڑھتے تھے اور سردی میں نماز عشاء اور تہجد و فجر حجرہ میں ادا کیا کرتے تھے اور بعد نماز صبح مسجد میں ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے تھے جس میں طلبہ اور دیگر حضرات شائقین و معززین دہلی شرکت فرماتے تھے۔ آپ قصبہ بیلنوہ ڈاکخانہ سورجگڈھ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے اور آپ کے ننھیال و ددھیال دونوں خاندان سادات سے تھیں۔ آپ کے والد ماجد نام گرامی جناب سید محمد جواد علی صاحب مرحوم و مغفور تھا۔ آپ کے بزرگ اورنگ زیب رحمہ اللہ کے زمانے میں عہدہ قضات پر معمور تھے ۱۲۲۶ھ میں جس وقت حضرت

---

[1] جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات ص 39 تا 41۔ 88۔

[2] تراجم علمائے ہند، ص ۲۷۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام الموحدین حضرت مولانا شاہ سید احمد صاحب رائے بریلوی ؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی ؒ پٹنہ تشریف لے گئے تو آپ وہاں موجود تھے اور کچھ دنوں الہ آباد کے مدرسہ میں علم تحصیل فرمایا اور بالآخر ۱۲۴۲ھ میں دہلی تشریف فرما ہوئے اور پنجابی کٹڑہ جہاں سوداگروں کے مکان تھے جس کی وجہ سے پنجابی کٹڑہ مشہور ہوگیا تھا۔ اور اسی کٹڑہ میں نواب اورنگ زیب بیگم جو اہلیہ محترمہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر کی تھی جنھوں نے نہایت مصفی اور دلر باندی کی مسجد بیگم صاحبہ موصوفہ نے تعمیر فرمائی تھی جس کا نقشہ مسجد آثار الصنادید مطبوعہ نقشہ ۱۳ اص ۲۷ باب سوم مصنفہ سر سید احمد خان مرحوم ومغفور میں موجود ہے۔ اسی مسجد میں حضرت میاں صاحب تشریف فرما ہوئے اور حضرت مولانا مولوی عبدالخالق صاحب جو آپ کے خسر تھے۔ آپ دونوں اسی اورنگ آبادی بیگم کی مسجد میں درس وتدریس فرماتے رہے اور دن رات قال اللہ قال الرسول ﷺ کے ذکر خیر میں مصروف ومشغول رہتے تھے جہاں اب دہلی جنکشن اسٹیشن ہے۔

آپ کا نام نامی آفتاب کی طرح اب تک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ مولانا عبدالعزیز قدس سرہ العزیز محدث دہلوی سے سند حدیث نبوی ﷺ اور بیعت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جس کا شجرہ بیعت مطبوعہ روئداد چہار سالہ کتب خانہ نذیریہ عامہ ص ۱۴ بابت جنوری ۱۹۳۴ء لغایۃ ستمبر ۱۹۳۷ء پر مرقوم ہے۔ تقریباً اسی سال تک درس وتدریس کی خدمات انجام فرمائی۔ صدہا طلبہ وعلماء فیض یاب ہوئے۔

حلیہ حضرت میاں صاحب ؒ:

گندمی رنگ، چھریرہ بدن، سفید لمبوتری داڑھی، بڑی بڑی آنکھیں، سرو قد سرخ چار خانے لدھیانے کی بنی ہوئی پگڑی سر پر باندھتے تھے اور بہت مختصر پگڑی رہتی تھی۔ اور اسی طریقہ کی سرخ چار خانے کی لنگی اوڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھی لمبی لنگی زرد زمین سرخ چار خانے کی اوڑھتے تھے۔ نین سکھ کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنڈی انکمہ ہوتا تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا۔ اور نصف ساق کا پاجامہ اور جوتی زرد بانات گول پنجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ایڑھی بیٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے ۔عینک کبھی نہیں لگائی۔ایک آنکھ کی روشنی آخر دم تک رہی ۔مؤرخہ دس رجب المرجب ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ مغرب وعشاء کے درمیان بعمر ایک سودس سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی ۔اور اسی شب کو غسل دے کر آپ کا جنازہ مسجد حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا۔بعد نماز صبح جناب سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن سے فارغ ہو کر آپ کو جنازے کو لے کر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھا دینے کی غرض سے بڑے بانس لگا دیے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عیدگاہ شاہی میں ہوئی اور آپ کے بڑے پوتے سید محمد عبدالسلام مرحوم ومغفور نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کے جنازے کے ساتھ بڑا ہجوم تھا اور بیرون ملک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ۔ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھا دینے سعادت حاصل نہ ہوتی تھی اور ہر شخص کو کندھا دینے کا بے حد اشتیاق رہتا تھا۔باغ شیدی پورہ قبرستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان اب تک موجود ہے،آپ کے دائیں بازو آپ کی منجھلی پوتی والدہ سید محمد عبدالغفور صاحب ناظر وار المطالعہ نذیریہ محترم سید محمد عبدالروف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ عامہ کا نشان مزار مبارک ہے جنھوں نے اپنے دادا مرحوم کی تاحیات خدمات سے دعائیں حاصل فرمائیں اوران مرحومہ کی اولاد اور دیگر اعزا اوقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائینتی آپ کے فرزند اکلوتے جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب وجناب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم ومغفور کا نشان مزار مبارک اب تک موجود ہے اور ان کے مزار کے سرہانے گوندنی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں ۱۳۰۴ ہجری میں رحلت فرمائی تھی آپ کے بعد مرحو کے ہر دو صاحبزادے بدستور طلبہ کی دینی خدمت فرماتے رہے جو اب تک درسگاہ پھاٹک حبش خان گلی ہنگاہ بیگ مسجد حضرت میاں صاحب کے نام نامی سے مشہور ہے اور الحمدللہ اب تک درس وتدریس جاری ہے ۔حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا بوجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معززین کے لیے لکھا گیا ہے۔جن صاحبوں کو اس علامہ دہر کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ الحیات بعدالممات مصنفہ جناب مولوی فضل حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں۔یا دارالحکومت دہلی ،مصنفہ جناب مولوی بشیرالدین صاحب مرحوم ومغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نزیراحمد صاحب (ج۲ص۲۵۷)اورحسرت العالم بوفاۃ محدث العالم باہتمام مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نے طبع کروائی جونواسے حضرت مولانا سید محمد شریف حسین صاحب ابن مولانا شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات روئداد چہار سالہ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۲ء لغایہ ستمبر ۱۹۳۷ء ص:۳۰ پر درج ہیں۔حضرات شائقین دارالمطالعہ نذیریہ عامہ میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔مؤلفہ:عاجز سید محمد عبدالرؤف۔ ❶

برصغیر میں جہاں بھی کتاب وسنت کا منہج نظر آرہا ہے اس کے پیچھے میاں صاحب کے شاگردوں کی محنت کارفرما ہے۔ہزاروں کی تعداد میں میاں صاحب نے شاگرد تیار کیے۔

میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ تاریخ اسلام کا ایک سنہرا باب ہیں جنھوں نے غربت میں تین مرلہ زمین پر مشتمل مسجد میں بیٹھ کر محدثین، محققین ،مناظرین اور مدرسین کی ایسی کھیپ تیار کی جن کی محنت سے قیامت تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔آخر وہ کیا منہج تھا جس پر چل کر میاں صاحب نے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔اس پر تفصیل جاننے کے لیے راقم کے مفصل مضمون (محدثین، محققین،مناظرین اور مدرسین تیار کرنے میں میاں صاحب کا طریقۂ کار) کا مطالعہ کریں۔[الحسینوی]

شاہ محمد اسحاقؒ کے شاگردوں کا سلسلہ بہت وسیع ہے جس کے گہرے اثرات موجودہ ہندوستان اور پاکستان میں علم حدیث کے فروغ واشاعت سلسلہ ہائے تدریس کی صورت میں موجود ہے جس کی تفصیل ایک مستقل کتاب کی متقاضی ہے۔تاہم ان میں اہم حضرات میاں سید نذیر حسین دہلوی، ان کے شاگرد علامہ وحید الزماں (مترجم کتب حدیث)، علامہ شمس الحق

❶ مکاتیب نذیریہ ص:۶ تا ۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم آبادی، انھوں نے ابوداود کی مفصل شرح عربی میں غـایة الـمقصود کے نام سے لکھی اور خود ہی اس کا اختصار عون المعبود کے نام سے کیا۔ ان کے شاگرد عزیز علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے ترمذی کی شرح بنام "تـحـفة الاحـوذی" لکھی۔ اسی طرح مولانا عبدالحی لکھنوی نے علم حدیث میں وسیع ذخیرہ چھوڑا جس میں "التـعـليـق الـممجد على مؤطا مـحـمد"، "الرفع والتكميل فى الجرح والتكميل"، "ظفر الامانى فى شرح المختصر المنسوب للجرجانى فى المصطلح"، "الآثار المرفوعة فى الاخبار الموضوعة" اور "النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير" شامل ہیں۔

◆◇◆◇◆◇

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول حدیث آغاز وارتقاء

تعارف

اصولِ حدیث ایک خاص فن ہے جو کہ ان قواعد وضوابط اور اصولوں پر مشتمل ہے جن کی رعایت رکھتے ہوئے راوی اور روایت کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں اور ان کی روشنی میں حدیث کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

"هو علم يعرف بها احوال الراوی والمروی من حيث القبول والرد."

"علم اصول حدیث سے مراد ایسے قواعد وضوابط کا جاننا ہے جن کے ذریعے سند ومتن کی معلومات حاصل ہوں یا راوی ومروی کے ان حالات کا علم ہو سکے جن کی بنیاد پر حدیث کے قبول یا مردود ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔"

ابتداء اس علم کے اصول وقواعد منضبط شکل میں نہ تھے۔ اگرچہ علمائے محدثین اس علم کے بنیادی اصولوں کا التزام شروع ہی سے کرتے تھے لیکن وہ جامع و مانع تعریفات اور اصطلاحات جو آج اصولِ حدیث کی کتب میں ایک مرتب ومنضبط شکل میں ہمارے سامنے ہیں یہ صورت اس وقت موجود نہ تھیں البتہ متقدمین کی کتب میں ان اصولوں کی طرف اشارات ضرور مل جاتے تھے۔ متاخرین نے اس علم کو باقاعدہ ایک فن کی شکل دی اور اس کے اصول وقواعد کو منضبط کیا اور ان کو احاطہ تحریر میں لائے۔ انہی میں سے امام بخاریؒ ہیں جنہوں نے باضابطہ طور پر اصولِ حدیث تو مرتب نہیں کیے تاہم علم حدیث رسول کریم ﷺ کی سب سے اہم کتاب صحیح بخاری میں ان اصولوں کو پیش نظر ضرور رکھا ہے اسی کو سامنے رکھتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث ہذا میں "الجامع الصحیح البخاری" میں سے امام بخاریؒ کے اصولوں کو استقراء و مطالعہ کے ذریعے اخذ کیا جائے گا۔

موضوع کی اہمیت

دین اسلام کے اصل بنیادی مآخذ دو ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ قرآن کریم سینہ در سینہ تواتر سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے اس کی بنیادی حیثیت میں تو شک کی گنجائش ہی نہیں ہے جبکہ حدیث نبوی ﷺ کی طرف نسبت سے پہلے جانچ اور پرکھ کی ضرورت ہے۔ قرآن و حدیث سے روایت حدیث کی تحقیق کے اصول واضح ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ﴾

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خبروں کی تحقیق کا حکم دیا ہے۔

امام خازنؒ (۸۴۱ھ) فرماتے ہیں:

"اطلبو بیان الامور وانکشاف الحقیقة ولا تعتمدوا علی قول الفاسق."

"معاملات کی وضاحت اور حقیقت کا انکشاف طلب کرو اور فاسق کی خبر پر اعتماد نہ کرو۔"

امام ثعلبیؒ (۸۷۶ھ) فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"التثبت من الله والعجلة من الشيطان."

"تحقیق کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔"

صحیح مسلم کے مقدمہ میں ایک عنوان اس طرح قائم کیا گیا ہے:

"باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذبين."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"كفى بالمرء اثما ان يحدث بكل ما سمع ."

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے۔''

دوسری روایت میں ہے:

"بحسب المرء من الكذب أن يحدث بكل ما سمع ."

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار ."

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔''

علم الجرح والتعدیل کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے: [1] صحیح بخاری کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کے لیے محض وعید ہی بیان نہیں کی بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر جرح تعدیل کا باب بھی کھول دیا۔ چنانچہ آپؐ سے کچھ لوگوں کی جرح بھی ثابت ہے۔اور تعدیل بھی جرح کے حوالہ سے:

((عن عائشة رضي الله عنها قالت: استأذن رجل عن رسول الله ﷺ فقال أنزلوا له بئس اخوا العشيرة أو ابن العشيرة فلما دخل ألان له الكلام قلت يا رسول الله ﷺ قلت الذى قلت ثم آلذت له الكلام قال أى عائشة ان شر الناس من تركه الناس أو دعه الناس اتقاء فحشه ."

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اسے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ

[1] جرح وتعدیل کی اہمیت وثبوت پر ہم نے اپنی کتاب جرح وتعدیل کے اصول وضوابط میں مفصل بحث کی ہے تفصیل مزید کا طالب اس کی طرف رجوع کرے۔(الحسینوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلاں قبیلے کا بُرا آدمی ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آپؐ نے اسکے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا وہ آپؐ نے کہا پھر جب وہ آیا تو آپؐ نے اس کے ساتھ نہایت نرم انداز میں گفتگو فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ وہ شخص بدترین ہے جسے اس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ چھوڑ دیں۔"

خطیب بغدادیؒ نے روایت نقل کرنے کے بعد اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود جرح وتعدیل کی ہے۔

تعدیل کی ایک مثال صحیح بخاری میں موجود حاطب بن ابی بلتعہؓ کا طویل قصہ ہے۔

نقدِ حدیث کی عمارت کی پہلی اینٹ خود رسول اللہ ﷺ نے ہی رکھ دی تھی اور آپؐ نے فن جرح وتعدیل کے ابتدائی خطوط کی نشاندہی کر کے ایسے اصول وقواعد کی طرف اشارہ کر دیا تھا جن کے ذریعے صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے جدا کیا جا سکے ثقہ کی ثقاہت اور ضعیف کا ضعف بیان کیا جا سکے۔

صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت قرآن کریم کی شہادت کے مطابق عدالت کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی ان میں حدیث کی روایت میں غلط بیانی اور زندگی کے عمومی حالات میں بھی کذب بیانی کا تصور نہ تھا اس لیے ابتداء میں حدیث کی روایت میں سند یا رواۃ کے ذکر کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔

حضرت انس بن مالکؓ سے اگر یہ پوچھ لیا جاتا تھا کہ آپ نے حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو غضبناک ہو جاتے اور فرماتے:

"ما کان بعضنا یکذب علی بعض"

"ہم میں سے کوئی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ کے عہد خلافت تک صحابہ کرامؓ حدیث کی روایت میں اپنے اسی نہج پر قائم رہے لیکن حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جب امت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ مختلف داخلی اور خارجی فتنوں کی زد میں آگئی اور جماعتیں اپنے اپنے موقف کی تائید کے لیے حدیث رسولؐ میں غلط بیانی بلکہ کذب بیانی پر آمادہ ہوگئیں اور حدیثیں گڑھی جانے لگ گئیں۔ اس وقت علمائے امت نے حدیث کے تثبت اور تحقیق کے لیے سند اور رجال کی تفتیش شروع کر دی۔

تابعی کبیر امام محمد بن سیرین ۱۱۰ھ فرماتے ہیں:

"لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالو سموا لنا رجالکم ، فینظر الی أهل السنة فیؤخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدع فلا یؤخذ حدیثهم ."

"یعنی پہلے لوگ اسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے، لیکن جب فتنہ واقع ہوا تو رجال کے متعلق سوال کیا جانے لگا اور دیکھا جاتا کہ جو اہل سنت ہیں ان کی حدیث لے جاتی اور جو اہل بدعت ہیں ان کی حدیث نہیں لی جاتی۔"

اس بیان سے واضح ہے کہ امام محمد بن سیرین نے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنہ کو رجال حدیث کی تفتیش کا مبداء قرار دیا ہے۔

تاریخی طور پر اس علم جرح و تعدیل/علم الأسناد مصطلح الحدیث کی بنیاد تابعین کے امام محمد بن سیرین نے رکھی۔ اور یہ دور تقریباً ۱۸۰ھ تک پھیلا ہوا ہے۔

رجال حدیث کی تفتیش کا کام کبار تابعین کے دور ہی میں شروع ہو گیا تھا اور خلافت عثمانی کا دور بھی کبار تابعین کے دور میں شامل ہے اور اس کی تائید امام یحیٰ بن سعید القطان کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ

"اول من فتش عن الاسناد هو عامر الشعبی ."

"یعنی سید التابعین عامر شعبی (ت ۱۰۳ھ) نے حدیث کی سند کے بارے میں سب سے پہلے تفتیش کی۔"

الغرض، کبار تابعین کے دور میں رجال حدیث سے متعلق بحث و تحقیق کی ابتداء ہو چکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، لیکن عام طور پر محدث کی جانب سے سند کا بیان اسی وقت ہوتا تھا جب اس کے متعلق سوال کیا جاتا تھا۔ البتہ صحابہ کرامؓ اور کبار تابعین کا زمانہ ختم ہو جانے کے بعد جب کذب بیانی عام ہو گئی اور حدیثیں کثرت سے گڑھی جانے لگیں اور وقت سند کا ذکر محدث کے لیے ایک لازمی امر بن گیا بلکہ اس کے بغیر حدیث قابل قبول نہیں سمجھی جاتی تھی۔ امام زہری (ت ۱۲۴ھ) جن کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے ایک مرتبہ وہ اسحاق بن ابی فروہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ابن ابی فروہ نے کہنا شروع کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ امام زہری غضبناک ہو گئے اور کہنے لگے:

”قاتلك الله يا ابن ابی فروه ما أجرأك على الله لا تسند حديثك؟ تحدثنا باحاديث ليس لها خطم ولا أزمة .“

”اے ابن ابی فروہ اللہ تمہیں غارت کرے، تمہاری یہ جرأت کہ اپنی حدیث کی سند بیان نہیں کرتے ہو اور ہمیں ایسی حدیثیں سناتے ہو جس کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔“

اسی طرح دوسری صدی ہجری کی ابتداء کے ساتھ ہی حدیث کی سند اور اس کے رجال کا ذکر حدیث کی حجت و قبولیت کے لیے ضروری قرار پایا اور اس کا اندازہ اس دور کے محدثین کرام کے درج ذیل اقوال سے بھی ہوتا ہے۔ امام محمد بن سیرین (ت ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

”الاسناد من الدين ولو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء .“

”حدیث کی سند بیان کرنا دینی فریضہ ہے اگر یہ سند نہ ہوتی تو جس کو جو سمجھ میں آتا کہہ جاتا۔“

امام شعبہ بن حجاج (ت ۱۶۰ھ) فرماتے ہیں:

”كل حديث ليس فيه انا و ثنا فهو خل و بقل .“

”جس حدیث کی سند نہ ہو اس کی حیثیت ساگ سبزی سے زیادہ نہیں ہے۔“

بہز بن اسد کہتے ہیں:

”اس دور میں آثار کے حامل حضرات اور تابعین نے راوی اور روایت کی تعبیر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور اوصاف مختلفہ کے بارے میں مختلف الفاظ کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور یہ الفاظ محدثین کی اصطلاحات کا روپ دھار گئے۔ جسے بعد میں علوم الحدیث اور ان کے اصول کا نام دے دیا گیا اور یہ بات بھی لازم اور ملزوم ہے کہ تدوین سنت وحدیث ذاتی طور پر اصول وآداب علم حدیث ہے۔"

ابن سیرین نے "المرسل" کے بارے میں کلام کیا۔ (سنن دار قطنی، ۱/۱۷۱) اہل البدع سے روایت کے بارے میں کلام کیا۔ (الذہبی، ۲/۳۷۳) اس طرح امام محمد بن مسلم الزہری نے مصطلح الاسناد میں کلام کیا اور حدیث مرسل کے بارے میں کلام کیا۔

بعض ائمہ تابعین نے بعض طرق تحمل پہ بات کی اور سماع کے صیغوں کے متعلق کلام کیا۔

اتباع تابعین کے دور میں چند اصطلاحات

الصحیح، الضعیف، المرفوع، الموقوف، المرسل، المنقطع، المتصل، المنکر، الشاذ، المضطرب، الباطل، مالا اصل لہ۔ التدلیس وغیرہ۔

اس دور میں یہ علم باقاعدہ فن کی شکل میں کتابوں میں آچکا تھا۔ تیسری صدی ہجری (۲۰۰ھ تا ۳۰۰ھ) کی آمد کے ساتھ ہی علم مصطلح الحدیث باضابطہ ایک فن کی شکل اختیار کر گیا۔ جس کے اصول اقوعد کی تفصیلات سینکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ علم مصطلح الحدیث میں زبردست ارتقائی تبدیلی آئی اور یہ علم ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو گیا جو اس علم اور دین کے امام تھے اور بعد والے ادوار کے لیے نمونہ تھے۔ طلاب حدیث (امام) اعیان کے گرد جمع ہوتے تھے اور اسلامی حکومتوں کے دارالحکومت اور شہران کے ازدھام سے پر تھے۔ اور وہ صبح ایک مسجد میں کرتے تھے تو شام کسی دوسرے میدان میں ایک محدث سے دوسرے محدث کی طرف ان کے کاغذ وقلم ہمراہ ہوتے تھے۔ بخارا سے قرطبہ کی طرف اشبیلہ سے چیچنیا کی طرف۔ صنعا سے عدن کی طرف لوگ طلب حدیث میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔

یہ دور امہات الکتب صحیح بخاری، صحیح مسلم کی تالیف کا دور ہے۔ اصول ستہ مسانید،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجوامع، سنن، علل، تواریخ، اجزاء کی تالیف کا زمانہ ہے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

”تیسری صدی کے اختتام پر کوئی روایت ایسی نہ تھی جسے کسی راوی نے روایت کیا ہو اور اسے صفحات پر محفوظ نہ کر لیا گیا ہو۔“

◆◇◆◇◆◇

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علم مصطلح الحدیث کا ارتقاء عہد تدوین میں

نقد حدیث کے حوالے سے سب سے پہلے جس نے کلام کیا وہ یحییٰ بن سعید القطانؒ (۱۹۸ھ) ہیں۔ پھر ان کے زمانے کے بعد جو لوگ آئے، انہوں نے علم نقد میں بہت سی کتب تالیف کیں اس طبقہ کی ابتدا امیر المحدثین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری کے شیوخ، یحییٰ بن معین م۲۳۳ھ علی بن المدینی ۲۳۴ھ اور امام احمد بن حنبل م ۲۴۱ھ سے ہوتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے خود تو کتب تالیف نہیں کیں بلکہ ان کے تلامذہ نے ہی ان سے جرح وتعدیل اور علل حدیث کے معارف حاصل کر کے انہیں تدوین کیا۔ اس قسم کی چند کتب یہ ہیں۔

1: معرفة الرجال لأحمد بن القاسم بن المحرز۔

2: التاریخ فی تجریح الرواۃ و تعدیلھم لأبی سعیدبن عثمان بن سعید بن خالد الدارمی۔

3: امام علی بن المدینی م۲۳۴ھ۔

اپنے زمانے کے ائمہ حدیث میں سے تھے۔ امام ذہبی نے ان کی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ کے قریب بتائی ہے۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔

1: کتاب العلل المتفرقة،

2: کتاب مذاھب المحدثین

3: کتاب الوھم والخطاء

4: کتاب من لا یحتج بحدیثه ولا یسقط

5: کتاب الضعفاء

6: کتاب المدلسین

7: امام احمد بن حنبلؒ (م۲٤۱ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

''آپ اپنے زمانے کے سید المسلمین شیخ الاسلام الحافظ اور الحجۃ تھے۔''

خطیب بغدادیؒ نے (۴۶۳ھ) نے حدیث، رجال اور علل کے متعلق آپ کی بعض کتب کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

* كتاب العلل و معرفة الرجال
* المسند
* كتاب التاريخ
* حديث شعبه

ان ائمہ حدیث کے بعد جو محدثین آئے۔ انہوں نے انہی کتابوں کو بنیاد بنایا کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ خلف ہمیشہ سلف سے استفادہ کرتے ہیں۔ سید المحدثین امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ، چونکہ ان ہی شیوخ کے شاگرد ہیں اس لیے ان کتب اور شیوخ کے براہ راست اثرات ۱۹۴ھ-۲۵۶ امام بخاریؒ کے اصولوں میں موجود ہیں۔ امام مسلمؒ نے بعض اصولوں کو صحیح مسلم کے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔ مثلاً حاملین حدیث کی طبقات میں تقسیم منکر حدیث کو جاننے کا زیادت ثقہ۔ روایت کے آداب، دین میں سند کا مقام، جرح غیبت کی تعریف میں نہیں آتی، حدیث معنعن اور اس سے صحت استدلال وغیرہ۔

امام ابو داؤدؒ سجستانی (۲۷۳ھ) نے اہل مکہ کی طرف خط لکھا تھا جس میں انہوں نے اپنی سنن کا منہج اور علوم حدیث کے مسائل سے تعرض کیا تھا۔ جس کو شیخ عبدالفتاح ابو غدہ ۱۴۱۷ھ نے اپنی تحقیق کے ساتھ اپنی کتاب ''ثلاث رسائل فی مصطلح الحدیث'' میں شامل کر کے شائع کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا ''العلل الصغیر'' اس میں بعض مشکل اصطلاحات کے بابت اور بعض علوم حدیث کے قواعد زیر بحث لائے اس کی شرح ابن رجب حنبلی نے کی اور مصطلح الحدیث کے اہم مصادر میں سے ہے۔ العلل الصغیر دراصل جامع ترمذی ہی کا مقدمہ ہے اس میں جرح و تعدیل سند کی اہمیت، ضعیف راویوں سے روایت کب قابل حجت ہوگی اور کب نہیں، روایت بالمعنی۔ بعض کبار محدثین کے مراتب، اخذ حدیث و ادائے حدیث کی شکلیں حدیث مرسل کا حکم اور خاص اصطلاح جس کا جامع ترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں استعمال ہوتا ہے۔ حدیث حسن غریب سے مراد وغیرہ جیسے اہم مباحث کا ذکر ہے اس رسالے کو مولانا سلیمان حسینی ندوی نے پہلی مرتبہ مقدمہ السنن الترمذی کے نام سے شائع کیا تھا۔ بعد میں سید عبدالماجد غوری نے ''المدخل الی دراسۃ جامع الترمذی'' کے نام سے دار ابن کثیر دمشق سے شائع کیا اور علوم حدیث کے متعلق خصوصی بحث کی۔

چوتھی صدی ہجری میں علماء و محدثین نے سابقہ بکھرے ہوئے علم کو جمع کرنا شروع کیا اور کچھ استدراکات بھی کیے اور تمام کام باسند کیا۔

اس دور کی چند اہم کتب کا تعارف یہ ہے:

تیسری صدی کے اختتام تک علماء اس علم کے اصول وقواعد کی تدوین کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتے رہے یہاں تک کہ چوتھی صدی ہجری کے مصطلحات حدیث باقاعدہ تالیفی کام شروع ہوا۔ اس زمانے کے چند بڑے علماء نے اس علم سے متعلق بہت عمدہ کتب تالیف کیں جن کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

المحدث الفاصل بین الراوی والواعی:

قاضی ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی م ۳۶۰ھ کی تالیف ہے۔ یہ کتاب فنی اعتبار سے اصول حدیث پر لکھی جانے والی پہلی کتاب شمار کی جاتی ہے۔

اس میں حدیث اور رواۃ حدیث کا مقام و مرتبہ واضح کیا گیا ہے۔ عالی اور نازل سند کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ جن لوگوں نے طلب علم کے لیے سفر کیے ان کے حالات بیان کیے۔ آداب راوی۔ آداب محدث، طرقِ تحمل، طرق اداء اجتہاد محدثین پر بحث کی گئی ہے۔

معرفۃ علوم الحدیث:

یہ کتاب ابوعبداللہ محمد بن الحاکم نیشاپوریؒ ۴۰۵ھ کی تصنیف ہے یہ اصول حدیث پر دوسری بڑی کتاب ہے اور یہی وہ پہلی کتاب ہے جس کا نام علوم الحدیث رکھا گیا اور صحیح، ضعیف، مرسل اور معضل وغیرہ پر بحث کی آپ نے کچھ ایسی انواع بھی قائم کیں ہیں۔ جو پہلے قائم نہیں کی گئیں تھیں۔ جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"معرفة أولاد الصحابه، معرفة فقه الحديث، معرفة أخبار لامعارض لها، معرفة مذاهب المحدثين اور معرفة مذاكرة الحدث والتمييز بها"

آپ نے اس میں ۵۲ انواع قائم کیں ہیں علوم الحدیث کے متعلقہ تمام ابحاث کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔

"كتاب المدخل الى معرفة الصحيح من السقيم"

یہ بھی امام حاکم ۴۰۵ھ کی علم حدیث پر مشتمل دوسری کتاب ہے۔ مدخل دراصل کسی بھی علم کے مبادیات پر مشتمل کتاب کو کہتے ہیں۔

الكفاية في علم الرواية:

یہ کتاب حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی (۳۹۲-۴۶۳ھ) کی تالیف ہے اس کتاب کو اصول حدیث کی ابتدائی معروف کتابوں میں تیسری قرار دیا جاتا ہے حافظ ابن حجرؒ نے بھی یہی ترتیب بتائی ہے۔

اس کتاب میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے عنوان قائم کرتے ہیں پھر اس کے متعلق روایات و آثار مکمل سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ ایک سو پچپن کے قریب ابواب قائم کیے ہیں۔ مؤلف موصوف نے تمام اصول و قواعد کا با دلائل ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔

نخبة الفكر:

یہ کتاب حافظ ابو الفضل شہاب الدین ابن حجر العسقلانیؒ کی تالیف ہے۔ علماء میں بے حد مقبول ہوئی مؤلف کی زندگی میں ہے علماء و مدرسین کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ اس کے آسان ہونے کے ناطے حفظ کرنا آسان ہے مؤلف نے خود ہی شرح لکھی جس کا نام "نزهة النظر" ہے۔ اسکے علاوہ اس کی بے شمار شروح لکھی گئیں جیسے:

1: نتيجة الفكر — از کمال الدین الشمنیؒ م ۸۲۱ھ

2: عنوان معاني نخبة الفكر — از ابو الفضل قاہری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3: شرح نتيجة الفكر — ازعبدالرؤف مناوی

4: شرح نخبة الفكر — ازموسیٰ المراکشی

5: استجلاء البصر — ازعبدالعزیز عثمانی

6: نتيجة النظر — ابن مہمات الدمشقی

نخبۃ الفکر کے جو اختصار کیے گئے وہ یہ ہیں:

- بلغة الادب — مرتضیٰ الزبیدی (۱۲۰۵ھ)
- اللمختصر من نخبة الفكر — ابن برکات الاحمدیؒ
- مختصر النخية — محمد بن مصطفیٰ
- مختصر علوم الحديث — ابن ابراہیم الوزیر (۸۶۰ھ)

ان تمام کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ حافظ ابن حجرؒ کی یہ کتاب اہل علم کے نزدیک بے پناہ مقبولیت کی حامل ہے۔اس کے علاوہ اصول حدیث پر چند قدیم و جدید کتب یہ ہیں:

- تدريب الراوی — علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م۹۱۱ھ)
- المقنع فی علوم الحديث — ابن الملقن (م۸۰۴ھ)
- فتح المغيث — عبدالرحمٰن سخاوی (م۹۰۲ھ)
- المنظومة البيقونية — (م۱۰۸۰ھ)
- منهج النقد فی علوم الحديث — نورالدین عترحفظہ اللہ
- قواعد التحديث — علامہ جمال الدین قاسمیؒ (م۱۳۳۲ھ
- تيسير مصطلح الحديث — ڈاکٹر محمود الطحان

اسی طرح اردو میں اصول حدیث پر لکھی گئیں کتب یہ ہیں:

- رسالہ اصول حدیث — ڈاکٹر حمیداللہ عبدالقادر
- مطالعہ حدیث — محمد حنیف ندوی
- علوم الحدیث — ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- معجم اصطلاحات حدیث — ڈاکٹر سہیل حسن عبدالغفار
- اردو ترجمہ تیسیر مصطلح الحدیث — عمر فاروق سعیدی، ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
- اصطلاحات المحدثین — مولانا سلطان محمود
- من اطیب المنح — عبدالمحسن العباد
- اصول حدیث — ڈاکٹر خالد علوی
- علوم حدیث اور چند اہم محدثین — سالم قدوائی
- تخریج و تحقیق کے اصول وضوابط — ابراہیم بن بشیر الحسینوی
- جرح وتعدیل کے اصول وضوابط — ابراہیم بن بشیر الحسینوی
- حدیث کے اصول وضوابط — ابراہیم بن بشیر الحسینوی

مقدمہ ابن الصلاح: (علوم الحدیث)

یہ کتاب ابوعمرو عثمان بن الصالح الشہر زوری (۶۴۳-۵۷۷ھ) کی تالیف ہے اس کتاب میں آپ نے اصول حدیث کی ایک نئی ترتیب قائم کی ہے۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں مقدمہ ابن الصلاح کے نام سے مشہور ہے اور اصطلاحات حدیث کے فن میں سب سے بہترین کتاب ہے۔ مصنف نے تمام ضروری بحثیں جو خطیب بغدادی اور دیگر ائمہ کی کتب میں متفرق طور پر مختلف انداز میں لکھی ہوئی ہیں جمع کر دی ہیں اس میں انہوں نے علوم الحدیث کی ۶۵ اقسام بیان کی ہیں الشیخ نورالدین عتر نے اپنی تحقیق سے شائع کرایا بعد میں اس کتاب کے بہت سے اختصار کیے گئے جیسے امام نووی نے شرح کی تقریب الراوی فی شرح فی تقریب النواوی اور پھر اختصار کیا ارشاد طلاب الحقائق وشروح الی معرفۃ سنن خیر الخلائق۔

الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع:

یہ بھی خطیب بغدادی کی تصنیف ہے روایت حدیث کے سلسلہ میں طالب علم اور راوی کو کن کن اوصاف اخلاق کا حامل ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الالماع الی معرفة اصول الروایة و تقیید السماع:

قاضی عیاض بن موسیٰ الیحصبی ف ۵۴۴ھ کی تالیف ہے التحمل والاداء احادیث کے حصول اور نقل کے اصول وضوابط اور ان کے ضمنی مباحث ہی اس کا موضوع ہیں۔

مالا یسع المحدث جهله:

تصنیف ابوحفص عمر بن عبدالمجید المیانجی ف ۵۸۰ھ کا ایک چھوٹا رسالہ ہے جو سات صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے عبدالفتاح ابوغدہ نے اپنی تحقیق کے ساتھ خمسۃ رسائل فی علوم الحدیث کے نام سے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجالۂ نافعہ

الحمدلله وكفٰى وسلام على عباده الذين اصطفٰى خصوصًا على سيدنا و مولانا محمد المجتبىٰ بدر الدجىٰ وصحبه نجوم الهدىٰ

امابعد! یہ رسالہ جو علم حدیث کے فوائد پر مشتمل ہے، نہایت عجلت میں لکھا گیا ہے، بڑا سود مند اور نہایت دل پسند رسالہ ہے۔

سبب تالیف

برادر عالی، جامع فضائل و کمالات سید قمر الدین حسینی ❶ ، جو شرافت کی آنکھ کا نور اور باغ سیادت کا پھول ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی سرداری عطا فرمائے اور دونوں جہان کی سعادت نصیب کرے۔ انھی کا ذوق وشوق اس رسالے کی تحریر و ترتیب کا باعث ہوا ہے۔

اس زمانے میں آپ کے خاطر عاطر میں یہ خیال آیا کہ اس پاکیزہ فن اور شریف علم سے رابطہ قائم کریں، آپ کا یہ خیال عزم راسخ بن گیا، تو اس ناچیز سے جو مسند افادہ و استفادہ پر بیٹھا ہوا ہے، اپنے حسن ظن کی وجہ سے اس کام کے لیے اجازت کی درخواست کی اور اس بار کے اُٹھانے میں مجھ سے مدد کے لیے فرمایا، اس ارشاد کے بموجب:

((اِنَّ اللّٰہ فِی اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٌ الا فتعرضوا لها تعرضًا نفحات الله)) ❷

---

❶ یہ شاہ صاحب کے شاگرد رشید تھے، آپ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور روایت حدیث کی سند بھی حاصل کی۔

❷ معجم الكبير للطبرانی: ۷۲۰، شرح السنة للبغوی: ۱۳۷۸، شعب الايمان للبيهقی: ۱۰۸۳، شیخ البانی نے السلسلة الضعيفة (۲۷۹۸) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بلاشبہ تمہارے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی خوشبوئیں ہیں، دیکھو اللہ تعالیٰ کی ان خوشبوؤں سے مستفید ہوتے رہو۔"

اس فن شریف کے تھوڑے سے متعلقات کو اِس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے اور بقیہ کو ان کی روشن اور پاکیزہ طبیعت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ذکاوتِ طبع، لطافت مزاج اور ہوش مندی میں نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں، چنانچہ ان کی نظم و نثر میں تصنیفات و تالیفات اس دعوے کی شاہد عادل اور گواہِ صادق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ جو کوئی اس رسالے کے مضامین پیش نظر رکھ کر فنون حدیث میں غور و فکر کرے گا وہ ان شاء اللہ تعالیٰ غلطی اور خطا سے محفوظ اور تصحیف و تحریف سے مامون رہے گا، نیز صحیح اور ضعیف حدیث کے پہچاننے کے لیے اس کے ہاتھ میں ایک عمدہ کسوٹی اور بہتر معیار ہوگا، جس کی بدولت وہ صحیح اور غیر صحیح کو پہچان سکے گا۔

وماتوفیقی اِلا باللہ علیہ توکلت و ھو حسبی و نعم الوکیل۔

◇◇◇◇◇◇

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل 1:

علم حدیث کے فوائد

اس فصل میں علم حدیث کے ان اغراض وفوائد کا بیان ہے جن سے طالب حدیث کا شوق بڑھ سکتا ہے اور وہ رغبت کرنے والے کی طلب میں تحریک اور اضافے کا موجب بن سکتے ہیں، نیز ان شرائط کا بیان ہے جو اس علم میں غور وخوض کے لیے درکار ہیں۔

واضح رہے، علم حدیث ایسی بزرگی اور شرافت کا حامل ہے کہ کوئی علم اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا، کیونکہ علم القرآن، عقائدِ اسلام، احکام شریعت اور اصول طریقت سب ہی رسول اللہ ﷺ کے بیان پر موقوف ہیں، تمام کشفی باتیں اور ساری عقلی چیزیں جب تک اِس ترازو میں نہ تلیں اور اس کسوٹی پر نہ کسی جائیں وہ لائق وقابل اعتماد نہیں ہو سکتی ہیں، لہٰذا یہی علم ایک ایسا صراف ❶ ہے جو تمام علوم کے زر وجواہر کو پرکھتا ہے، جو بھی تفسیروں کے طریقے اور وجوہ، احکام شریعت کی دلیلیں، عقائد اسلام کے ماخذ اور سلوک الی اللہ کے طریقے اس صراف کی پرکھ میں کھرے نکلیں گے وہی رواج پذیری کے لائق ہو سکتے ہیں اور جو کھوٹے ثابت ہوں گے وہ پھینکنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لہٰذا علم شریعت کا حکم ہی تمام علوم دینیہ پر چلتا ہے اور جناب رسالت مآب ﷺ کی اتباع اور پیروی اسی علم کی بدولت نصیب ہوتی ہے، جو حیات جاودانی کی دلیل راہ ہے اور دونوں جہان کا سرمایۂ سعادت ہے۔

غور وفکر کیا جائے اور گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر علم کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اس علم سے دل بستگی اور وابستگی کی وجہ سے نفس انسانی میں ایک خاص کیفیت خواہ بری ہو یا اچھی پیدا ہو جاتی ہے۔ علم حدیث سے وابستگی اور مزاولت انسان میں صحابیت کی

❶ ناقدین حدیث کو صراف اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ بھی صراف کی طرح احادیث میں سے کھرے کھوٹے کو الگ کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شان پیدا کر دیتی ہے کیونکہ صحابیت کے معنی دراصل رسول اللہ ﷺ کے جملہ احوال سے واقفیت اور ہر عبادت اور ہر عادت میں آپ کے اوضاع واطوار کا مشاہدہ کرنے کے ہیں اور یہ بات امتدادِ زمانہ کی وجہ سے اس شخص کی قوت مدرکہ اور متخیلہ میں جو اس علم سے وابستگی رکھتا ہے ایسی جم جاتی اور راسخ ہو جاتی ہے کہ مشاہدہ کے حکم میں ہوتی ہے، چنانچہ حسب ذیل شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اهل الحديث همو اهل النبي وان

لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

''اہل حدیث ہی اہل نبی ہیں اور انھیں گو رسالت مآب ﷺ کی صحبت حاصل نہیں، مگر آپ کے انفاس قدسیہ کے ساتھ شرفِ صحبت حاصل ہے۔''

اور محمد بن علی بن الحسین رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"من فقه الرجل بصيرته بالحديث او فطنته للحديث"

''انسان کی سمجھ کی بات یہ ہے کہ اس کو حدیث میں بصیرت حاصل ہو، یا فرمایا: وہ حدیث میں درک رکھتا ہو۔''

یہ ارشاد چونکہ ایک قسم کی خبر ہے اور خبر سچ اور جھوٹ دونوں باتوں کا احتمال رکھتی ہے تو اس علم کو حاصل کرنے کے لیے دو باتوں کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے:

1: راویانِ حدیث کے حالات کی چھان بین کرنا اور اُن سے واقفیت رکھنا۔

2: حدیث کے معنی سمجھنے میں نہایت احتیاط سے کام لینا، کیونکہ اگر پہلی بات میں کوتاہی ہوئی تو سچے اور جھوٹے میں تمیز باقی نہیں رہے گی، اور اگر دوسری بات میں احتیاط نہ کی گئی اور اس میں ذرا سی بھی کوتاہی ہوگئی تو مقصد غیر مقصد سے خلط ملط ہو جائے گا اور ان دونوں صورتوں میں اس علم سے جس فائدہ کی توقع تھی، وہ حاصل نہ ہو سکے گا، بلکہ فائدے کے بجائے نقصان ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا، معاذ اللہ من ذلک۔ لہٰذا ان دونوں باتوں سے بحث کرنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی بات: (راویانِ حدیث کے حالات کی چھان بین) صدرِ اوّل یعنی تابعین اور تبع تابعین کے زمانے سے لے کر بخاری اور مسلم کے زمانے تک (راویوں کے حالات کی دیکھ بھال کا) رنگ کچھ اور رہا ہے، اس دور میں ہر شہر اور ہر زمانے کے حالات سے بحث کرتے اور اُن کے حالات کی چھان بین کرتے تھے۔ جس کسی میں بددیانتی، جھوٹ اور حافظے کی کمزوری کی ذرا سی بھی بو محسوس کرتے تھے، اس کی بیان کی ہوئی حدیث کو قبول نہیں کرتے تھے، اسی وجہ سے انھوں نے راویوں کے حالات میں نہایت ضخیم اور مبسوط کتابیں لکھی ہیں، لیکن اس زمانے میں رنگ دوسرا ہے، اب وہ کتابیں جو صحاح کے ساتھ مخصوص ہیں اور اُن کے بعد وہ کتابیں جو قابل اعتبار ہیں اُن کو جدا جدا جاننا چاہیے اور وہ کتابیں جو نظر انداز کرنے کے لائق ہیں انھیں علیحدہ رکھنا چاہیے تاکہ باہم خلط ملط نہ ہو جائیں۔

اکثر متاخرین محدثین کے یہاں سے جب یہ تمیز و ترتیب جاتی رہی تو مجبوراً انھوں نے بعض مسائل میں جمہورِ سلف کا خلاف کیا اور غیر معتبر کتابوں میں جو حدیثیں دیکھیں اُنھی کو اپنی دلیل اور سند قرار دیا۔ اس موقعہ پر ہم والد ماجد قدس سرہ العزیز کی عبارت [1] پیش کرتے ہیں۔ جس سے حدیث کی کتابوں کی ترتیب اور ان کے مراتب واضح ہو جائیں گے، وہ فرماتے ہیں:

◆◇◆◇◆◇

[1] یہ عبارت شاہ ولی اللہ کی کتاب "انتباہ فی سلاسل الاولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ" سے نقل کی گئی ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے مکتبہ سلفیہ سے اسے شائع کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبقات کتب حدیث

حدیث کی کتابیں، صحت، شہرت اور قبولیت کے اعتبار سے کئی طبقوں پر مشتمل ہیں۔

(۱)......صحت سے ہماری یہ مراد ہے کہ مؤلف کتاب نے اس بات کی پابندی کی ہو کہ وہ صحیح ❶ یا حسن ❷ حدیثوں کے سوا اور کوئی حدیث اس میں درج نہیں کرے گا اور اگر اس میں کوئی ایسی حدیث درج کرتا ہے اور ساتھ ساتھ وہ اس کے ضعف ❸، غرابت ❹، علت ❺ اور شذوذ ❻ کو بھی بتا دیتا ہے تو پھر کچھ حرج نہیں، کیونکہ ضعیف، غریب اور معلول حدیث کو اُس کی خرابی کی وضاحت کے ساتھ کتاب میں درج کرنا کسی قسم کی قباحت کا موجب نہیں۔

(۲)......شہرت سے ہماری مراد یہ ہے محدثین کی جماعتیں یکے بعد دیگرے (ہر دور میں) اس کتاب کے ساتھ بطریق روایت، ضبطِ مشکل اور تخریج احادیث مشغول رہی ہیں تا آنکہ اس کی کوئی چیز بیان ہوئے بغیر نہ رہ گئی ہو۔

(۳)......قبولیت سے ہماری مراد یہ ہے کہ ناقدانِ حدیث اُس کتاب کو تسلیم کریں اور

---

❶ صحیح حدیث وہ ہے جس کے تمام راوی عادل اور ضابط ہوں اور اس کی سند متصل ہو، شاذ اور معلول نہ ہو۔

❷ حسن میں صحیح کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں البتہ اس کے بعض رواۃ خفیف الضبط ہوتے ہیں اور یہ صحیح کی طرح حجت ہوتی ہے۔

❸ جس حدیث میں صحیح و حسن حدیث کی شرائط نہ پائی جائیں وہ ضعیف ہوتی ہے۔

❹ سند کے کسی طبقہ میں صرف ایک ہی ناقل کا رہ جاتا ہے، ایسی حدیث کو غریب کہتے ہیں۔

❺ علت وہ نقصان ہے جو صحت حدیث میں ضرر کا باعث ہو، جس حدیث میں ایسی علت پائی جائے اسے معلول کہتے ہیں۔

❻ کسی راوی کا اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرنا شذوذ کہلاتا ہے۔ جس روایت میں کسی راوی نے اپنے سے ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو اسے شاذ کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر اعتراض نہ کریں اور اس کتاب کی حدیثوں کے متعلق مولف کتاب کا حکم اور فیصلہ درست سمجھیں اور فقہاء بغیر اختلاف اور بلا انکار کے اس سے استدلال کریں۔

پہلا طبقہ:

اس میں حدیث کی صرف تین کتابیں داخل ہیں:

1: موطا امام مالک

2: صحیح بخاری

3: صحیح مسلم

قاضی عیاض نے "مشارق الانوار" ❶ میں انہی تین کتابوں کی شرح کی ہے، یہ مشارق الانوار صنعانی کی مشارق الانوار ❷ کے علاوہ ہے جس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثوں کو ان کی سندیں اور قصے حذف کر کے جمع کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ان تینوں کتابوں کی حدیثوں کی شرح اور ضبطِ اسماء کے لیے قاضی عیاض کی کتاب مشارق الانوار کافی وشافی ہے۔

ان تینوں کتابوں میں باہم نسبت یہ ہے کہ موطا امام مالک گویا صحیحین کی اصل اور اُن کی ماخذ ہے اور اس کی شہرت بھی کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ امام مالک کے زمانہ ہی میں آپ سے ایک ہزار علماء نے موطا کی روایت کی ہے۔ جیسے امام شافعی، امام محمد، یحییٰ بن یحییٰ مصمودی، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن بکیر، ابو مصعب اور قعنبی وغیرہ،

نیز اس کتاب کی عدالت وضبطِ رجال پر سب کا اجماع ہے اور یہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، عراق، شام، یمن، مصر اور دیارِ مغرب میں مشہور ہے اور (بکثرت) شہروں کے فقیہوں کا مدار اِسی کتاب پر ہے۔ امام مالک کے زمانے میں اور آپ کے بعد بھی علماء نے موطا کی حدیثوں کی تخریج، اس کے متابعات اور شواہد کے جمع کرنے میں بڑی کوششیں کی ہیں، اور اس کے

❶ کتاب کا پورا نام مشارق الانوار فی صحاح الآثار ہے اور دار التراث قاہرہ سے دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

❷ اس کا پورا نام مشارق الانوار النبوية من صحاح الأخبار المصطفوية ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ غریبہ کی شرح، ضبطِ مشکلات اور ان کی وضاحت، فقیہانہ مسائل کا بیان، حدیث کی سندیں اور طرق روایت کے بیان میں اتنا اہتمام کیا ہے کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم بسط و تفصیل اور حدیثوں کی تعداد کے اعتبار سے ہر چند موطا سے دس گنی زیادہ ہوں گی، لیکن حدیثوں کی روایت کا طریقہ، راویوں کی جانچ پڑتال کا ڈھنگ، اعتبار اور استنباط کا اسلوب موطا ہی سے سیکھا ہے مگر اس کے باوجود یہ دونوں کتابیں تمام فرق اسلامیہ اور علمائے اسلام کی مخدوم ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی متخرجات لکھی ہیں، جیسے اسماعیلی ❶، اور ابو عوانہ ❷ اور بعض محدثین نے ان کے الفاظ غریبہ کی شرح لکھی ہے، مشکل الفاظ اور اسماء کو ضبط کیا ہے، مشکل مقامات کو حل کیا ہے، مسائل فقہیہ کو بیان کیا ہے اور راویوں کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

غرض یہ دونوں کتابیں شہرت اور قبولیت کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں۔ صاحب جامع الاصول ❹ نے فربری سے نقل کیا ہے کہ نوے ہزار علماء نے امام بخاری سے صحیح بخاری کا سماع کیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ان تینوں کتابوں کی حدیثیں سب سے زیادہ صحیح حدیثیں ہیں اگرچہ ان میں بعض حدیثیں بعض کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہیں اور اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو موطا کی اکثر مرفوع حدیثیں صحیح بخاری میں موجود ہیں، اس اعتبار سے گویا صحیح بخاری موطا کی جامع ہے البتہ آثارِ صحابہ و تابعین موطا میں زیادہ ہیں، لہٰذا ان تینوں کتابوں کو طبقہ

---

❶ احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی جرجانی (۲۷۷ھ۔۳۷۱ھ)۔

❷ ان کا پورا نام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی (۲۳۰ھ۔ ۳۱۶ھ) ہے۔ ان کی کتاب ''المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم'' کے نام سے اکیس ضخیم جلدوں میں جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ سے ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کی تحقیق جامعہ کے کلیہ حدیث کی ایک پوری ٹیم نے کی ہے۔

[نیز اس قیمتی کتاب میں ابواب بہت مفصل قائم کیے ہیں ہمیں ایسے لگتا ہے کہ امام ابو عوانہ نے اپنے استاد محترم امام مسلم کی فقاہت کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ الحسینوی]

❹ اس سے مراد ابن الاثیر جزری (م ۶۰۶ھ) کی کتاب جامع الاصول لاحادیث الرسول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولیٰ میں رکھنا چاہیے۔

دوسرا طبقہ

اس میں حدیث کی وہ تمام کتابیں داخل ہیں جن کی حدیثیں ان تینوں صفتوں (صحت، شہرت اور قبولیت) میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے درجے کو نہ پہنچ سکیں، لیکن مذکورہ بالا صفات میں وہ ان کے قریب قریب ہیں جیسے جامع ترمذی، سنن ابی داود، اور سنن نسائی کی حدیثیں ہیں کہ ان کے مولفین نے ان کتابوں میں تساہل اور تسامح کو ہرگز روا نہیں رکھا ہے اور جہاں تک ہو سکا ہے حدیث کی حالت اور علت بیان کر دی ہے اسی لیے علمائے اسلام میں انھیں شہرت حاصل ہے اور ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ ❶ (چھ صحیح کتابیں) کہتے ہیں۔

ابن الاثیر نے جامع الاصول میں ان ہی چھ کتابوں کی حدیثوں کو جمع کیا ہے اور الفاظ غریبہ کی شرح کی ہے، مشکلات کو ضبط کیا ہے، راویان حدیث کے ناموں اور دیگر متعلقات کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے، اس لحاظ سے گویا جامع الاصول ان چھ کتابوں کی شرح ہے، جیسے مشارق الانوار ان تینوں کتابوں (موطا اور صحیحین) کی شرح ہے۔ صاحب جامع الاصول نے سنن ابن ماجہ کو صحاح میں شمار نہیں کیا اور موطا کو صحاح میں چھٹی کتاب قرار دیا ہے اور یہی بات درست ہے، لیکن حضرت والد ماجد قدس سرہ فرماتے ہیں:

فقیر کے نزدیک ''مسند احمد'' دوسرے طبقہ میں داخل ہے اور وہی صحیح حدیث کے سقیم حدیث سے پہچاننے میں اصل اور مدار کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کس حدیث کی اصل ہے اور کس کی اصل نہیں ہے، اگرچہ مسند احمد میں ضعیف حدیثیں بھی بہت ہیں جن کا حال بیان نہیں کیا، تاہم جو ضعیف حدیثیں مسند میں پائی جاتی ہیں وہ ان حدیثوں سے بہتر نظر آتی ہیں جن حدیثوں کی متاخرین نے تصحیح کی ہے، علمائے حدیث وفقہ نے ان کو

---

❶ ان کو صحاح کہنا درست نہیں ہے کیونکہ سنن اربعہ میں ضعیف اور جھوٹی روایات موجود ہیں۔ بعض لوگ صحاح سے مراد لینا شروع کر دیتے ہیں کہ سنن اربعہ میں بھی بخاری و مسلم کی طرح تمام روایات صحیح ہیں جبکہ ایسا نہیں ہیں۔

[الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا پیشوا بنایا ہے اور درحقیقت مسند فن حدیث میں ایک رُکن اعظم ہے، اسی طرح سنن ابن ماجہ، گواس کی بعض حدیثیں نہایت ضعیف ہیں مگر اس کو بھی اسی طبقہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

تیسرا طبقہ:

اس طبقہ میں وہ حدیثیں داخل ہیں جنھیں علمائے متقدمین نے جو امام بخاری، اور امام مسلم سے پہلے ہوئے ہیں یا جو ان کے معاصر تھے یا جو اُن کے بعد ہوئے ہیں، انھوں نے ان حدیثوں کو اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے اور صحت کا التزام نہیں کیا اور نہ ان کی کتابیں شہرت اور قبولیت میں طبقہ اُولیٰ اور ثانیہ تک پہنچ سکی ہیں، اگر چہ ان کتابوں کے مولفین علوم حدیث میں ماہر اور ثقہ تھے اور عدالت کی صفات سے متصف تھے۔ ان کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف حدیثیں ہی نہیں پائی جاتی ہیں، بلکہ ان میں بعض حدیثیں ایسی بھی موجود ہیں جن پر موضوع ہونے کا اتہام ہے اور ان کتابوں کی حدیثوں کے اکثر راوی عدالت کی صفت سے متصف ہیں، بعض مستور الحال اور بعض مجہول ہیں اور اکثر حدیثیں ایسی ہیں جو فقہاء کے نزدیک معمول بہ نہیں ہیں بلکہ اجماع اور امت کا عمل ان کے خلاف ہے، ان کتابوں میں بھی باہم فرق مراتب ہے بعض کتابیں بعض سے قوی تر ہیں۔ ان کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں:

مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مسند دارمی، مسند ابی یعلی موصلی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ، مسند عبد ابن حمید، مسند ابوداؤد طیالسی، سنن دارقطنی، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، کتب بیہقی، کتب طحاوی، تصانیف طبرانی۔

چوتھا طبقہ:

اس طبقہ میں وہ حدیثیں داخل ہیں جن کا قرون اُولیٰ (دورِ صحابہ وتابعین) میں نام و نشان نہیں ملتا، مگر متاخرین علماء نے ان حدیثوں کو نقل کیا ہے۔ ان کے متعلق دو ہی صورتیں ممکن ہیں، یا تو سلف صالحین نے ان کی چھان بین کی ہے اور انھیں ان کی کوئی اصل نہیں ملی کہ وہ ان کو روایت کرتے، یا ان کی اصل تو پائی مگر ان میں علت اور قباحت دیکھ کر روایت سے گریز کیا، بہرحال دونوں صورتوں میں ان حدیثوں پر سے اعتماد اُٹھ گیا اور وہ اس قابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہیں کہ کسی عقیدہ یا عمل کے ثبوت کے لیے انھیں دلیل بنایا جائے، ایسی ہی باتوں کے لیے بعض مشائخ نے کیا خوب کہا ہے:

فـان كـنـت لاتـدرى فتـلـك مـصيبة
وان كـنـت تـدرى فـالـمصيبة اعظم
پس اگر تو نہیں جانتا تو یہ بھی مصیبت ہے
اور اگر تو جانتا ہے تو یہ بہت بڑی مصیبت ہے

اس قسم کی حدیثوں نے بہت سے محدثین کو غلطی میں مبتلا کیا ہے اور ان کتابوں میں حدیثوں کی بکثرت سندیں دیکھ کر دھوکہ کھا گئے اور ان کے متواتر ہونے کا حکم لگا بیٹھے اور جزم ویقین کے مواقع پر طبقہ اُولیٰ اور ثانیہ کی حدیثوں کو چھوڑ کر اس قسم کی حدیثوں کو سند قرار دے کر ایک نیا مذہب بنایا ہے۔ اس قسم کی حدیثوں کی کتابیں بڑی تصنیف ہوئی ہیں، چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

1: امام بیہقی کی معروف کتب یہ ہیں: معـرفة السـنـن والآثـار، سنن الكبرىٰ، السـنـن الـصـغيـر، كتاب الاسماء والصفات، شعب الايمان، كتاب الزهد الكبير، اثبات عذاب القبر.

2: امام طحاوی کی مشہور کتابیں: شـرح مـعـانـی الآثـار، مشكل الآثار، مختصر الـطـحـاوی، عـقيده الطحاويه كتاب الضعفاء ازابن حبان، تصانيف حاكم ❶، كتـاب الـضـعـفـاء ازعـقيلی، كتاب الكامل ازابن عدی، تصانيف ابن مردويه ❷، ....

❶ امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری کی چند معروف کتب یہ ہیں: الـمـدخـل، الـمستدرك عـلـى الصحيحين، معرفة علوم الحديث، تاريخ نيسابور۔

❷ تصانیف ابن مردویہ سے مراد حافظ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک اصبہانی (م ۴۱۰ھ) کی تصانیف ہیں۔ ان کی تصانیف میں سے مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں: تـاريـخ اصـفـهـان، تفسير المسند للقرآن، المستخرج على جامع الصحيح للبخاری، الجامع المختصر فی الطب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصانیف خطیب ❶، تصانیف ابن شاہین ❷ تفسیر ابن جریر، فردوس دیلمی بلکہ اس کی تمام تصانیف، تصانیف ابی نعیم، تصانیف جوزقانی، تصانیف ابن عساکر، تصانیف ابوالشیخ اور تصانیف ابن نجار۔

مناقب ومثالب کے بیان میں اکثر حدیثیں گھڑی گئی ہیں اور صحت میں تساہل سے کام لیا گیا ہے۔ اسی طرح تفسیر اور اسباب نزول کے بیان میں، تاریخ اور بنی اسرائیل کے واقعات اور انبیاء سابقین کے قصوں میں، شہروں کے فضائل، کھانے پینے کی چیزوں اور حیوانات کے تذکرہ میں اکثر موضوع حدیثیں ہیں۔ طب، ٹوٹکے، جھاڑ پھونک، عزیمتوں اور دعوات میں اور نوافل کے اجروثواب میں بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا ہے۔ ابن الجوزی نے کتاب الموضوعات میں اس قسم کی بیشتر حدیثوں پر جرح وقدح کی ہے اور ان کے موضوع ہونے کے دلائل پیش کیے ہیں اور کتاب تنزیہ الشریعہ ایسی حدیثوں کی نشاندہی کے لیے کافی ہے۔ اکثر شاذ و نادر مسائل جیسے رسالت مآب ﷺ کے والدین کا اسلام لانا یا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پیروں پر مسح کرنے کی روایتیں یا ان ہی جیسے شاذ و نادر مسائل انہی کتابوں کی حدیثوں سے نکلے ہیں اور شیخ جلال الدین سیوطی کے رسائل ونوادر کا سرمایہ یہی کتابیں ہیں، لہٰذا ان کتابوں کی حدیثوں میں مشغول رہنا اور اُن سے احکام استنباط کرنا مفید کام نہیں ہے، اس پر بھی اگر کسی کے دل میں ان کتابوں کی تحقیق کی خواہش ہو تو ان حدیثوں کے راویوں کا پتہ چلانے کے لیے ذہبی کی کتاب میزان الاعتدال اور ابن حجر عسقلانی کی لسان المیزان اس

❶ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن مہدی بغدادی، (م۴۶۳ھ) کی تصانیف مراد ہیں، ان کی چند تالیفات کے نام یہ ہیں: شرف اصحاب الحدیث، کتاب الکفایہ، کتاب المتفق والمفترق، کتاب السابق واللاحق، الاحتجاج للشافعی، اقتضاء العلم العمل، تاریخ بغداد، التبیین لاسماء المدلسین۔

❷ تالیفات ابن شاہین سے مراد حافظ ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب البغدادی (م۳۸۵ھ) کی تصانیف ہیں۔ ان کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: التفسیر الکبیر، کتاب التاریخ، المسند، کتاب الزھد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کام آسکتی ہیں اور الفاظ غریبہ کی شرح اور ماڈوں کی تحقیق اور حدیثوں کی توجیہوں کے لیے شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی کی کتاب مجمع البحار ❶ سب سے بے پروا کر دیتی ہے۔

جب حدیث کی کتابوں کی ترتیب معلوم ہو گئی اور موطا اور صحیحین کا طبقۂ اُولیٰ میں ہونا معلوم ہو گیا تو ان ہی میں کتابوں کی تحقیق میں زیادہ اہتمام مناسب ہے اور ان کے بعد بقیہ صحاح ستہ میں مشغول ہونا چاہیے۔ ظن غالب ہے کہ موطا اور صحیحین کی تحقیق کے بعد صحاح ستہ کی تحقیق کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے اور بہت ہی تھوڑا حصہ باقی رہ جاتا ہے، اس لیے بحث ان ہی تین کتابوں کے متعلق فوائد پر منحصر ہے۔

◆◇◆◇◆◇

❶ یہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی (م ۹۸۶ھ) کی تالیف ہے۔ اس کا پورا نام مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار ہے۔ تین جلدوں میں مطبع نول کشور لکھنؤ سے ۱۲۸۳ھ میں شائع ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض راویوں کے ناموں کی تحقیق اور ضبط کا بیان

فائدہ: یہ ہے کہ حدیث کی کتابوں میں ہر جگہ لفظ سلام کو لام کی تشدید کے ساتھ پڑھنا چاہیے، مگر پانچ جگہ لام مشدد نہیں ہے۔

1: عبداللہ بن سلام کے والد کا نا "سلام" ہے جو علمائے یہود میں زبردست عالم تھے، حضور ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد ایمان لائے اور دنیا ہی میں جنتی ہونے کی خوشخبری سنی۔

2: محمد بن سلام بیکندی کے والد جو امام بخاری کے استاد تھے۔ بیکند، ب کے زیر اور ی کے سکون کے ساتھ ہے، یہ تاشقند کی طرح ایک بستی کا نام ہے اور بخارا کے مضافات میں سے ہے۔

3: سلام بن محمد بن ناہض المقدسی، یہ صحاح ستہ کے راویوں میں سے نہیں ہیں، لیکن حافظ ابو طالب اور طبرانی نے ان سے روایت کی ہے اور ان کو سلامہ کے نام سے یاد کیا ہے۔

4: محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی معتزلی کا دادا یہ بھی صحاح ستہ کے راویوں میں سے نہیں ہے۔

5: سلام بن ابی الحقیق جو یہودی تھا اور حضور اکرم ﷺ سے بڑی دشمنی اور عداوت رکھتا تھا، اس کی شرارت اور فساد کا ذکر بہت سی حدیثوں میں آتا ہے۔

ان پانچ ناموں کو تخفیفِ لام کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

فائدہ: عمارہ جس جگہ بھی ہوگا عین مہملہ کے پیش کے ساتھ ہوگا، مگر ابی بن عمارہ صحابی رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عین کی زیر کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: کریز جہاں بھی کاف کے زبر سے آئے وہ قبیلہ خزاعہ میں سے ہے اور جہاں کاف کے پیش کے ساتھ آئے گا اور مصغّر ہوگا وہ قبیلہ عبد شمس سے ہے، یعنی جس کا نام کریز ہے اس کا نسب دیکھنا چاہیے اگر خزاعی ہے تو وہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور عبشمی (قبیلہ عبد شمس سے) ہے تو اُس کو کُریز پڑھنا چاہیے۔

فائدہ: حزام، اگر اِس نام کا راوی قرشی ہے تو اس کو زائے معجمہ اور حائے مہملہ کے زیر کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور اگر انصاری ہے تو حائے مہملہ کے زبر اور رائے مہملہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

فائدہ: عِسل ہر جگہ عین مہملہ اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے، مگر عسل بن ذکوان الاخباری البصری عین اور سین مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ البتہ یہ صحیحین کے راویوں میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: غَنّام ہر جگہ غین معجمہ اور نون مشدّد پر زبر کے ساتھ ہے مگر عثام بن علی العامری الکوفی عین مہملہ اور ثائے مثلثہ کی تشدید کے ساتھ ہے اور پہلی قسم سے حضرت غنام بن اوس رضی اللہ عنہ صحابی بدری کا نام ہے۔

فائدہ: قمیر ہر جگہ قمر کی تصغیر ہے اور مرد کا نام مگر قَمیر مسروق بن الاجدع کی بیوی اور عمرو کی بیٹی کا نام ہے اس کو طویل کے وزن پر پڑھنا چاہیے۔

فائدہ: مسور ہر جگہ اسم آلہ مِضرَبٌ کے وزن پر ہے مگر دو راویوں کا نام جن سے ایک مسوَّر بن یزید صحابی اور دوسرے مسور بن عبدالملک الیربوعی ہیں، ان دونوں کو محمد کے وزن پر پڑھنا چاہیے۔

بعض نسبتوں کا بیان

فائدہ: جس جگہ بھی لفظ جمال آئے وہ جیم کے ساتھ ہے مگر موسیٰ بن ہارون الحمّال کے باپ کا نام حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

فائدہ: عبسی اس شکل سے اگر بصریوں کی سندوں میں آجائے تو اس کو عیشی پڑھنا چاہیے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عیش کی طرف نسبت ہے جو موت کی ضد اور اگر کوفیوں کی سندوں میں آئے تو عبسی بائے موحدہ اور سین مہملہ سے پڑھا جائے اور اگر شامیوں کی سندوں میں آئے تو عنسی پڑھنا چاہیے، یعنی بائے موحدہ کے بجائے نون کے ساتھ پڑھیں۔

اِس فن کی ایک پر لطف بات یہ ہے کہ اگر کسی جگہ تصحیف (لفظی تغیر) ہو جائے تو غلطی شمار نہیں ہوتی، جس طرح سے بھی پڑھ لیں ٹھیک ہے، جیسے عیسیٰ ابن ابی عیسیٰ الحناط اور مسلم خباط، اگر ان دونوں کو گندم فروشی کی نسبت کے اعتبار سے حناط پڑھیں تو بھی ٹھیک ہے اور اگر خبط فروشی کی حیثیت سے خباط پڑھیں تو بھی صحیح ہے۔ خبط خائے مہملہ اور بائے موحدہ کے زیر کے ساتھ ببُول کے پتوں کو کہتے ہیں جن کو چوپایوں کے لیے اکٹھا کر کے بیچتے ہیں اور سلائی کے پیشہ کی طرف نسبت کے اعتبار سے اگر خیّاط پڑھیں تو بھی درست ہے کیونکہ ان دونوں راویوں نے یکے بعد دیگرے تینوں پیشے اختیار کیے تھے، لیکن اوّل میں حناط گندم فروشی کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہے اور دوسرے میں خباطی یعنی خبط فروش زیادہ معروف ہے۔

دیگر ناموں کا بیان

موطا اور صحیحین میں جہاں بھی یسار آئے گا تو اس کو سین مہملہ سے پہلے یائے تحتیہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے مگر محمد بن بشار کا نام بائے موحدہ اور شین معجمہ کے ساتھ، موصوف امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔

موطا اور صحیحین میں جہاں لفظ بشر آئے، اس کو بائے موحدہ کے زیر اور شین معجمہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے مگر چار راویوں کے نام بائے موحدہ کے پیش اور سین مہملہ کے ساتھ وارد ہیں۔

1: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابیہ۔ 2: بسر بن سعید۔
3: بسر بن عبید اللہ حضرمی۔ 4: بسر بن محجن۔

ان تینوں کتابوں میں جہاں بھی لفظ بشیر جو بشارت بمعنی خوشخبری سے ماخوذ ہے اس کو طویل کے وزن پر پڑھنا چاہیے، مگر چار راویوں کے نام مصغر آئے ہیں۔ ان میں سے دو بشیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن کعب عدوی اور بشیر بن یسار، شین معجمہ کے ساتھ ہیں اور دو سین مہملہ سے وارد ہیں جنھیں یائے تحتیہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے، یسیر بن عمرا اور دوسرے کو نون کے ساتھ پڑھنا چاہیے، وہ قطن بن نسیر کے باپ کا نام ہے۔

فائدہ: یزید کا ہمشکل لفظ جہاں آئے وہ زیادہ سے مضارع معروف غائب کا صیغہ ہے مگر تین راوی:

1: برید بن عبداللہ بن ابی بردہ، بائے موحدہ کے پیش اور رائے مہملہ کے فتح کے ساتھ ہے جو برد بمعنی اولہ کی تصغیر ہے۔

2: محمد بن عرعرۃ بن البرند کے دادا کا نام ہے جو بائے موحدہ کے زیر اور رائے مہملہ اور نون ساکن کے ساتھ وارد ہے۔ بعض محدثین دونوں (باء اور راء) پر فتح پڑھتے ہیں اور علی بن ہاشم بن البرید کے دادا کا نام بائے موحدہ کے زیر اور یائے تحتیہ کے زیر سے پڑھتے ہیں۔

فائدہ: جہاں بھی براء آتے اس کو مخفف پڑھنا چاہیے اور اس کی با کو مفتوح سمجھنا چاہیے مگر دو راویوں کے نام۔

1: ابوالعالیہ البرّاء۔

2: ابومعشر البرّاء کو با کے فتح اور را کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

فائدہ: حارثہ کی شکل کے نام کو حائے مہملہ، رائے مکسورہ اور ثائے مثلثہ مفتوحہ سے پڑھنا چاہیے مگر چار جگہ جیم، را اور یائے تحتیہ کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔

1: جاریہ بن قدامہ 2: یزید بن جاریہ

3: عمرو بن سفیان بن اسید بن جاریہ 4: الاسود بن العلاء بن جاریہ

فائدہ: جریر کی صورت ہر جگہ جیم اور رائے مہملہ کی تکرار کے ساتھ سمجھنی چاہیے مگر دو راویوں کے نام ایسے آئے ہیں جن کے پہلے حائے مہملہ اور زائے منقوطہ ہے۔

1: حریز بن عثمان الرحبی جو کوفہ کے محلہ رحب کی طرف منسوب ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2: ابو حریز عبداللہ بن حسین جو عکرمہ سے راوی ہیں۔

فائدہ: خراش ہر جگہ خائے معجمہ کے ساتھ آیا ہے مگر ربعی بن حراش کے باپ کا نام حائے مہملہ سے وارد ہوا ہے۔

فائدہ: حصین ہر جگہ مصغر ہے اور صاد مہملہ کے ساتھ ہے مگر ابو حصین عثمان بن عاصم طویل کے وزن پر ہے اور حضین بن المنذر ابو ساسان بصیغۂ تصغیر ضاد معجمہ کے ساتھ ہے۔

حازم ان تینوں کتابوں میں ہر جگہ حائے مہملہ اور زائے منقوطہ کے ساتھ مگر ابو معاویہ محمد بن خازم کا باپ جو ضریر کوفی سے مشہور ہے اور اعمش کا شاگرد ہے وہ خائے معجمہ سے ہے۔

حَبّان بن منقذ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کا دادا اور حبان بن واسع اور اس کا دادا نیز حبان بن ہلال میں اس جگہ حا پر زبر اور با کو مشدد پڑھنا چاہیے اور حِبّان بن عطیہ، حِبّان بن موسیٰ اور حِبّان بن العرفہ میں حا مکسورہ اور با کو مشدد پڑھنا چاہیے۔

حبیب کو ہر جگہ حائے مہملہ پر زبر اور بائے موحدہ پر زیر کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ یہ حُبّ اور محبۃ سے طویل کے وزن پر ہے مگر تین جگہ خائے معجمہ کے پیش کے ساتھ مصغر سمجھنا چاہیے جو خبابت بمعنی دانائی مصدر سے بنایا ہے۔

1: خبیب بن عدی۔ 2: خبیب بن عبدالرحمٰن

3: ابو خبیب حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

حکیم ہر جگہ حکمت سے طویل کے وزن پر پڑھنا چاہیے مگر رزیق بن حکیم بن عبداللہ اور حکیم بن عبداللہ حَکَم کی تصغیر ہے۔

رباح ہر جگہ بائے موحدہ اور را کے زبر کے ساتھ ہے، مگر ابو قیس زیاد بن ریاح کے باپ کا نام یائے تحتیہ اور را کے زیر کے ساتھ ہے۔

زُبَید، اس کو صحیحین میں زائے منقوطہ کے پیش اور بائے موحدہ کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔ یہ زبد بمعنی مکھن کی تصغیر ہے اور موطا میں زُیید پڑھنا چاہیے جو مشہور نام زید کی تصغیر ہے۔

سُلیم ان تینوں کتابوں میں ہر جگہ تصغیر کے صیغہ کے ساتھ وارد ہے مگر سلیم بن حیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طویل کے وزن پر ہے۔

سلم ہر جگہ سین کے زبر اور لام کے سکون کے ساتھ آیا ہے۔

شریح ہر جگہ شین معجمہ کے پیش اور آخر میں حائے مہملہ کے ساتھ ہے، مگر تین راوی سین مہملہ اور جیم سے بھی وارد ہیں:

1: سریج بن یونس 2: سریج بن النعمان

3: احمد بن ابی سریج

سلیمان ہر جگہ مشہور پیغمبر کا نام ہے، مگر چھ راوی:

1: سلمان فارسی 2: سلمان بن عامر ضبی

3: سلمان الاغر 4: عبدالرحمٰن بن سلمان

5: ابو حازم، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ان کا نام بھی سلمان ہے۔

6: ابو رجاء حضرت ابو قلابہ کا نام بھی سلمان ہے۔

سلمہ ہر جگہ لام کے زبر کے ساتھ وارد ہے مگر دو جگہ اس کو لام کے زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

1: عمرو بن سلمہ الجرمی جو بصرہ کی مسجد کا تھا۔

2: بنو سلمہ جو انصار کا قبیلہ تھا۔

عبیدہ ہر جگہ مصغر آیا ہے مگر چار جگہ:

1: عَبیدہ سلمانی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ 2: عبیدہ بن حمید

3: عبیدہ بن سفیان

4: عامر بن عبیدۃ الباہلی، مصغر نہیں ہیں۔

عبادہ ہر جگہ عین کے پیش اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ ہے، مگر محمد بن عبادہ الواسطی جو امام بخاری کے اُستاد ہیں، وہ عین کے زبر کے ساتھ ہے۔

عبدہ ہر جگہ عین کے زبر اور بائے موحدہ کے سکون سے ہے مگر عامر بن عبدہ جو صحیح مسلم کے خطبہ میں وارد ہے اس کو عین اور با دونوں پر زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیے، اور اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نخالہ بن عبادہ بھی ہے۔

عَبّاد ہر جگہ عین کے زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ وارد ہے مگر قیس بن عُباد عین کے پیش اور بائے موحدہ کی تخفیف کے ساتھ آیا ہے۔

عَقیل عین کے زبر اور قاف کے زیر کے ساتھ آیا ہے مگر تین راوی مصغر وارد ہیں:

1: عقیل بن خالد 2: یحییٰ بن عقیل

③: بنو عقیل مشہور قبیلہ ہے۔

واقد ہر جگہ قاف کے ساتھ ہے۔

نضر اگر لام تعریف کے ساتھ آئے تو ضاد معجمہ سے پڑھنا چاہیے، جیسے ابی النضر اور النضر بن الحارث اور اگر بغیر لام تعریف کے آئے تو صاد مہملہ سے پڑھنا چاہیے، یہ اصطلاحی فرق ہے جو کتابت میں امتیاز کی غرض سے اختیار کیا گیا ہے جیسے عمر اور عمرو میں کیا ہے۔

عبید اور حمید ہر جگہ مصغر ہے۔

ایلی، ایلہ کی طرف منسوب ہے جو حدود شام میں ایک شہر ہے، یہ ہمزہ کے زبر اور یائے تحتیہ کے سکون اور لام کی تخفیف کے ساتھ وارا ہوا ہے۔ یہ اس صورت میں اُبلی سے جو اُبلہ ہمزہ اور بائے موحدہ کے پیش اور لام مشدد سے مشتبہ ہو جاتا ہے لیکن صحیحین میں کوئی راوی اُبلی کی نسبت والا نہیں آیا اور جو ہے بھی تو اس کی نسبت مذکور نہیں ہے، جیسے شیبان بن فروخ کہ ان سے امام مسلم نے روایت کی ہے مگر ان کی نسبت میں لفظ اُبلی ذکر نہیں کیا ہے۔

بزاز ہر جگہ دو زائے منقوطہ سے ہے یعنی کپڑا بیچنے والا۔ یہ بَزّ سے مشتق ہے جو کپڑے کے معنی میں آتا ہے، مگر دو راوی بزار ہیں۔ بزار عربی میں بزر فروش کو کہتے ہیں یعنی تخم فروش کو بولتے ہیں اور ایسے پیشے والے کو ہندی میں پنساری کہتے ہیں۔

البصری ہر جگہ بائے موحدہ کے ساتھ، شہر بصرہ کی طرف نسبت ہے مگر تین راوی نون سے وارد ہیں اور وہ ایک مشہور قبیلہ بنی نصر کی طرف منسوب ہیں۔

1: مالک بن اوس النصری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2: عبدالواحد بن عبداللہ النصری

3: سالم بن فلاں جو نصریین کا مولیٰ (غلام) ہے۔

الثوری ہر جگہ ثائے مثلثہ سے ہے مگر ابو یعلی محمد بن الصلت التوزی جو تائے مثناۃ فوقانیہ اور تشدید واو کے ساتھ ہے، توز کی طرف نسبت ہے جس کے آخر میں زائے منقوطہ ہے۔

جُزیری ہر جگہ جیم کے ساتھ ہے اور مصغر ہے مگر یحییٰ بن ایوب جریری جیم کے زبر سے وارد ہے اور یحییٰ بن بشر حریری جو بخاری اور مسلم کے استاد ہیں، حائے مہملہ کے زبر سے آئے ہیں، اور حریر (ریشم) کی طرف منسوب ہیں۔

السلمی ہر جگہ لام کے زبر سے آیا ہے اور محدثین ان راویوں کو جو انصار کے قبیلہ بنی سلمہ کی طرف منسوب ہیں لام کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

الہمدانی، ہر جگہ سکون میم کے ساتھ قبیلہ ہمدان کی طرف منسوب ہے، لیکن ہمدان میم کے زبر سے عراق عجم کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے، صحیحین میں اس شہر کی طرف نسبت نہیں آئی ہے۔

فائدہ: ...... محدثین کا یہ قاعدہ ہے کہ وہ راوی کی کنیت، نسبت اور صنعت کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی غرض اس عمل سے احتیاط کامل کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ کبھی تو نام مشترک ہوتا ہے اور کبھی فقط کنیت مشترک [1] ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں راوی اور غیر راوی میں امتیاز بغیر مبالغہ اور کامل احتیاط برتے نہیں ہوسکتا ہے (لہٰذا ایسی صورت میں کنیت، نسبت اور صنعت کا ذکر ضروری ہوتا ہے) بلکہ بعض جگہ راوی کا نام اور اس کے باپ کا نام بھی مشترک ہوتا ہے، چنانچہ محدثین نے لکھا ہے کہ خلیل بن احمد نام کے چھ شخص گزرے ہیں اور انس بن مالک نام کے پانچ شخص ہوئے ہیں اور کسی کسی راوی کا نام، اُس کے باپ کا نام اور اس کے دادا کا نام

---

[1] جب دو راوی ہم نام اور ہم عصر ہوں، اور ایک ہی استاد کے شاگرد ہوں تو سخت اشتباہ ہو جاتا ہے۔ محدثین اصطلاح میں اسماء کی ایسی قسم کو جو خط اور لفظ میں ایک ہوتی ہے اور مسمیٰ کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، المتفق والمفترق کہتے ہیں۔ خطیب بغدادی کی اس موضوع پر مستقل کتاب بنام "تلخیص المتشابہ" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مشترک واقع ہوا ہے، چنانچہ احمد بن جعفر بن احمدان چار شخص ہیں اور خود ان کا نام اور ان کے باپ کا نام اور ان کے دادا کا نام ایک ہی ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو شخص ہیں اور بعض کنیت اور نسبت ایک سی ہوتی ہیں، چنانچہ ابو عمران جونی دو شخص ہیں، ایک کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور دوسرے کا موسیٰ بن سہل ہے اور اسی طرح ابو بکر بن عیاش بھی تین راوی ہیں۔

غرض محدثین کی اِس قدر چھان بین کو بے کار نہیں سمجھنا چاہیے، اُن کا اِس سے مقصد راویوں میں باہم امتیاز کرنے میں پوری پوری احتیار کرنا ہوتا ہے تا کہ ضعیف راوی، ثقہ راوی سے مشتبہ نہ ہو سکے اور اگر دونوں راوی عدالت اور وثوق کی صفت میں برابر ہوں تو اشتباہ مضر نہیں ہوتا۔ لیکن محدثین کے یہاں اس میں امتیاز کے لیے قرائن اور اشارات ہیں مثلاً سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ میں اُن کے شیوخ اور شاگردوں سے تمیز ہوتی ہے اور اگر اُستاد اور شاگرد بھی ہم نام اور ہم نسبت ہوں تو امتیاز نہایت دشوار ہوتا ہے اور ایسے ہی مواقع پر محدث ہونے کا امتحان ہوتا ہے۔

بصرہ میں فن حدیث کے ایک زمانے میں دو امام موجود تھے جنھیں حمادین کہتے ہیں۔

1: حماد بن زید بن درہم 2: حماد بن سلمہ

لہٰذا صحیحین میں جہاں بھی عارم سے روایت آئے، اس کو حماد سے سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ حماد بن زید ہیں اور اگر...... موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی راوی ہوگا تو پھر حماد بن سلمہ مراد ہوتا ہے۔

صحیحین میں عبداللہ بغیر کسی قید کے آئے تو صحابہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مراد ہوتے ہیں اور آئمہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مبارک۔

ابو جمرہ جیم اور رائے مہملہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں اور ابو حمزہ حائے مہملہ اور زائے منقوطہ سے بھی حضرت عبداللہ بن عباس کا ایک شاگرد (مراد) ہے۔ شعبہ نے ان دونوں سے روایت کی ہے لہٰذا اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ جس وقت مطلق ابو جمرہ کہتے ہیں نصر بن عمران مراد ہوتے ہیں جو کہ جیم سے ہیں اور جس وقت وہ نسب سے مقید کرتے ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمزہ حائے مہملہ سے مراد ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

کسی جگہ ماں کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہو جاتا ہے لیکن غور وخوض سے پتہ چلتا ہے کہ ماں کا نام ہے اور باپ کا نام نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں معاذ اور معوذ بن ابی عفراء آیا ہے اور حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما دونوں عفراء کے بیٹے ہیں اور اس میں عفراء ان کی ماں کا نام ہے اور ان کے باپ کا نام حارث ہے۔ بعض روایتوں میں بلال رضی اللہ عنہ بن حمامہ آیا ہے، کہ وہ بلال رضی اللہ عنہ بن رباح ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، ان کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ نیز صحیحین میں عبداللہ بن بحینہ کا نام آیا ہے، بحینہ ان کی ماں کا نام ہے اور ان کے باپ کا نام مالک ہے اور بعض جگہ اس طرح جمع کر کے کہہ دیا ہے، عبداللہ بن مالک ابن بحینہ۔ ایسی صورت میں ان کی ماں اور ان کے دادا میں اشتباہ ہو جاتا ہے لہٰذا یہ اصول بنالیا گیا ہے کہ مالک اور بحینہ میں ابن کے الف کو قائم رکھتے ہیں اور گراتے نہیں ہیں تاکہ معلوم رہے کہ یہ عبداللہ کی صفت ہے مالک کی صفت نہیں ہے۔ اسی طرح محمد ابن الحنفیہ میں ہے کہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور حنفیہ ان کی ماں کی طرف نسبت ہے اور ان کا نام خولہ بنت جعفر تھا اور جعفر یمامہ اور بنی حنفیہ کے سردار تھے، جس طرح اسماعیل بن عُلَیّہ ہے کہ ان کے باپ کا نام ابراہیم ہے۔

ایک شخص کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرنا حدیث کی کتابوں میں بکثرت موجود ہے بلکہ محاورات میں نہایت عام اور مشہور ہے، چنانچہ "انا ابن عبدالمطلب" اس کی نہایت واضح دلیل ہے اور اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ کبھی دادی کی طرف بھی نسبت کر دیتے ہیں، جیسے یعلی بن منیہ...... کہ منیہ ان کی دادی کا نام ہے جو اُن کے باپ کی ماں تھیں اور بشیر بن الخصاصیہ بھی اسی طرح سے ہے اور جو دادا سے منسوب ہیں وہ تو بہت ہیں، جیسے ابوعبیدہ بن الجراح کہ ان کے والد کا نام عبداللہ بن الجراح ہے اور ابن جریج کہ ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز جریج ہے اور احمد بن حنبل کہ ان کے والد کا نام محمد ہے اور متبنّیٰ ہونے کی وجہ سے اس شخص کی طرف نسبت کر دیتے ہیں جس کا وہ منہ بولا بیٹا ہوتا ہے، جیسے مقداد رضی اللہ عنہ بن الاسود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اصل میں مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے، ان کی پرورش چونکہ اسود بن عبد یغوث زہری قرشی نے کی تھی اور اس نے انھیں گود لے لیا تھا اس لیے اس کی طرف نسبت سے مشہور ہو گئے اور اسی طرح حسن بن دینار ہے کہ اصل میں حسن بن واصل ہے اور دینار ان کی ماں کا خاوند تھا۔

فائدہ: ...... واضح رہے کہ حدیث کی کتابوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم کو جامع کہتے ہیں۔ جامع محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں مقررہ آٹھ قسم کی حدیثیں پائی جاتی ہیں، یعنی:

1: عقائد کی حدیثیں

2: احکام کی حدیثیں

3: رقاق کی حدیثیں

4: کھانے پینے، سفر و حضر، نشست و برخاست کے آداب کی حدیثیں

5: تفسیر سے متعلق حدیثیں۔

6: تاریخ و سیر سے متعلق حدیثیں

7: فتنوں سے متعلق حدیثیں

8: فضائل و مناقب سے متعلق حدیثیں۔

محدثین نے ان مذکورہ بالا آٹھ فنون میں سے ہر فن پر جداگانہ تالیفات کی ہیں، عقائد کی حدیثوں کو علم التوحید والصفات کے نام سے یاد کرتے ہیں، جیسے ابو بکر بن خزیمہ کی کتاب التوحید مشہور کتاب ہے۔ اور امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات ہے اور احادیث احکام کا نام سنن (۵۰) [1] ہے، یہ کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک فقہی ابواب کی ترتیب مرتب پر ہوتی ہے۔ اس موضوع پر نہایت کثرت سے کتابیں لکھی گئی ہیں اور احادیث رقاق کا نام علم

[1] (۵۰) سنن: اصطلاح میں ان کتابوں کو کہتے ہیں جو ابواب فقہیہ پر مرتب ہوتی ہیں۔ یاد رہے کہ کتب سنن اور کتب السنۃ دو جداگانہ قسمیں ہیں اور دونوں میں باہم بڑا فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزہد والسلوک ہے۔ امام احمد، عبداللہ بن المبارک وغیرہ محدثین نے کتاب الزہد کے نام سے جداگانہ کتابیں لکھی ہیں اور احادیث آداب کا نام علم الادب ہے۔ اس فن میں امام بخاری کی نہایت مبسوط کتاب موجود ہے جس کو الادب المفرد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ تفسیر سے متعلق حدیثوں کو تفسیر کہتے ہیں۔ تفسیر ابن مردویہ، تفسیر دیلمی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیروں میں بہت مشہور کتابیں ہیں اور شیخ جلال الدین سیوطی کی کتاب الدر المنثور ان تمام کتابوں کی جامع ہے۔

تاریخ وسیر کی حدیثوں کی دو قسمیں کی گئی ہیں:

(1)...... وہ حدیثیں جو آسمان وزمین، حیوانات، جنات، شیاطین، فرشتوں کی پیدائش، گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور پہلی امتوں سے متعلق ہیں، اس قسم کی حدیثوں کو بدء الخلق کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(2)...... وہ حدیثیں جو ہمارے پیغمبر ﷺ کے وجود باجود اور صحابہ کرام اور آپ کے آل عظام سے متعلق ہیں اور سرور کائنات ﷺ کی پیدائش سے وفات تک کے حالات پر مشتمل ہیں، وہ ''سیر'' کے نام سے موسوم ہیں۔ سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، سیر ملا عمر، اس موضوع پر اور بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور فی الوقت اگر میر جمال الدین محدث حسینی کی کتاب ''روضۃ الاحباب'' کا نسخہ صحیحہ مل جائے جو الحاق اور تحریف سے پاک ہو تو وہ اِس موضوع پر سب سے بہتر کتاب ہے، اور مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث، اور ''سیرت شامیہ'' اور ''مواہب لدنیہ'' سیرت کی کتابوں میں سب سے بڑی کتابیں ہیں اور احادیث فتن کا نام علم الفتن ہے۔ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن نہایت بسط وتفصیل سے لکھی ہے، جس میں رطب ویابس سب کچھ جمع کر دیا ہے۔ اوروں نے بھی اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں اور فضائل ومناقب کے ذخیرۂ احادیث کو علم المناقب کہتے ہیں۔ اس موضوع پر بھی قسم قسم کی متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ خصوصاً بعض محدثین نے بعض آل واصحاب کے مناقب پر کسی خاص غرض سے مستقل لکھی ہیں، جیسے ''مناقب قریش''، 'مناقب الانصار'،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مناقب العشرة المبشره" جو محب طبری کی تالیف ہے جس کا نام "الریاض النضره فی مناقب العشرة المبشرة" ہے اور "ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ" اور "حلیة الکمیت فی مناقب اهل البیت" اور "الدیباج فی مناقب الازواج" اور بہت سی کتابیں خلفائے راشدین کے مناقب میں لکھی گئی ہیں، خصوصاً القول الصّواب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب اور القول الجلی فی مناقب امیر المومنین علی ہے اور امام نسائی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے اور شام کے ناصبیوں نے غیر معمولی تعصّب اور عناد کی وجہ سے ان کو دمشق میں اِسی بنا پر شہید کر دیا تھا۔

غرض جامع وہ کتاب ہے جو ان فنون میں سے سب کا نمونہ رکھتی ہے۔ جیسے صحیح بخاری اور جامع ترمذی ہے۔ صحیح مسلم میں اگرچہ ان فنون کی حدیثیں موجود ہیں، مگر جو حدیثیں تفسیر و قرأت سے متعلق ہیں وہ اس میں نہیں ہیں اسی لیے اس کو جامع نہیں کہتے ہیں۔

حدیث کی کتابوں کی دوسری قسم مسانید ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں مسند وہ ہے جس میں حدیثیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترتیب پر مذکور ہوں، وہ ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہو یا اسلام لانے میں سبقت کے اعتبار سے یا شرافت نسب کے لحاظ سے، لہٰذا اگر حروف تہجی کے اعتبار سے حدیثیں جمع کریں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثوں کو پہلے لکھیں گے اور پھر حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیثوں کو (علیٰ ہذا القیاس) جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثوں سے پہلے لکھیں گے۔ اور اگر سبقت اسلام کے اعتبار سے جمع کریں گے تو عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں پہلے لکھیں گے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی حدیثیں خلافت کی ترتیب پر سب سے پہلے لکھیں گے، اس کے بعد بدری صحابہ سے مروی حدیثیں اور پھر اہل حدیبیہ اور ان کے بعد ان صحابہ کی جو مکہ فتح کے بعد اسلام لائے تھے اور ان کے بعد صحابیات سے مروی حدیثیں مذکور ہوں گی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیثیں تمام صحابیات کی حدیثوں پر مقدم ہوں گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاحبزادیوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثیں مروی نہیں ہیں۔ البتہ حضرت سیدہ زہرا (فاطمہ) رضی اللہ عنہا سے تھوڑی سی حدیثیں مروی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر صاحبزادیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے داخل بہشت ہوگئی تھیں اور سیدۃ النساء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ مہینے تک بقید حیات رہیں اور پھر اپنے والد بزرگوار سے جاملیں، لہٰذا ان سے بھی زیادہ حدیثیں مروی نہیں۔

اگر قبائل ونسب کی ترتیب پر مسند کو مرتب کریں تو پہلے بنی ہاشم کی مسانید خاص طور پر حضرات حسنین اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثوں کو مقدم کریں گے، اس کے بعد ہر اس قبیلے کی حدیثوں کو پہلے ذکر کریں گے جس کو نسب کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قرب ہوگا۔ لہٰذا اس اعتبار سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثوں پر مقدم ہوں گی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیثوں پر مقدم ہوں گی، وعلی ہذا القیاس۔

تیسری قسم معاجم ہے:

معجم، محدثین کی اصطلاح میں وہ ہے جس میں حدیث شیوخ کی ترتیب پر ذکر کی جاتی ہے اور یہاں شیوخ کی وفات کے تقدم کا اعتبار کرتے ہیں، یا پھر حروف تہجی کے مطابق اس کو مرتب کرتے ہیں یا ترتیب فضیلت اور علم وتقویٰ میں تقدم کا اعتبار کرتے ہیں، لیکن اکثر حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہیں، طبرانی کی معاجم ثلاثہ اسی ترتیب پر مرتب ہیں۔ [1]

[1] امام طبرانی کی تینوں معاجم کا منہج الگ الگ ہے جس کی ضروری تفصیل درج ذیل ہے۔
المعجم الکبیر: اس میں صحابہ کرام کی ترتیب پر ان کی روایات جمع ہیں۔
المعجم الاوسط: اس میں امام طبرانی نے اپنے شیوخ کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہیں۔
المعجم الصغیر: اس میں امام طبرانی نے اپنے ہر شیخ کی صرف ایک روایت بیان کی ہے۔
ان کتب کے منہج پر مفصل بحث راقم نے اپنے مضمون (امام طبرانی کے حالات اور ان کی کتب حدیث کا منہج) میں بیان کردی ہے تفصیل کا طالب (ماہنامہ محدث لاہور شمارہ نمبر ۳۷۲ جولائی ۲۰۱۵ء) کی طرف رجوع کرے۔
[الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی قسم اجزاء ہے:

جزء، محدثین کی اصطلاح میں وہ ہے جس میں صرف ایک خاص شخص کی مروی حدیثوں کو جمع کیا جاتا ہے، وہ شخص صحابہ کے طبقے میں ہو یا اُن کے بعد کے طبقے میں اس کا شمار ہو، مثلاً جزء حدیث ابوبکر، جزء حدیث مالک وعلی ہذا القیاس۔

اس قسم کا بھی محدثین میں بڑا رواج ہے، کبھی ایسا کرتے ہیں کہ جامع میں مذکور آٹھ موضوعات میں سے کسی خاص موضوع کو اختیار کر لیتے ہیں اور اس پر ایک نہایت مبسوط کتاب مرتب کرتے ہیں، چنانچہ باب النیۃ پر ابوبکر بن ابی الدنیا نے ایک مبسوط کتاب لکھی ہے اور آجری نے رویت باری تعالیٰ پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ اسی طرح امام بیہقی نے الاسماء والصفات پر ایک ضخیم جزء لکھا۔ ❶

رسائل جزئیہ:

علی ہذا القیاس مذکورہ بالا آٹھ مطالب میں سے ہر ہر موضوع پر مستقل اور جداگانہ رسالے لکھے گئے ہیں جن کا احاطہ اور شمار بھی دشوار ہے۔ حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی کی تصانیف میں رسالوں کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔

اربعین:

تصانیف حدیث کی ایک دوسری قسم بھی ہے جس کو ''اربعین'' کہتے ہیں، یعنی چالیس حدیثوں کو ایک باب میں یا مختلف ابواب میں ایک ہی سند یا متعدد سندوں سے جمع کرتے ہیں۔ اربعینات بھی بے شمار ہیں جو دیکھی اور سنی جاتی ہیں، لہٰذا تصنیفات حدیث کی چھ قسمیں ہوئیں:

(۱) جوامع	(۲) مسانید	(۳) معاجم
(۴) اجزاء	(۵) رسائل	(۶) اربعینات

❶ یہ کتاب دو جلدوں میں مطبوع ہے۔ بتوفیق اللہ ہم نے امام بیہقی رحمہ اللہ کے حالات اور ان کی کتب حدیث کے منہج پر مفصل مقالہ لکھا ہے۔ [الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا امر:

یعنی معانی احادیث کے سمجھنے میں احتیاط برتنا، تو اس کی حقیقت بھی امر اوّل کی تحقیق سے آشکار ہو گئی، کیونکہ مشارق الانوار مثلاً صحیحین و موطا کی حدیثوں کے معانی کی توضیح کے لیے کافی ہے اور صحاح ستہ کی تشریح کے لیے سب سے مستغنی کرنے والی کتاب جامع الاصول ہے اور شیخ محمد طاہر کی کتاب مجمع البحار تمام کتب احادیث یعنی طبقات مذکورہ کی تحقیق کے لیے کافی ہے۔

اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ حدیثوں کی شرح اور توجیہ میں ہر طرح کا کلام اور رطب و یابس سب کچھ لکھ دیا گیا ہے اس لیے اب ان علماء سے واقفیت ضروری ہے جو اس بات میں قابل اعتماد ہیں اور ان کی تصانیف سے بھی پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ علمائے شافعیہ میں ان سے امام نووی، محی السنہ البغوی، اور ابوسلیمان خطابی نہایت قابل اعتماد ہیں، ان کا قول محکم اور ان کی بحثیں نہایت پر مغز ہوتی ہیں، خاص طور پر بغوی کی شرح السنۃ فقہ حدیث اور حل مشکلات میں کافی و شافی ہے گویا کہ مصابیح اور مشکوۃ کی شرح اسی سے ہو جاتی ہے، صحیح مسلم کی شرح امام نووی کی تالیف ہے اور معالم السنن، سنن ابی داوٗد کی شرح خطابی کی تصنیف ہے۔

علمائے حنفیہ میں سے امام طحاوی شرح احادیث میں سب سے مقدم اور سب کے پیشوا ہیں اِس باب میں ان کی کتاب معانی الآثار حنفیہ کی گویا دستاویز ہے۔

ابن عبدالبر مالکیہ میں سب سے پیش پیش ہیں اور اس موضوع پر الاستذکار اور التمہید اُن کی یادگار سے ہیں۔

حدیث کی کتابوں کی شرح بہت سے علماء نے لکھی ہیں، جن کے ناموں اور اُن کی کتابوں کا شمار سرِ دست امکان سے باہر ہے، ہر ایک کا اسلوب بیان نرالا ہے لیکن وہ سب اُن ہی چند علماء کے خوشہ چین اور زلہ ربا ہیں، لہٰذا ان محققین علماء کی تصانیف دستیاب ہو جائیں تو متاخرین کے تکلفات اور تصنعات کی حاجت نہیں رہتی۔

حضرت والد ماجد قدس سرہ نے معانی احادیث کے سمجھنے اور حدیثوں میں تعارض کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُٹھانے کے عجیب وغریب اصول تحریر فرمائے ہیں اگر فرصت مل سکی تو ان شاء اللہ اس کا کچھ حصہ نقل کر کے برادر موصوف کو روانہ کروں گا اور کتاب المغیث فی مختلف الحدیث [1] بھی نمونے کے طور پر خوب ہے۔ اب ہم نے فصل اوّل کے مطالب سے فراغت پائی ہے، فصل دوم کے مطالب کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

◈◇◈◇◈◇

[1] یہ شیخ ابوالعباس احمد بن شرف الدین محمد بن الصاحب (م ۷۸۸ھ) کی تالیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل 2:

علم حدیث کی سند کا بیان

جاننا چاہیے، اس فقیر (عبدالعزیز) نے اس علم کو اور تمام علوم کو والد ماجد کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا ہے اور اس علم کی بعض کتابیں مثلاً مصابیح السنہ، مشکوٰۃ، مسوّی شرح موطا (جو حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے) حصن حصین اور شمائل ترمذی موصوف کی خدمت میں قراءۃً اور سماعاً نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ حاصل کی ہیں۔ صحیح بخاری کے ابتداء کا کچھ حصہ بطریق درایت ان سے سنا ہے۔ صحیح مسلم اور دوسری صحاح ستہ کی سماعت بھی ان سے ترتیب کے ساتھ اور مسلسل نہیں ہو سکی، جس کی وجہ یہ تھی کہ طالب علم ان کے سامنے پڑھتے تھے اور اُن میں میں بھی ہوتا تھا اور ان کی تحقیقات اور تنقیحات کو گوش گزار کرتا رہتا تھا، تا آنکہ حدیث کے معانی کے سمجھنے اور سندوں کی باریکیوں تک رسائی حاصل کرنے میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک قابل اعتماد ملکہ پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد رسمی طور سے اُن کے بہترین دوستوں، جیسے شاہ محمد عاشق پھلتی اور خواجہ محمد امین ولی اللہی سے بھی اجازت حاصل ہے۔

شاہ محمد عاشق پھلتی، شیخ ابو طاہر قدس سرہ اور دوسرے مشائخ حرمین شریفین سے قرأت اور سماعت میں حضرت والد کے شریک رہے ہیں، اور والد ماجد قدس سرہ نے ہندوستان میں بعض حدیث کی کتابوں، مثلاً مشکوٰۃ اور صحیح بخاری اپنے والد بزرگوار سے پڑھی تھیں، اور بطریق درایت اِس علم کو حاصل کیا تھا۔ ان کی سند محمد زاہد کے واسطے سے ملا جلال الدین دوانی تک پہنچتی ہے جیسا کہ آپ کی سند حدیث انموذج العلوم کی ابتداء میں نہایت تفصیل سے مذکور ہے۔

میرے والد ماجد کو حاجی محمد افضل سے جو اس ملک کے صاحب السند علماء میں سے تھے اجازت حاصل تھی اور وہ سند موصوف کے رسائل میں مذکور ہے۔ آخر میں حضرت والد ماجد نے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں بڑے بڑے مشائخ حرمین سے اس علم کو بتمام و کمال حاصل کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا اور وہاں انھوں نے زیادہ تر استفادہ شیخ ابو طاہر مدنی قدس سرہ سے کیا تھا جو اِس علم میں یکتائے روزگار تھے۔ ان پر اور ان کے اسلاف و مشائخ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ حسن اتفاق سے شیخ ابو طاہر قدس سرہ کا سلسلہ سند صوفیاء و عارفین کے واسطے سے شیخ زین الدین زکریا انصاری تک متصل اور مسلسل ہے اور وہ سند متصل یہ ہے کہ موصوف نے علم حدیث کی تحصیل اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے، انھوں نے شیخ احمد شناوی سے اور انھوں نے اپنے والد شیخ علی بن عبدالقدوس شناوی سے کی ہے، نیز موصوف نے شیخ محمد بن ابی الحسن البکری، شیخ محمد بن احمد الرملی اور شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالقادر بن فہد سے بھی استفادہ کیا ہے اور اِن تینوں بزرگوں نے نہایت جلیل القدر عارفین اور مشائخ سے کسب کمال کیا ہے، اور شیخ علی بن عبدالقدوس نے شیخ ابن حجر مکی اور شیخ عبدالوہاب شعراوی سے استفادہ کیا اور ان دونوں بزرگوں نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا انصاری سے تحصیل کی ہے اور شیخ محمد بن بکری نے اپنے والد عارف باللہ ابوالحسن بکری سے اور انھوں نے زین الدین زکریا سے، اسی طرح شیخ محمد رملی نے اپنے والد سے استفادہ کیا اور انھوں نے زین الدین زکریا سے تحصیل کی ہے، لیکن شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالقادر بن فہد نے اپنے چچا جار اللہ بن فہد سے استفادہ کیا اور انھوں نے شیخ جلال الدین سیوطی سے تحصیل کی ہے۔

نیز شیخ ابو طاہر قدس سرہ نے شیخ حسن عجیمی سے استفادہ کیا ہے اور شیخ حسن عجیمی شیخ عیسیٰ مغربی کے شاگرد تھے اور وہ شیخ محمد بن علاء بابلی کے اور وہ شیخ سالم سنہوری کے شاگرد تھے اور انھوں نے شیخ نجم الدین غیطی سے تحصیل کی ہے اور نجم الدین غیطی نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا انصاری سے استفادہ کیا تھا۔ نیز شیخ عیسیٰ مغربی کئی واسطوں سے شیخ جلالی الدین سیوطی کے شاگرد ہیں۔

نیز شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے جو مکہ معظمہ میں یکتائے زمانہ عالم تھے، استفادہ کیا تھا اور انھوں نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انھوں نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے، انھوں نے شیخ محمد مقدسی سے اور انھوں نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے تحصیل کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز شیخ ابو طاہر نے شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے استفادہ کیا تھا، اور وہ اگرچہ شیخ احمد نخلی کے ہم عصروں میں سے تھے مگر انھوں نے شیخ احمد نخلی کے مشائخ سے بھی استفادہ کیا تھا اور شیخ ابو طاہر نے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی سے استفادہ کیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان بزرگوں میں سے ہر ایک دو تین واسطوں سے اس شاخ درشاخ شجرہ اور متعدد طریقوں سے شیخ زین الدین زکریا، شیخ جلال الدین سیوطی، شیخ شمس الدین سخاوی، شیخ عبدالحق سنباطی اور سید کمال الدین محمد بن حمزہ حسینی تک پہنچتا ہے اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک اپنے وقت کا نہایت مستند عالم اور حافظ الحدیث تھا اور اُن کی تصانیف عالم میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں اور اُن کی سندیں دنیا بھر میں مشہور و معروف ہیں۔

اَب بطور نمونہ چند کتابیں سپردِ قلم کی جاتی ہیں اور باقی کی چند در چند اسانید اور بیشتر طریقوں کو حضرت والد ماجد قدس سرہ کی تصنیف کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد پر چھوڑتے ہیں۔ [1]

کتاب الموطا:

والد ماجد نے یہ کتاب بتمام وکمال شیخ محمد وفد اللہ مکی سے پڑھی ہے اور انھوں نے اپنے والد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی سے پڑھی ہے اور شیخ ابن سلیمان کی سند کتاب صلۃ الخلف میں مذکور ہے اور شیخ محمد وفد اللہ نے یہ کتاب شیخ حسن عجیمی سے، اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے بھی پڑھی تھی، اور ان دونوں بزرگوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے اور انھوں نے شیخ سلطان محمد بن احمد مزاحی سے پڑھی تھی، مزاح بتشدید زائے منقوطہ 'مصر' کے مضافات میں سے ہے اور شیخ سلطان نے شیخ احمد بن خلیل سبکی سے پڑھی ہے، سبکہ مصر کے مضافات میں سے ایک بستی ہے اور شیخ محمد نجم الدین بن احمد غیطی سے بھی پڑھی تھی، غیطہ بھی مصر کے مضافات میں ایک بستی ہے اور انھوں نے شیخ شرف الدین عبدالحق بن محمد سنباطی سے، اور

[1] اس سلسلہ سند کے تمام رواۃ کے مفصل حالات کا مطالعہ کرنے کے لیے ملاحظہ فرمائیں ہفت روزہ الاعتصام لاہور کی اشاعت خاص مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ ص:۲۶۲۔۲۷۵۔از ڈاکٹر عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ۔

[الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے شیخ ابو محمد حسن بن محمد بن ایوب حسنی النسابہ سے، اور انھوں نے اپنے چچا حسن بن ایوب النسابہ سے، اور انھوں نے شیخ ابوعبداللہ محمد جابر الوادیاشی سے، وادیاش مغرب میں ایک شہر کا نام ہے اور انھوں نے شیخ ابوعبداللہ بن محمد بن ہارون قرطبی سے، قرطبہ قاف کے پیش اور طائے مہملہ اور حائے موحدہ کے ساتھ اندلس میں ایک شہر کا نام ہے، اور انھوں نے قاضی ابو القاسم شیخ احمد بن یزید قرطبی سے اور انھوں نے شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالحق خزرجی قرطبی سے، اور انھوں نے شیخ محمد بن فرج مولیٰ ابن الطلاع سے، اور انھوں نے قاضی ابو الولید یونس ابن عبداللہ بن مغیث صفار سے، اور انھوں نے ابوعیسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ لیثی مصمودی اندلسی سے پڑھی تھی جو حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نہایت ممتاز شاگردوں میں سے تھے۔ ان ہی کی بدولت سرزمین مغرب میں مالکی مذہب کو حسن قبول حاصل ہوا ہے۔

یحییٰ نے یہ کتاب امام مالک سے پڑھی تھی اور وہ صاحب نسخہ ہیں، مصمودہ سرزمین مغرب میں بربر کے ایک قبیلہ کا نام ہے اور اس سند کے علاوہ اس کتاب کی دوسری اسناد بھی ہیں جو کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد میں مذکور ہیں، لیکن یہ سند قرأت اور سماع کے اعتبار سے مسلسل ہے، اس کے برعکس دوسری سندوں میں اکثر جگہ محض اجازت پر اکتفا کیا گیا ہے۔

صحیح البخاری:

یہ حضرت شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی ہے اور انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انھوں نے شیخ ابوالمواہب احمد بن عبدالقدوس شناوی سے اور انھوں نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انھوں نے شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا بن محمد انصاری سے، اور انھوں نے شیخ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر کنانی عسقلانی سے جو فتح الباری شرح صحیح بخاری کے مصنف ہیں، اور انھوں نے زین الدین ابراہیم بن احمد تنوخی سے، اور انھوں نے ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار یعنی حجر فروش سے، اور انھوں نے شیخ سراج الدین حسین بن بارک حنبلی زبیدی سے، زبید یمن میں دریائے شور کے کنارے ایک مشہور شہر کا نام ہے، اور انھوں نے ابو الوقت عبدالاول بن عیسیٰ ابن شعیب السجزی الهروی سے، اور انھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ابو الحسن عبدالرحمٰن مظفر بن محمد بن داوٗد الداوٗدی سے اور انھوں نے ابو محمد عبداللہ بن احمد سرخسی سے، اور انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری سے پڑھی تھی۔

فِرَبر، فا کے زیر را اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ اور یہ بخارا کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔

محمد بن یوسف، امام بخاری کے نہایت ممتاز شاگرد ہیں اور بخاری کے نسخہ کی شہرت ان ہی کی بدولت ہے اور موصوف صاحب کتاب امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ابن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری (جعفی کی نسبت ولاء کی نسبت ہے) سے۔

بَرْدِزبہ، بائے موحدہ کے زبر را مہملہ کے سکون اور دال مہملہ کے زیر نیز زائے منقوطہ کے سکون اور بائے موحدہ کے زبر کے ساتھ ہے اور اس کے آخر میں ہا ہے۔ قدیم پہلوی لغت میں اس کے معنی کارندہ اور کسان کے ہیں۔

جعفی، جیم کے پیش اور عین مہملہ کے سکون اور فا کے ساتھ ہے۔

سماع کے اعتبار سے یہ سند بھی مسلسل ہے۔ [1]

صحیح مسلم:

حضرت شیخ ابو طاہر نے یہ کتاب اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم سے پڑھی اور انھوں نے شیخ سلطانی مزاحی سے اور انھوں نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے اور انھوں نے نجم الدین غیطی سے اور انھوں نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انھوں نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے، اور انھوں نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے، اور انھوں شیخ فخر الدین ابوالحسن علی بن

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری کی پہلی جلد میں اپنی اسانید صحیح بخاری لکھی ہیں ان اسانید کے رواۃ کے مفصل تراجم پر مشتمل ہمارے فاضل دوست الشیخ المحقق ابوالمحبوب سید انور شاہ راشدی سندھی حفظہ اللہ نے ایک کتاب بنام (تخریج رجال اسانید صحیح البخاری التی اتصلت الی الحافظ ابن حجر العسقلانی المذکورۃ فی فتح الباری) لکھی ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا۔ نیز حافظ ابن حجر العسقلانی کی المعجم المفهرس اس فن میں ایک بے مثال کتاب ہے۔ [الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن عبدالواحد مقدسی سے جو ابن البخاری کے لقب سے مشہور ہیں، اور انھوں نے شیخ ابوالحسن موید بن محمد طوسی سے، اور انھوں نے فقیہ الحرم ابوعبداللہ محمد بن فضل بن احمد الفرادی سے اور انھوں نے امام ابوالحسین عبدالغافر بن محمد الفارسی سے اور انھوں نے ابواحمد محمد بن عیسیٰ الجلودی نیشاپوری سے اور انھوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان الفقیہ الجلودی سے، یہ جلود کی طرف نسبت ہے جو جلد کی جمع ہے چونکہ وہ نیشاپور میں چمڑے والوں کی گلی میں رہا کرتے تھے، انھوں نے خود مؤلف کتاب ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری سے پڑھی تھی۔

سنن ابی داود:

شیخ ابوطاہر کردی نے اس کو شیخ حسن عجیمی سے پڑھا اور انھوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے، اور انھوں نے شیخ شہاب الدین۔ اور انھوں نے حافظ ابوالفضل جلال الدین سیوطی سے اور انھوں نے شیخ محمد بن مقبل حلبی سے اور انھوں نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور انھوں نے ابوالحسن فخرالدین علی بن محمد بن احمد بن البخاری سے اور انھوں نے مسند الوقت ابوحفص عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی سے اور انھوں نے دو بزرگوں ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی اور ابوالفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی سے جو دومۃ الجندل کی طرف منسوب ہیں اور وہ اس جگہ کا نام ہے جو شام اور عراق کے درمیان حدِ فاصل ہے، اسی جگہ تحکیم کا واقعہ پیش آیا تھا۔

ان دونوں بزرگوں نے حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے جو تاریخ بغداد کے مصنف ہیں اور علم حدیث میں بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں، پڑھی تھی، اور انھوں نے ابوعمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی سے اور انھوں نے ابوعلی محمد بن لؤلؤی سے اور انھوں نے مصنف کتاب امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے پڑھی تھی۔

جامع ترمذی:

یہ کتاب شیخ ابوطاہر کردی نے شیخ محمد ابراہیم کردی سے پڑھی اور انھوں نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انھوں نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے اور انھوں نے شیخ نجم الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد غیطی سے اور انھوں نے شیخ زین الدین زکریا بن محمد انصاری سے اور انھوں نے شیخ عزیز الدین عبدالرحیم بن محمد بن الفرات القاہری الحنفی سے اور انھوں نے عمر بن ابی الحسن المراغی سے پڑھی۔ مراغہ میم کے زبر سے، ایران میں ایک شہر ہے، اور انھوں نے شیخ فخر الدین ابن البخاری سے، انھوں نے شیخ عمرو بن طبرزد بغدادی سے اور انھوں نے شیخ ابو الفتح عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سہل کروخی سے پڑھی، کروخ، کاف کے زبر اور رائے مہملہ مخففہ کے ساتھ نواح ہرات میں ایک شہر ہے اور یہ شیخ ابو الفتح صاحب نسخہ ترمذی ہیں اور انھوں نے قاضی ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد ازدی سے اور انھوں نے شیخ ابو محمد عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح المروزی سے، یہ مروِ شاہجہان کی طرف نسبت ہے جو خراسان میں ایک مشہور شہر ہے اور انھوں نے ابو العباس محمد بن محبوب الحبوبی المروزی سے اور انھوں نے صاحب کتاب ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورۃ بن موسیٰ ترمذی رحمہ اللہ سے پڑھی تھی۔

سنن نسائی:

شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی ہے اور انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انھوں نے شیخ احمد بن علی بن عبدالقدوس شناوی سے اور انھوں نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انھوں نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انھوں نے شیخ عزیز الدین عبدالرحیم بن الفرات سے اور انھوں نے عمر بن ابی الحسن المراغی سے اور انھوں نے فخر الدین ابن البخاری سے اور انھوں نے ابو المکارم احمد بن محمد اللبّان (یہ اینٹیں بنانے والے کی طرف نسبت ہے) سے اور انھوں نے ابو علی حسن بن احمد الحداد سے اور انھوں نے قاضی ابو نصر احمد بن الحسین الکسار سے اور انھوں نے حافظ ابو بکر سے جو ابن السنّی کے نام سے مشہور ہیں، یعنی احمد بن اسحاق الدینوری سے جو نہایت بلند پایہ محدثین میں سے ہیں اور کتاب المجالسۃ الدینوری اِن ہی کی تصنیف ہے، موصوف نے مصنف کتاب حافظ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی سے پڑھی تھی۔ یہ نساء کی طرف منسوب ہیں جو خراسان میں ابیورو کے قریب ایک مشہور شہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجہ:

شیخ زین الدین زکریا تک اس کی وہی سند ہے جو سنن نسائی میں بیان ہوئی ہے۔ انھوں نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے پڑھی اور انھوں نے ابوالحسن علی بن ابی المجد دمشقی سے اور انھوں نے ابوالعباس حجار سے اور انھوں نے انجب بن ابی السعادات سے، اور انھوں نے ابوزرعہ طاہر بن طاہر مقدسی سے اور فقیہ ابی منصور محمد بن حسین بن احمد مقومی قزوینی سے اور انھوں نے ابوطلحہ قاسم بن المنذر الخطیب سے اور انھوں نے ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر قطان سے اور انھوں نے خود مؤلف کتاب ابوعبداللہ محمد بن یزید سے جو ابن ماجہ قزوینی کے نام سے مشہور ہیں، سے پڑھی تھی۔

قزوین، قاف کے زبر اور زائے منقوطہ کے سکون کے ساتھ عراق عجم میں ایک مشہور شہر ہے اور ''ماجہ'' ابوعبداللہ کے والد کا لقب ہے، اُن کے دادا کا لقب نہیں ہے اور نہ اُن کی والدہ کا نام ہے اور اس کو جیم کی تخفیف کے ساتھ پڑھنا چاہیے تشدید کے ساتھ درست نہیں، اس میں بڑی غلطیاں ہوئی ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح:

یہ شیخ ابوطاہر کردی نے شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی ہے، انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انھوں نے شیخ احمد بن عبدالقدوس شناوی سے اور انھوں نے سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سے اور انھوں نے شیخ محمد سعید عرف میر کلاں سے جو اپنے وقت میں شیخ مکہ تھے پڑھی تھی، اور انھوں نے سید نسیم الدین میرک شاہ سے اور انھوں نے اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے اپنے عالی مرتبت چچا سید اصیل الدین عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف بن جلال الدین یحییٰ شیرازی حسینی سے اور اُنھوں نے مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبدالرحیم بن عبدالکریم الجرحی الصدیقی سے اور انھوں نے علامۂ عصر امام الدین علی بن مبارک شاہ ساوجی صدیقی سے اور انھوں نے خود مؤلفِ کتاب ولی الدین محمد بن عبداللہ بن الخطیب تبریزی سے پڑھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصن حصین:

شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی اور انھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انھوں نے شیخ احمد بن عبدالقدوس شناوی سے اور انھوں نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انھوں نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے اور انھوں نے حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی سے اور انھوں نے خود مصنف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی سے پڑھی تھی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی برکتیں ہم کو بھی نصیب فرمائے، آمین۔

◈◇◈◇◈◇

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

واضح رہے کہ حدیث کے موضوع ہونے اور راوی کے جھوٹے ہونے کی چند علامتیں ہیں:

1: تاریخ مشہور کے خلاف روایت کرے، مثلاً یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ایسا کہا، حالانکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پا چکے تھے۔ یہ شعر بھی اِسی نوعیت کا ہے۔

در جمل چوں معاویہ بگریخت
خون خلقے لبے بہ بیہدہ ریخت

جنگ جمل میں جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے تو بہت سی مخلوق کا خون بے کار بہا۔ اس قسم کی من گھڑت حدیثیں اَدنیٰ تامل اور ذرا سی تاریخی جستجو سے پہچانی جا سکتی ہیں۔

2: راوی رافضی [1] ہو اور وہ صحابہ پر طعن کے متعلق حدیث بیان کرے، یا ناصبی [2] ہو اور اہل بیت پر طعن کے سلسلہ میں حدیث روایت کرے، اور اسی طرح اور مثالیں ہیں لیکن یہاں یہ بات بھی لحاظ کے قابل ہے کہ اگر راوی روایت میں منفرد ہے تو اُس کی حدیث کا کوئی اعتبار نہیں البتہ اگر دوسرے بھی وہی روایت کرتے ہیں تو اس کی حدیث کو قبول کرنا چاہیے اور اس حدیث کی معقول توجیہ اور تاویل پر غور کرنا چاہیے۔

3: راوی ایسی بات روایت کرے جس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا ہر مکلّف پر فرض ہو اور وہ

---

[1] یہ اہل تشیع میں سے ایک فرقہ ہے۔ رفض کا معنی چھوڑنا ہوتا ہے۔ انھیں رافضی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انھوں زید بن علی بن حسین بن علی کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

[2] یہ وہ لوگ ہیں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کی آل سے دشمنی و عداوت رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت میں منفرد ہو تو یہ حدیث کے جعلی اور راوی کے جھوٹے ہونے کا بڑا قرینہ ہے۔

4: وقت اور حالت ہی راوی کے جھوٹے ہونے کا قرینہ ہو، جیسے غیاث بن میمون کا واقعہ ہے کہ وہ مہدی خلیفہ عباسی کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ اُس وقت کبوتر اُڑانے میں مشغول تھا اُس نے یہ دیکھ کر فوراً یہ حدیث بیان کی:

"لا سبق اِلّا فی خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حافرٍ او جناحٍ"

"بازی جائز نہیں مگر اُونٹ، تیتر، گھوڑے اور پرندہ میں۔"

اُس نے محض مہدی کی خوشامد میں "جناح" کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا۔

5: روایت عقل وشرح کے مقتضیٰ کے خلاف ہو اور قواعد شرعیہ اس کی تکذیب کریں، جیسے قضائے عمری یا اسی جیسی باتیں، جیسے روایت کرتے ہیں:

"لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحوھا"

"جب تک خربوزے کو تراش نہ لو، نہ کھاؤ۔"

6: حدیث میں ایسا حسی واقعی قصہ مذکور ہو کہ اگر فی الواقع وہ پایا جاتا تو ہزاروں آدمی اس کو نقل کرتے، مثال کے طور پر ایک شخص روایت کرتا ہے کہ آج بروز جمعہ خطیب کو برسر منبر قتل کر ڈالا اور اس کی کھال کھینچ لی، اور اس واقعہ کا راوی اس روایت میں منفرد اور تنہا ہے اور دوسرا کوئی راوی نہیں۔

7: لفظ اور معنی کا رکیک ہونا، مثلاً ایسے لفظ سے روایت کرے جو بلحاظ قواعد عربیہ درست نہ ہو یا اُس کے معنی رسالت اور وقارِ نبوت کے مناسب نہ ہوں۔

8: صغیرہ گناہ سے ڈرانے میں حد سے زیادہ مبالغہ کیا گیا ہو یا تھوڑے سے عمل پر حد سے زیادہ ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہو، جیسا کہ کہا گیا ہے:

((مَنْ صلّٰی رَکعتَینِ فله سَبْعُوْنَ اَلف دارٍ وَفِیْ کُلِّ دارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ وَفِیْ کلِّ بیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلفَ سَرِیْرٍ وَعَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس نے دو رکعت نماز پڑھی اس کے لیے ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستر ہزار تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر ہزار لونڈیاں ہیں۔“

اس قسم کی حدیثیں خواہ ثواب کے متعلق ہوں یا عذاب کے متعلق انھیں جعلی اور موضوع سمجھنا چاہیے۔

9: ذرا سے عمل اور معمولی سے کام پر حج وعمرہ کے ثواب کی اُمید دلانا۔

10: خیر کے کام کرنے والوں کو یہ خوشخبری دینا اور اُن سے یہ وعدہ کرنا کہ انھیں انبیاء علیہم السلام کا سا ثواب ملے گا یا یہ کہے کہ ستر نبیوں کا سا ثواب ملے گا یا اسی قسم کی بہت سی باتیں کرنا۔

راوی نے حدیث کے وضع کرنے کا خود اقرار کیا ہو جس طرح نوح بن ابی عصمہ کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے کہ اس نے قرآن کی ہر ایک سورت کی فضیلت میں حدیثیں گھڑیں اور انھیں رواج اور شہرت دی۔ جیسا کہ بیضاوی میں ہر سُورت کے آخر میں اس کے فضائل کو بیان کیا ہے۔ جب نوح ابن ابی عصمہ کو پکڑا اور صحت سند کے بارے میں اُس سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کیا کہ ان حدیثوں کے وضع کرنے سے میری نیت خیر کی تھی کیونکہ میں نے جب یہ دیکھا کہ قرآن کو چھوڑ کر لوگ تاریخ، تفسیر اور ابو حنیفہ کی فقہ میں مشغول ہیں تو لوگوں کو ترغیب دینے کی غرض سے میں نے ان حدیثوں کو گھڑا تاکہ علوم قرآن کی طرف ان کا رجحان بڑھے اور ثواب کے اعتقاد سے تلاوت قرآن اور اُس کے درس میں مشغول ہوں، حالانکہ اس کا یہ عذر گناہ سے بھی بدتر تھا، کیوں کہ فضائل قرآن میں جو صحیح حدیثیں وارد ہیں ترغیب کے لیے وہی کافی ہیں۔ اِسی طرح تمباکو، حقہ اور قہوہ کے متعلق بہت سی حدیثیں گھڑی گئی ہیں، جن کے الفاظ اور معنی کی رکاکت ظاہر اور آشکار ہے۔

حدیثیں وضع کرنے والے کچھ کم نہیں ہوئے ہیں اور اِسی طرح اُن کی اغراض بھی مختلف تھیں، مثلاً زندیقوں کا فرقہ، ان کے پیش نظر محض شریعت کو باطل قرار دینا اور اس کا مذاق اُڑانا تھا، چنانچہ ابن الراوندی نے یہ حدیث گھڑی تھی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا أُكِلَ لَهُ))

''بینگن جس مقصد کے لیے کھایا جائے فائدہ مند ہوتا ہے۔''

اور اس سے اُس کی غرض محض شریعت کا مذاق اُڑانا، اور دراصل اِس حدیث:

((القرآن لِمَا قرئ وَمَاءُ زَمزَم لِمَا شُرِبَ لَهُ))○

''قرآن کریم جس مقصد کے لیے پڑھا جائے اور آب زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے فائدہ مند ہوتا ہے۔''

پر تعریض کرنا ہے، اہل علم نے کہا ہے کہ زندیقیوں کی چودہ ہزار حدیثیں مشہور ہو چکی ہیں۔ یہ اہل بدعت اور خواہشات کے بندے محض اپنے مذہب کی نصرت اور مخالف کے مذہب پر طعن کرنے کے لیے اِس عمل کے مرتکب ہوئے ہیں اور رافضی، ناصبی اور کرامیہ تو اس عمل میں سب پر سبقت لے گئے ہیں، خارجی، معتزلہ اور زیدیہ تو پھر بھی اِس اَمرِ قبیح کے اِس قدر مرتکب نہیں ہوئے۔

اہل علم کی ایک جماعت جو علم حدیث سے مس نہیں رکھتی تھی، اُس نے جب یہ دیکھا کہ محدثین کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اُن کی بڑی تعظیم کی جاتی تو چاہا کہ خود بھی محدث بن بیٹھیں، اس لیے یہ نازیبا اور ناشائستہ عمل اختیار کیا، جیسے ابوالبختری، وہب بن وہب القاص، سلیمان بن عمرو النخعی، حسین بن علوان اور اسحاق بن نجیح وغیرہ اور اس جماعت کے بیشتر علماء وعظ و نصیحت میں مشغول رہے۔

ایک اور فرقہ جو زہد و عبادت اور دیانت میں مشہور تھا، اُنھوں نے خواب میں یا کسی معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے یا ائمہ اطہار سے کوئی بات سنی، تو انھوں نے اپنے خواب یا معاملہ پر یقین اور اعتماد کرتے ہوئے اُس بات کو مبہم روایت کر دیا اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ واقعی حدیث ہے جو ازراہِ ظاہر ان تک پہنچی ہے، چنانچہ ابو عبدالرحمن سلمی اور دوسرے صوفیوں کو جو حدیث کا ذوق نہ رکھتے تھے، اِسی عیب سے متہم کیا گیا ہے اور ان کی روایت کو ناقابل

○ (ماء زمزم لما شرب له) کے الفاظ کے ساتھ حسن درجے کی حدیث ہے۔[الحسینوی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتبار قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا فرقہ خلفاء، ملوک اور امراء کے اُن مصاحبین کا ہے جنھوں نے محض اُن کی دِلجوئی کے لیے حدیثیں گھڑیں اور دین کو دُنیا کے بدلے بیچا۔

ایک فرقہ نے بغیر ارادہ بھی حدیثیں وضع کی ہیں، جس کی صورت یہ ہوئی کہ انھوں نے غفلت اور توہم کی وجہ سے کسی صاحب تجربہ شخص یا صوفی یا حکمائے سابقین میں سے کسی حکیم کا کوئی کلام سنا اور اس کو پیغمبر سے منسوب کر دیا۔ صرف اِس خیال سے کہ ایسا حکیمانہ کلام اور ایسی حکمت کی بات پیغمبر کے سوا اور کسی کی نہیں ہوسکتی۔ اِس فرقہ کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے، اکثر عوام اِسی مرض میں مبتلا ہیں، اور اللہ ہی توفیق دینے والا اور بچانے والا ہے۔

اب اِس رسالہ میں جو کچھ ذکر ہوا ہے وہ بطور نمونہ کافی ہے، ورنہ اِن مطالب کی تفصیل کے لیے تو ایک دفتر درکار ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اس علم کی اکثر ضروریات ہر طرف اور ہر ملک میں پائی جاتی ہیں، لیکن صحیح و سقیم میں تمیز، ذہن کی استقامت، طبیعت کی سلامتی نیز خطا کی طرف مائل نہ ہونا اور ادنیٰ تنبیہ سے راہِ ثواب کا اختیار کرنا، ایک بڑی نعمت ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو اور برادر موصوف کو ان امور سے بہرہ مند فرمائے ورنہ علم اور موادِ علم بہت ہے اور جو کمیاب ہیں وہ یہی امور ہیں۔ شعر:

چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسے است
ولیکن پراگندہ باہر کسے است

کسی عقلمند نے کیا خوب کہا ہے کہ علم بہت ہے۔ لیکن ہر ایک کے پاس الگ الگ پھیلا ہوا ہے۔

◇◇◇◇◇◇

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤسسة لخدمة صحيح البخاری

اغراض و مقاصد

۱: شیوخ الحدیث کی صحیح بخاری کی شروحات شائع کرنا
۲: دفاع صحیح بخاری پر علماء کرام کی قدیم و جدید کتب شائع کرنا
۳: صحیح بخاری کی مشکل عبارتوں کے حل پر کتب شائع کرنا
۴: صحیح بخاری کے مشکل الفاظ پر مشتمل لغت تیار کرنا
۵: صحیح بخاری کے منہج پر کتب شائع کرنا
۶: صحیح بخاری کے رواۃ پر کتب شائع کرنا
۷: صحیح بخاری کے تراجم اور معلقات پر کام کرنا
۸: صحیح بخاری کا درسی حاشیہ شائع کرنا

شروحات صحیح بخاری جو زیر طبع ہیں:

۱: منحة الباری شرح صحیح البخاری افادات شیخ الاسلام حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ، مرتب: مولانا محمد رمضان السلفی حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ (پہلی دو جلدیں شائع کرنے کے لیے سو فیصد تیار ہیں۔ مکمل شرح دس سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہوگی)

۲: شرح صحیح البخاری افادات فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ استاذ الحدیث مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث جھنگ (پہلی جلد کمپوز ہو چکی ہے دوسری پر کام جاری ہے۔ مکمل شرح کی بیس جلدیں بنیں گی، ان شاء اللہ)

۳: شرح صحیح البخاری افادات شیخ الحدیث مفتی اعظم محمد عبداللہ امجد چھتوی رحمہ اللہ (یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم شرح کمپوزنگ ہو رہی ہے۔یہ فوائد دو جلدوں پر مشتمل ہوں گے)

۴: شرح صحیح البخاری، افادات استاذ العلماء عبدالعزیز علوی ﷾
شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد و مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ
مزید کئی ایک شیوخ الحدیث کے صحیح بخاری پر فوائد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔

اعلان:

کسی کے پاس صحیح البخاری کے متعلق کوئی بھی چیز تحریری یا ریکارڈنگ کی شکل میں ہو ہمیں پہنچائیں ہم اعلیٰ معیار پر شائع کریں گے۔ان شاء اللہ
اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔آپ اس عظیم پروجیکٹ میں بڑھ چڑھ کر ہمارا ساتھ دیں۔

الداعی الی الخیر:

محمد ابراہیم بن بشیر الحسینوی

مدیر جامعہ امام احمد بن حنبل، بائی پاس چوک، قصور و دار ابن بشیر للنشر والتوزیع

Call & WhatsApp:03024056187

Email:ialhusainwy@gmail.com

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "